

دہار لفیض رحمانی کی ایک اور پیشکش ۱۱۵

جوہر دندال

جس طرح سرمه دُر بخفتے یہ ثابت کرو یا ہے کہ جدید طرز علاج کے مقابلہ میں بعض قریم دوائیں اب بھی فوکیت کھنچی ہیں، اسی طرح "جوہر دندال" بھی ثابت کرے گا کہ دانتوں کی صحت اور سن بیکھی کے لئے تو تھپا ڈور اور نوٹھ کوئی کے مقابلہ میں بخیج کھڑج بالائیں کاملاً مصدق ہے۔

دانتوں کی تمام بیماریوں کو درکر کے بعد کے کو خرابی سے بچاتا ہے۔

داڑھ و انت کے شدید سے شدید درد کو قریت کیں دیتا ہے۔

کبیکر کو مارتا ہے اور اپنے تہوے و انت جاتا ہے۔

صحت مند دانتوں کو مزید توانائی عطا کر کے آنسو والی بیماریوں سے حفاظ رکھتا ہے۔

روزانہ صبح انگلیوں سے ملکر لکھی کر دیجئے دانت چمک اٹھیں گے۔

اگر دانت بیوالا ہیں درد ہو تو ذرا سا ملکر چند منٹ مال پیکائیے درد درہ بہ جائے گا۔

دانتوں کی پر واثہ کرنے سے بعد کے کی اکثر بیوایاں پیدا ہو جاتی ہیں، واثن بی اسی میں ہے کہ مریض

ہوتے سے پہلے دانتوں کی حفاظت کریں۔

چار تول کی شیشی کی قیمت دن آنے، محصول ڈاک ہو۔

لٹٹ : - اگر دُر بخفتہ کیسا تھہ منگایا جائے تو دلوں چیزیں ایک ہی محصول ادا کئے گئے ایک وہی چاہئے ہے جس پر بچ جائیں گی۔

دہار لفیض رحمانی دیوند ضلع سہارنپور مل - پی

پچھے درسی کتابیں

نام کتاب	قیمت	زبان و فن کتاب
ابوداؤ شریعت (کافان مسیف) گلزار - مطبوعہ ایجنسی المطابع (کراچی)	تیس روپیے	عربی - حدیث
ابن باشریت (گلزار) " "	بیس روپیے	" "
العرف الشذی تقریر ترمذی (از علماء مشاہد اور شاہ صاحب)	دس روپیے	" "
الورا الشذی تقریر ترمذی اردو	چار روپیے	اردو
بخاری شریعت کامل (کافذ گلزار - مطبوعہ مجتبائی پرسیں - قم اعلیٰ)	چھ سو روپیے	عربی
بیضاوی شریف (از آیل عمران تا صرف - گلزار - مجتبائی)	آٹو روپیے	تفسیر
" (سورہ بقرہ - مطبوعہ ایجنسی المطابع - سیدنا محدث)	آنحضرت پر	" "
ترمذی شریعت مع ماشیہ قوت المقدسی مع اضافہ تقریر شیخ البہت	بیس روپیے	حدیث
تقریر ترمذی اذ شیخ البہت	ایک روپیے	" "
بخاری شریف (گلزار سید - مطبوعہ ایجنسی المطابع)	بیس روپیے	تفسیر
" (رفت کافند) "	سول روپیے	" "
مشکوہ شریعت (گلزار) "	ہائیس روپیے	حدیث
" (کاغذ تبلیغیں) "	ہائیس روپیے	" "
" (توبی گلزار) "	چھیس روپیے	" "
" (مجتبائی) "	بیس روپیے	" "
مشکوہ اردو کامل (کافذ سید گلزار - ایجنسی المطابع)	اٹھارہ روپیے	اردو
مقامات حربی کامل (ریاد احمدی - مجتبائی)	آنحضرت پر	عربی ادب
مقامات حربی تا ذکر سیس (گلزار)	تین روپیے آٹھ کسے	" "
بلاص درسی (علی - گلزار)	تین روپیے	سلف
مکمل امام بالک (مترجم - گلزار ایجنسی المطابع)	بارہ روپیے	عربی اردو حدیث
مکمل امام بالک (رسید گلزار)	آنحضرت پر	عربی حدیث
بیہدی (بحث کار)	آنحضرت پر	فلسفہ
نافی شریف (مطابق مجتبائی - عده گلزار)	پیتیس روپیے	حدیث
لغویہ ایمن کامل (علی - گلزار - مجتبائی)	چار روپیے	ادب
نور الاضحی کلوان - محضی (رسید گلزار)	دو روپیہ آٹھ تسلی	فقہ

نوٹ - جلکی کی کے احتصار درست کیں نہیں دی گئیں۔ دیگر درسی کتب بھی موجود ہیں، جلدی آرڈر دیتے ہوئے مناسب تینوں نمبر جلد صادر ہیا تو یہیں جائز ہیں۔ جلکی کی کے احتصار درست کیں نہیں دی گئیں۔ دیگر درسی کتب بھی موجود ہیں، جلدی آرڈر دیتے ہوئے مناسب تینوں نمبر جلد صادر ہیا تو یہیں جائز ہیں۔

شیخ دیوبند

ملہنگہ

جلد ۵

شمارہ ۵

ہر نگریزی ہینے کو پہلے مفتیں شائع ہوتا ہے
عام سالانہ قیمت پارچ رپے

فی پرچہ سات آنے

معزین سے سالانہ چندہ حسب تطاعت

ایام بہت ماہ جولائی ۱۹۴۵ء

مکان	صاحب صنون	صنون	مکان	
۷	ادارہ	۱	آغا زخن
۹	شیخ شیخ پوری	۲	دوانی اقبالی وجان (نظم)
۱۱	مفتی عجمی	۳	تمسکی داک
۱۹	ٹلا بن العربی	۴	مسیحی مخالف لگب
۳۰	مختلف شعراء	۵	منظومات
۳۲	جانب محمد حسین کادی	۶	محمد بن جبل الہاب
۳۵	مولانا ابو محمد امام الدین	۷	بصرو پھرہ
۳۷	سلطان الاثری	۸	حضرت زیرین العوام
۵۳	ادارہ	۹	کھرب کھوٹے
۵۸	مختلف شعراء	۱۰	منظومات

پاکستانی حضرات، اپنا سالانہ چندہ حسب تطاعت پر مدد و معاونت

تجیی کردا انتہا دیں۔ سالانہ جاری ہو جائیگا۔ پڑھیہ جو

دفتر تحریکی دیوبندیہ صنعت ہبہ اپنے پورے پر

ترتیب دینے والے

عمر عثمانی و فضل عثمانی

ترسلی نردا و خط و کتابت کا پتہ

عمر عثمانی و فضل عثمانی

اعازِ حسن

پیدا ہوئے والی آور نہ شوں کا ہمیں دو ختم ہو چکا۔ الگاب بھی اکثریت کے جذبات بخشن و عناد سر و نہیں پڑتے۔ الگاب بھی کرو دربے مایہ سلاں پر زندگی کی تمام روزیں بن کر فی ضروری ہیں۔ الگاب بھی ظلم و بربریت کی پلٹی کا کام پورا نہیں ہوا تو اُم نہیں سمجھتے کہ یہ سد کب اور کہاں ختم ہو گا۔

بساری تاذن جس حد تک کچھ اور صفات ہے اُس کے پیش نظر بدت سے مسلمان خوش آئندہ میدیں پاہنچنے پلے آتے ہیں۔ آفات و صفات کے سلیے میں یعنی ایک خیال بہت بندھاتا رہتا ہے کہ ظلم و تھبٹ بھن فرقہ پرست عوام کی ذاتی ذہنیت کا نتیجہ ہے قانون ہمارا دشمن نہیں اور ایک تاریک دن قانون کا شکنجد فرقہ پرستوں کو کس لئے گا۔ اس امید کو ہمارے مسلمان پشتے ہیں ملتے ہیں صدے بہتے ہیں۔ گرامید کا فرب اور نوابوں کا مظہروں آخر کب تک ماخت دے گا۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ فرقہ پرست حکومت کھلاڑی کی اور سلطانی کو پانچ سو سارے ہوئے ہیں اور حکومت وقت اس کا کوئی مناسبت اُرک نہیں کرتی۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ قاتل اور لشیر سے خونی ظلم کا قشقہ مانچے پر لگائے لوث کے مال سے جیسیں بھرس مزوسے پہنچتے آزاد بھرپڑے ہیں اور حکومت کی خاموشی ان کے سئے پیغمبر سماں کی نہ ہی ہوئی ہے تو امیدیں اور خوبی کو نکر زندہ رہ سکتے ہیں۔

سلف ان کی جیشیت میں چارا پر تھبٹ نہیں کر مصائب پر گزینہ و ماقم کرتے ہوئے مایوس و دل گرفتہ ہو جائیں اور خدا کی رحمت و خایت کا سہارہ چھوڑ دیں۔ لیکن خدا کے دو جملائیں

نقیم ہند کے بعد چند سالوں تک ہندوپاک میں قتل و خون کا جو جیانک میں بھیلا جاتا رہا وہ اُب لا تی ذکر نہیں ہے۔ خیال تھا کہ دیوبنی و بربریت کا یہ ہونا کٹ طوفان آخرا کہ اتر جائے گا۔ اور حالات ہمہوں پر آ جائیں گے۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا۔

پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے جو اسکے اندر واقع احوال سے پوری طرح واقع نہیں۔ اور متنبہ کچھ واقعیت ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان کے سیاسی احکام سے اور میدان اقتدار میں کسی بھی ہنگامہ اور ایمان بھی نہیں بلکہ اقتدار کا تھبٹ اقتدار اُٹھنی اور بیرونی دیکھنے سر و پر چکا ہے۔ پاکستانی حکومت دوسرے کے احوال واقعوں میں غصہ سے مسلمان سے مصادمت اُسیزیریاری اور خوبی ذہن کی ذرا بھی کار فساد فی نظر نہیں آتی۔ جناب پروردگاری کی پاکستانی شہر میں اقلیت و اکثریت کے درمیان "ضاد" ہوتا ہے مذاقیت باعث کاٹ اور مقاطعہ کا شکار ہے۔ اس پر چاروں طرف سے زندگی کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ یہ وہ خطا نہیں ہے جن کا اندازہ پاکستانی پر ڈیگنٹس سے ہے نہیں۔ بلکہ ہندوستان ہی کو اخبارات و غیرے سے ہے آسانی کیا جاسکتا ہے۔

اس کے برخلاف ہمارے اپنے ملک میں جو حالات ہیں رہے ہیں ان میں اکثریت کا تھبٹ بھنا اور لکھنہ اس قدر واضح اور محسوس ہے کہ ایک چینہ بھی ایسا نہیں گذرنے پا جائیں سلام اطہران کا سنس نہیں۔

نقیم ہو چکا۔ مذکور میں چکے۔ تبادلہ آبادی سے

و تو انداز اسے اشائے میں حالات و اسباب بھی اس کے موافق اور معاون پیدا کر دیتا ہے۔

پندروستان کے موجودہ حالات میں یہ استبدادی "کا میدان تو مسلمانوں کے لئے تقریباً ختم ہو چکا۔ جو مردان کا بارطوفا نہیں کر سکتے جیسے پنجوالہ کو سکرتے اور نامادعوں سے جنگ لڑتے وہ تو اب یہاں نظر نہیں آتے۔ قیادت مرحلی مرکزت پانوالہ ہو چکی۔ اب بھی اگر سلطان پہنچ دیں مقدس کی طرف پر اور دیوان نزدیکی گے اور خدا سے کوئی لگائیں گے تو موجودہ ذلتیں اور پریشانیوں میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا۔

بھی اگر کاغزی انتدار اپنی سیاسی صلحتوں کو پیش نظر بھیک کا کوئی ملکہ اسلامیوں کی جھولی میں ڈال دے یا فریضت و قیصلحتوں کے پیش نظر کچھ دنوں کے لئے چوپیاں بدل لیں تو اس سے خوش ہو جانا اور مستقبل کی امیدیں باند مناشیج پہلی وادی یافتہ ہے تو میں بھیک سے زندہ نہیں رہا کریں۔

لے بھارت کے مظلوم دھلوک سلانو! ایک دیمانہ اوری اور باریک بھی سے اپنی بداعالمیوں کا جائزہ لوادی و عدم عمل کی پوری سرگرمی کے ساتھ اپنی اصلاح پر ماں جھواؤ۔ خدا کے دریہ جھکوک اطاعت کے لئے انکو ادا کرو۔ اخلاق سواروگ کو راکی تحریر کرو خدا کا دادہ ہے۔ وادیتہ الاعلوب ان لکھنہ و مصیر تم شدید آفات دھماکے وقت چند بھیتے سجدہ دیر جا کر یہ سمجھ کر بس اب امن کا سورج چکا اور ہماری حصیں دوڑ جو تھیں۔ پھر جب تمہاری امیدیں پاور ہو اب ابھی جو شیخ اور حادث کی گستاخ گھٹائیں ہیں اب اگر جو سری ہیں تو قوم بالوس ہو گئی۔ کعبادت سے کچھ نہیں بنتا۔ دوست ایمانی مثال اُس کسان کی سی ہے جو چند مدد قسم کے لیے ایک پھر فی زمین میں پھر بیٹھا ڈال کر پانی دے یہ بھیری انتظار کرتا ہے کھٹی آگ ائے اور میں جھوٹی بھروسے پھر کھیتی ہیں اگلی تریخ کو ناکارہ بھجو کر آئندہ کیتی کار ادا ہی ترک کر دیتا ہے۔

اسلام صرف نماز کا نام نہیں۔ اسلام ایک ہم گیر نظام ہے زندگی کے ہر شے اور ہر سلسلے میں اس کے چھوٹا حکما میں جس طرح صرف یہ ڈالنے یا صرف پانی و میٹھے سے محبتی نہیں اگلی بلکہ

مالکوں کے ارشاد مبارک سے پڑھتا ہے کہ یہ ساری ذلتیں اور آنات ہاتے ہی اعمال پر کا نتیجہ ہیں۔

وہ کام اصحابِ حکمہ صیحتہ الامانگشت ایسا نصیحت جس ہائے ہی اعمال اس درجہ پر گئے کہ ان کا لازمی تیجہ ذلت و افت خیر اور جب تک ہائے اعمال میں کوئی صلح انشقاب دنائے کیوں نکر جھیٹ خداوندی کرم کر کے گی۔ غلطی ہم کو یہ بیکار بیکار جو احمد و کار ساز ہے۔ لیکن اس سے جو اعلیٰ درازی و ابدی قوانین فطرت ہنسکے ہیں ان کو خلق کے چند افراد یا کسی طبق دفعہ پر قربان کرنا اس کی عادت نہیں ہے۔ آگ بیانی ہے۔ اس کا اٹل قانون ہے۔ خاصاً مخالف اعلیٰ جو اس کے باعث بھی تو کسی اسرائیم پر یہ گلزار بنائی جا سکتی ہے۔ بیکس سوچا یہ ملائی بھی رہے گی اور یا یک ناچھ بھتے بھی اگر اس میں ہائڈے گا تو اللہ تعالیٰ بھے کی بشوری اور حوصلت پر ترس کھا کر اس قانون کو نہیں بدیں گے۔

ہم مسلمان مادی اسباب و مل پر غور کرتے ہیں۔ ترقی کی ایکیں سوچتے ہیں پریشانیوں کے ملاج ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن صیحت و ذلت کے اس سرچشمہ پر دھیان نہیں دیتے جو ازمرتے قرآن سب سے بیزادی اور اہم ہے۔ ہم اعلیٰ کوں کی طبع بھجھے بیٹھے ہیں کہ نمازو روزے سے سیاسی حالات تھوڑی بدلتے ہیں۔ خدا کی جادت سے وہیں کے علم و قلم کا سرہ یا باب تھوڑی ہو گئتا ہے۔ ہمارا طرزِ استدلال تھلٹا کافرا نہ اور مادہ پرستا ہے۔ ہم اسباب کو فالصتا اپنی عقل کا تایع اور اہل قوت کا غلام بھجھئے ہیں۔ ہم ہر جنگ کو مادیت اور عقليت کے ساتھ ہیں ڈھلنے کی عالمی ہو گئے ہیں۔ ہمارا ایمان یعنی احتمال سب ڈل لے اور بھی صاحب۔ مالاگہ ایمان و یقین ہی وہ کلاؤ افقار نے جس نے قوم مسلم کو دینا تک سفر فراز کیا اور اسلام کا ڈنکا ساری دنیا میں پیٹا۔ اسلام کا رکھ رہے پہنچے اور سب سے آخری پیٹا مہر خود رہیں گے کیونکی اللہ ملیک کوہ کم کا اسوہ مبارک پکار پکار کر بتار ہا ہے کہ مخالفت تریں باخواں اور قلعائے ہر طبقی شخص کو بستے کے ساتھ مادی اسبابوں اور آجتی ہمیشوروں سے ہزار گناہ زیادہ قوی حریق اخلاق کی درستگی اور خدا کو ہمہ دیگی ہے۔ جب انسان اپنے خدا کی طرف جکلتا ہے تو خدا ہر تر

خلاف صرف اسلام ہے۔ خالص بیان اسلام۔ خدا کی مکمل اطاعت۔ قم اس اعفان طرز استدلال پرست جادہ کرنے والوں کی کوئی اور ہدایت چنانہ کی بیباری کے لئے نہاد روزہ دیکھا کام دیجی۔ گے۔ کس طرح دیکھنے کے قابل تھے میں قیام سلطان ظلم و مستم کر بحدارت کی تکشیر اتفاق اشارہ سیکھ ترکیخ میں قیام سلطان ظلم و مستم شد جی سمجھنے اور رادور سن کا مقابلہ کو نہ کر سکتے۔ ایسے خوف تو ان وہ مونوگز بسید تحریر ہیں جنک پاس ماریخ سوا کوئی اوپنی اصورتیں ہیں۔ یہ تہاڑہ خدا ہوت ہے۔ وہی بہت کار ساز بہت باخبر اور انسان پسند ہے۔ قم جب بھی اسکے دور پر پوری طرح جھکے وہ نوازشوں میں کل ہیں کر جائے۔ قم ایک اور ایک دو کی طرح بدالی کی مزدوری کا سائبٹ لگاؤ۔ آئتمان دھرم دہشت کام اپنے پردے بڑی محنت اور انتظام بعد پہنچنے تھیں۔ دعاء مخفف

کاشٹکاری کے تمام وسائل و مظہر ایک مریبو طبقہ پاہنڈی سے آگئی ہے۔ اسی طرح صرف ایک دو ہنگامی اعمال سے سلطان سلطان نہیں بن جاتا۔ بلکہ اسلام کے تمام احکامات سے پرسے ظالم و آئین کو اپناۓ سے سلطان بنتا ہے اور حب و اقیم سلطان بنتا ہو تو نیا لکی کوئی طاقت اس کے قبیلہ دھلو کو نہیں روک سکتی۔ یہ کیا مذاق ہے کہ تم چند دنوں میں جادوؤں چند سجدوں کے عوض فلکی داریں چلتے ہو۔ جو شخص کسیوں دواؤں پرست ہے اسیں سے تم صرف ایک یا چند دو ایسیں کھاکر صحت کا انتظار کر رہے ہو۔ مالک کو احمد سے حق آدمی بھی یہ بات جانتا ہے کہ نیچے کوئی سیکھ اکڑا چاہئے۔ صرف ایک دو دو افانہ تو کیا اقصان بیچنے سکتی ہو لے سے بیدار ان اسلام اغہاری ہیئتیوں اور نکتوں کا واحد

قرآن پر وترجمہ

ہندوستان کے دو شہر بنیوں، شاہنشہج الدین اور مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہما کا بیکاری ترجمہ۔ اصح المطابع رکارچی، کے بلند میاڑ طباعت و کتابت سے کون واقف نہیں۔ قرآن متن کے درمیان دونوں تجھے نہایت صفائی اور فوصلہ ترقی سے مشکل ہوتے ہیں۔ پاکستان سے کتابوں کی آمدیں دشواریوں اور سلسلے کے فرق کے باوجود ہم نے کوشش کر کے کچھ لختے منگاتے ہیں شانستین جلد متوجہ ہوں۔ ہدیہ مجلد کریم آٹھوپے آٹھ آنے۔ مجلد اعلیٰ گیارہ روپے۔

تاج کمپنی کے قرآن و رحمائیں

تاج کمپنی کی مشہور مطبوعات کی حسن و جمال سے باخبر حضرات کیلئے خوشخبری کا باہت ہو گا کرنی الوقت بھارت میں تاج کا صلی مال نایاب ہوئیکے باوجود مندرجہ ذیل تحریر کتبہ قبل سے مل سکتی ہیں:— (۱) قرآن ترجمہ سلیسیں حاشیہ پر موضع القرآن کا مقدمہ اضافہ الفیس آرٹسیکرچ ہیں رنگین چھپائی، تاول سائز، مجدد چری بائیسٹ روپے (۲) یہی غیر سفید گلیز کاغذ پر سو لپڑے (۳) قرآن غیر ترجمہ چھوٹا سائز تیرہ روپے۔ (۴) قرآن غیر ترجمہ سات روپے (۵) حامل جیبی سائز تین روپے۔

مضامین مولانا سید سلیمان ندوی

کا یہ تجوہ ہیلی فرضت میں مطالعہ کی چیز ہے۔ میں اعلیٰ درجہ کے معلمات بر زمینضامین گیا تھی تو ایک شنسیں پر دیئے گئے ہیں۔ قیمت غیر مقلوب اور ٹپے (جلد پانچ روپے)

مکتبہ تخلی دیوبند ضلع سہاری نو روپی

برکت پیے کیوں رک رک قوم
پسید اور گرا ہوں کارم
الام کی تکوار کیا
خوبستان و دار کیا
تیرے عزماً نہیں جوں
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
کیوں ہو گیا تو یہ گان
فتادت ہے اب بی پہاں
اگے گڑھاتا ہاتا ہاتدم
لحظے پر لختہ دم بدھ
وہ کیا ہے متول کائنات
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
بندھنلا می توڑ دے
سیلا ب کاسخ مردھے
لا ایک رتبیں انقلاب
اسے حریت کے آفتاب
چھاچا مثالی کپکشان
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
اندیشہ ہائے خشک فلم
بلی بلا طوفنا یا عشم
جن کو دیا سکے نہیں
ہوتا ہے کیوں اندوہ گین
دھست سبھیں کار داں
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں

جانشینیت فتح پوری

سندھ جنوبی سندھ سندھ

اوالفتلا بی لوجوان
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
چھٹے لگنیں تاریکیاں
دھست ہوا شب کا سماں
بیسید اہمہ بسیدا ہو
ہم شیار ہو، ہم شیار ہو
غفت رسیں تیرانیا
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
دہ سریہ سورج الگیا
ہر سو حالا حصا گیا
امکھوں تو آنکھیں ذرا
آقی ہے آواز دما
چلنے لگے سب کا رداں
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
کنوں کے چالوں کو زدیکہ
ان ریگز ناروں کو شدیکہ
رہوا کو کر تیسر تر...
روز نہ سے چلا جا بکسر در
دنیا ہے داروا متعاں
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں
پر لئے جا حق کائنات
کیا شہے منکر این آس
کیا خباب جیش و کم
اقبال پر سے ہجاتدم
ہو گا ستر گل جیان
اوالفتلا بی لوجوان
چل موت کو ٹھکرائے ہیں

عفت کر پیو

(از نگیم محمد علیم زیری و امروده)

ہندو پاک میں عقد بیوگان کی احتیاجی بڑی تفدوں سے دیکھا جاتا ہے ہزاروں جوان و العریروں میں شرفاد کے گھردوں میں موجود ہیں لیکن وہ زندہ رہ گئے ہیں زبان رکھتے ہیں لیکن ہذبات نبھی کے اخبار کی وجہت پہنچ دل کھلتے ہیں لیکن شکست حسر توں سے مسحور علموں سے چور، اس کے دل درسرپوت ان کی خواہشات کا ذہر سی گھر نہ ہے اور ان کو نکاح خانی سے باز رکھتے ہیں۔ کیا یہ قوم دلت ہے؟ پوچھ سکتے ہوں کہ ایک فخر بیوہ الگ سٹار کر کے، نیکین دوپٹے نہ اور اسے افسوس پہنچنے، مگر کی چہار دلداری جسے مخفید ہے تو اس کی تباہی اور جعلی ایک جنگی بھی دیکھ رہ جاتی ہے؟

پرانے فوجوں، حربائیوں اور پریمان دعویٰت کی زندہ مکمل تصویر بجا اٹھ دیجی ہے، بجنیں دیکھ کر پریے روایت اور کجھی ہے اس کی اسی دل سے باغ سربر پوکیں پاپاں ہڑا خاکر اب اس میں پہاڑ لے کی اسید ہی زہری سیخی اس کے خاندان میں عقد بیوگان احتیاجی شرمناک نسل سہما جاتا تھا اور پھر اپنی درست حیث مانا جاتا تھا،

پیاری بہنوں اور بھائیوں فرآن عقد بیوگان کی خالافت نہیں کرنا، عورت کو نکاح خانی کی پوری آنکادی ہے، پریہ کو دیکھ کر عقد سے باز رکھنے پر مفرط خدا کی یہاں پانچ سو ہرگز اگر بعد مدت یہود کی خواہش نکاح خانی کی ہو تو اس کے سرپرست اور عنینہ دل ۷۷۷ ایم تریہ فرض ہے کہ اس کے لئے مزدود برتلاش کریں اور اس کے عقد کی توشیش اسی طرح کریں جس طرح کمزوری را کی کوپیا حصے ہیں کی جاتی ہے جو ہمیں مرتبہ بیان ہے عجیب نہ سنا، تو دوسری مرتبہ کیجے گا وہ پرستکا ہے۔

ارشاد حرامہ کی عقد بیوگان کے شغل یہ ہے کہ:

وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِعَرَصَتِكُمْ وَمِمَّا يَمْلِكُونَ
أَنْرَقَ أَجَابَتْ لِصَنْعَنَ بِالْفَسْوَدِنَ يَا لِمَفْرُوفَ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ وَلَا إِجْنَاحٌ عَلَيْكُمْ
رَبِّيْهَا عَرَصَتِكُمْ يَمْهُوتُ حَظِّيْهِ الْمُسْكَوَةُ أَوْ
الْكُنْلُمُ فِي الْأَنْفِسِكُمْ هَمْلَمَ اللَّهُ أَنْكَلْمَسْكَنْكَدْ
نَهْتُ وَلَكِنْ لَا نَوْ أَعْدَدْ وَهُنْ سَرَّا إِلَّا أَنْ
تَقْوَى قَوْقَى مَعْرَجَ حِسْوَفَاهُ قَلَّا تَعْزَمُ مُوْمَا
عَقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى كَيْلَمَ أَمْلَكَتْ أَجْلَهُ
وَلِهِ سِقْلُ سُورَةِ الْقُرْ

وہ نکاح کر کا چاہو تو تمہارے لئے کوئی ہی نہیں اگر اس سے کنایہ میں اپنا خیال ان تک پہنچا دو، یا اپنے دل میں نکاح کا ارادہ پوچھو، اس جاتا ہے کہ ان کا خیال تھیں اسے عالم لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسے جو ری نکاح کا دلہو کر کر الایہ کرد ستر کے مطابق کوئی اسی چاہے اور جب تک فہرائی ہوئی مدت دیجی مدت، پور کا نہ ہو جائے نکاح کی گرد، مکشو لوکہ عدالت کی طاقت میں عورت کے نفع کا تواریق ہائیز نہیں،

ترجمہ

اور تمیں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے بیچے پریاں چھوڑ جائیں تو اُنہیں چاہئے ٹاہر بیند پسی دن تک اپنے آپ کو دے کر ٹھیک ہر جب وہ بہر تمت پوری کریں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا اختصار ہے، وہ جو کہ ہائی طریقہ بر اچھے سے کریں (یعنی اپنے دوسرے نکاح کی تیاری کریں اس کے لئے ہبہ سے سروکی ایزاں پہنچ دو کر تم نکاح سے مال جو) اور تم جو کچھ بھی کر تھے وہ اس کی خر رکھنے والا ہے اور جن پر وہ حورتوں میں

شکل کی طاقت

شراط۔ ایک دھرمی تین سوالوں سے زیادہ ہرگز نہیں۔

(۱) سوالات مقصود تحریر خوش خط ہوئی چاہئے گھبیٹ لئے ہوئے قابلِ حساب نہ ہوں گے۔

(۲) مبنی سائل اور عربی ایمیز سوال نہیں شائع کئے جائیں گے۔ اگر کوئی جنی مسئلہ ضروری دریافت طلب ہو تو جوابی خط لکھئے۔

(۳) فرمی اشاعت کا مطلب نہ کیجئے اپنے نمبر پر اشاعت ہو گی۔ اور صورتی نہیں کہ آپکے تینوں سوال ایک بھی بار شائع ہوں۔

(۴) سوال کے خط میں دیگر و فتنی امور مت شامل کیجئے۔ ورنہ جواب نہ لے گا۔

(۵) اپنے پادریت اور نام صاف لکھئے۔ ورنہ سوالات شائع نہ ہوں گے۔

شراط کی پامندی نہایت ضروری ہے

سے انکار بلکہ انتہائی تازیہ و تحریر ایمیز رکھا ہو۔ اور یہ تو نے اس خط کو حصہ نہ فراز، دستے کر لٹک کر کونہ دیا ہوا اور شادی بھی جملت کردی گئی ہو تو پھر باپکے طرف سے انتہائی دشمنی یا جھن بزرگوں کی طرف سے یہ کہنا کہ یہ شادی فقیر شری ہوئی کہا شک درست ہے جبکہ شادی کے بعد بڑی نے خدا ہمیں مرضی بھی جلدی کریں یا شادی میں مرضی کے مطابق ہوئی۔ بلکہ تھاکر کے وقت جب لاٹک سے پوچھا گیا کہ..... قبول ہے تو ”جی ہاں“ اس قدر بند آواز سے کہا کہ سب ہمیں پڑے۔ یعنی میری خوشی اس وقت دوچند ہو جاتی جب دالد کی مرضی بھی ہو جاتی ہے و اپنے نہیں کہ لاٹکی شادی سے دیکھاں قبل بالغ ہو چکی گئی۔ اب شادی کے ۲۷ ماہ بعد بھی والدین سے انتہائی توزین آمیز فخر شریفیا نہ تحریری دوسروں کے پاس آتی ہیں۔ مگر تم سے اب تک ان عورت اسلامی اخلاق سو عقریوں کا جواب مکمل نہیں کیے ہے۔ امید ہے کہ مسئلہ کی نوعیت پر آپ فرمی رکھنی دیں گے۔ کیونکہ اس سے ملتے جلتے سائلوں سے اور لوگوں کو

سوال ۶۔— اگر شوہر ہوئی تو کوئی کوچانست جس جھوٹ کریں گے جاکر پاکستانی پیش نہیں ہو اور چار سال تک کھالت و خبرگیری سے بھی بے طلاق رہا ہو۔ بلکہ شدید ضرورتوں میتوں میواری خوشی دشادی کے باوجود خطا و کتابت نہ کرتا ہو صرف اس طویل مرتب میں یوں ہی اپنے بچھے جذب طور سے بعض رشتہ داروں کو لوازا ہو جو عادات و روانیات سے غیر متعلق مقصد رکھتی ہوں۔ نیز وہ کوئی اسلامی معاشرت بھی نہ رکھتا ہو۔ اگر اس کا طریقہ ایسا ہو کہ اسلام پسند ہے اپنی بالدوہیں کی شادی اپنی پسند کے مطابق کفویں کر دے اور باب سے سدل دو سال تک اسی شادی کے باریں استفادہ ہو سے چون مگر ان کی جانب سے کوئی انکاری تحریر کی گئی۔ بزرگ کے نام نہ آئی ہو صرف میں اس وقت جب کہ شادی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہوں اور لوگوں کا پاک پہنچا۔ ایک اسکر کے ایک مقام پر جو بچے ہوں تو لاٹکی کو پاک پہنچا۔ ایک اٹک کے ہنہنی کی صرف لڑکے کے نام آیا۔ اسچھر میں نہ صرف اشادی

اختلاف خیال کسی جزوی نزدیع کسی مسودہ مسئلہ سے ہے بھومنی طور پر وہ ہرگز کسی جماعت یا فرقہ کو مردوں مقصود نہیں بھارتے۔ دنیا پر جماعت اسلامی کے اعلان کردہ حصہ وہ قضیے اخلاق ہے۔

اس اجمال کو تدبیرے میفض کرنے کے لئے ہم کچھ لیجئے کہ مولانا مسیحوف کھواری انتشار سے صرف ایک مسئلہ ہے، کام ہے اور وہ ہے نذکری نفس کا مسئلہ۔ وہ کچھ ہے۔ اور بالکل تسلیک کئے ہیں کہ کچھ نفس ہی اصل مقصود ہے۔ اور جزو دی جماعت اس کی اہمیت معرفت کو نظر انداز کر دے دی قیمتی اپال اعتراف ہے۔ اس بیانی خیال کی روشنی میں اگر انہوں نے جماعت اسلامی یا مولانا مسودو دی کی کسی تفسیر پر الہار اخلاف یا الہار ناپسندیدگی کیا ہے تو اسکا مطلب نتویں ہے کہ وہ جماعت اسلامی کو بر اور مولانا مسودو دی کی خدایت دین کا خیر سمجھتے ہیں نہیں ہے کہ جس نذکری نفس اور طہارت اخلاق کے وہ شارع ہیں اس سے راجحت جماعت اسلامی یا مولانا مسودو دی منکر ہیں۔

امر و اقدار یہ ہے کہ انہی مصروف ترین زندگی میں قبلہ مسجد و مسیح نے جماعت اسلامی کا شریعہ ماحظہ نہیں فرمایا۔ ہذا امریں یعنی کو علمت میں اگر انہوں نے کبھی کوئی الہار جیال کیا ہے تو اس کی مشاں ایسی ہی ہے جیسے ایک بھتی کسی استغفار پر فتویٰ دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ متنی صرف استغفار کو دیکھتا ہے اس سے غرض نہیں رکھتا اور اس حقیقت کیا ہے اور فتویٰ پوچھے والے نے اپنے مشاہکیطابن فتویٰ حاصل کرنے کے لئے واقعات کو توڑ اور ڈالوں ہیں ہے۔

اسی طرح کوئی پوچھتے والا اگر مولانا مسودو دی کی تصدیقات ہیں میں کوئی سطر سننا کیا ان کی کسی خیر سے انہی مرضی کے مطابق انہیں اخذ کرنے ہوئے مفہوم کو ان کا اپنا حقیدہ بتا کر کوئی بات پوچھتا ہے تو ظاہر ہے کہ جواب کا لائن حقیقت سے نہیں نفس سوال پر ہو گا۔ پھر یہ کہیں نہیں کہاں انہوں نے مولانا مسودو دی کو مگر وہ مفتری ٹھیک رہا ہو یا ان کے بھیجیں ناز کو ناجائز تباہی ہو۔ یا ان کی گرفتہ وہی خدمات پر پانی پھیرا ہو۔ اور یہم ان کے مردوں سے کہتے ہیں کہ دینداری اور حق پرستی کی یہ کوئی شرط لازم تو نہیں کہ جاتے اسلامی اور مولانا مسودو دی کی مخالفت کرو۔ تم اگر غیر دین کی قبادی جلد و ہبہ میں جماعت اسلامی کا ساتھ نہیں دے سکتے تو راستے کے

بھی واطم پڑتا ہے۔

جواب ۳:-

پیش کردہ صورت میں تعلماً شادی درست ہوئی۔ خواہ گواہ پاتیں کئے دے کی زبان نہیں پڑھی جا سکتی۔ تمام احمد و فقیہ میں سو ایک بھی ایسا نہیں جو اس صورت میں شادی کے نادرست ہوئے کہ قائل ہو۔

سوال ۴:- (انیقاً)

خداؤپ کے بزرگوار والحضرت مولانا مطلوب الرحمن ماحب کو محبت کی عطا فرائے۔ مسیحوف کے اسے ہیں کہی ترتیب سیرے فرہن میں سوال ابھر کا آئی تک ہم کو یہ حلوم نہ ہو سکا کہ جماعت اسلامی کے باتے ہیں ان کا خیال اور نظر یہ کیا ہے۔ چنانچہ مسیحوف کے تقدیر یہ دمیرین سے واقفیت کا لعل ہے اب تک ہم کو کوئی بھی ایسا نہ طالب جماعت اسلامی کو پس کرتا ہو۔ بلکہ پھرے بعض بزرگ رشتہ دار جو صورت سے گھری عقیدت لختے ہیں جماعت اسلامی کے علاوہ مخالفت ہی نہیں بلکہ معتزلہ تکہنے کی حرارت رکھتے ہیں۔

اگر حضرت مولانا مصروف اپنا نظریہ و خیال بنا ہر فرد اپنے تو اکثر امثال ذہن میں بنا ہونے والوں کے ذہن و خیالات صاف ہو سکتے ہیں اور اعتماد کی تلفی سے بچ سکتے ہیں۔ ان حضرات کے ذہنوں پر زیادہ تر اثراں فعال ہوتے ہیں جو بعد کے فائدی کی بناء پر ہیں اسید ہجہ اپنے خصروں فتنی داں کر میرے اور اکثر اصحاب کے دل کی تحمل دُور فرمائیں گے۔

جواب ۴:-

قبلہ مولانا مطلوب الرحمن عثمانی مظلہ العالی ایک ایسے بزرگ ہیں جو اپنی بزرگی امشخت اور علم و فضل کا درج جاذب کرنے کے دوسروں کو گرا بھلا کہنے اکفر کے فتویٰ لگانے اور تبریزی کرنے کے مادی ہیں۔ ان کی زندگی اُس فاموس س McConnell مزاج رہروں کی سی ہے جو خدا کی رہا پر ملم و متأفت کے ساتھ مسلسل ملا جاتا ہو۔ اور اس سے بے نیاز ہو کر دوسروں کی خایاں اور گمراہیاں گزناک اپنی راست روی اور حقانیت کا سلسلہ جاتے۔

جماعت اسلامی یا اس کے کمی خاص فروکے باورے میں اگر انہوں نے مریدوں کے حلقوں میں کچھ کہا ہے تو اس کا لعلت کی افزایی

تھا تو کام بھی نہیں۔ ملا حظ پور حضرت تھانویؒ کا دعطا تفصیل
التوہ صنعت۔

اور حبیب یہ پڑھا تھا تھے رسمی قرآن پاک، تو حق تعالیٰ توبہ
ہوتے ہیں کہ میر ابتدہ میری تصنیف پڑھ رہا ہے۔ الگچھ بھی نہ ہو تو
یہ کیا کم ہے کہ ابتدہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے۔ ملا حظ پور حضرت کا
وعلیٰ حقوق القرآن صنعت، تو کیا خوشنودی تاثر نہیں؟

حوالہ:-

یہ دیکھنے لگتی بحث اور تفصیل مکتات راتی ہے۔ ایسی ہی وفیقت
ستھیوں سے وحدۃ الوجود اور ہمدادست اور حلول و خود خیر کے
مسائل پیدا کر کے ذمہ ب کوفن اور عرب کو بنان بنایا۔ خدا کے
لئے اس کڑا کے جانے سے درجی ہے۔ اب ان مطائف د
خواہ کا دو نہیں۔ اب ملی اطاعت چاہتے، اب تین حصوں اور
ایساں خالص کی ضرورت ہے۔ اب ٹھوں حقائق سے رشتہ قلع
کرنے والی ہر بحث زندگی کے لئے زیر ہے ہامہ ہے۔

سوال شاہ:- از قاضی محمد راجیم علی۔ مبلغ آکولہ (برادر)
اوہ رواں کا رسالت تجلی نظر ہے گذرا۔ اس میں سوال شد:
”زید کے ذمہ پیدا اور پر نکوہ ادا کرنا اور نہیں۔ اور اگر
ہے تو کس حساب سے ادا کیسے؟“

آنکھاں کے جواب میں دو باتیں ظاہر ہیں۔

(۱) جس صورت میں خراج ادا کرنا پڑتا ہے، زکوہ واجب

نہیں ہے۔

(۲) چونکہ بعض حضرات سرکاری مخصوصات کو خراج نہیں مانتے
اس لئے محتاج اور محسن بھی سہ کر زکوہ ادا کر دی جائے۔
ذکورہ بالاسوال اور جواب میں وضاحت تفصیل درکار
ہے۔ امید ہے کہ جانب والا ضرور مدد رجہ ذیلی سوالوں کا تفصیلی
جواب رسالت تجلی میں شائع فرمائی مون گرایاں گے۔

صوبہ برار میں تین قسم کے کسان ہیں:-

(۱) زمین کا مالک جو سرکاری مخصوص زمین کا ادا کرتا ہے اور
خود کاشت کرتا ہے۔

(۲) وہ کاشتکار جو مالک زمین سے مالانہ پڑے سے دیکھت
کرتا ہے۔

پھر تو دشمن۔ تم اگر اپنی کشیت عبادت اور اوراد و ظائف کو عالم بھی
بھکتی پر اور تمہارا ہی راستہ تمہارے نزدیک داحدر اور حق ہے تو
جنت کو صرف اپنی ہی جاگیرت کھلو وہ پہت کمی ہے اسیں اللہ
نے اور دن کا بھی حصہ رکھا ہے اور اس حصہ کی تقسیم بندوں کے
لئے ہیں، مالک کے باقیتی ہے۔ تم دوسروں کے لئے وہ نہیں
ڈھانے کے بجائے اپنے محل بناتے رہو۔ تم دوسروں کے کو رکھا
پڑھنے کے لئے کوئی کام نہیں۔ تو وہ کو صاف سخترا بنائے
جس کوٹاں رہو۔

ہم کہتے ہیں کہ قبلہ موصوف پر جماعتِ اسلامی کا مقابلہ
و معاند ہوتے کا لازم لگانا بدلہ آرائی ہے جسیں مرید کا جی چاہے
ان سے خط لکھ کر پوچھ لے اور آخر دی بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے
کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی فرید داحد کے بعد دلیل فیصلے اور
قیاس سے ہرگز کسی دینی مسئلہ کا نیعلہ نہیں کیا جا سکتا کوئی کتنا ہی
بڑا امارت ہو تھی پر مجدد ہم۔ یہک الصاف کی عدالت میں
عسلم و عقل اور دلیل و مستدلال کے بغیر کوئی بات قابل توجیہ نہیں

سوال شاہ:- از عبد الجبیر حیرت (شہوی)، رام پور

گاندھی جی کی سادا ہی پر فیصلہ پھول پڑھاتے ہیں۔ مگر
یہی حکمت مسلمانوں کی طرف سے بھی ہو کی ملتے ہیں افسوس پاک انہوں
پر کمر تقدیر جاہج پھول پڑھاۓ جا رہے ہیں اور پڑھے ہوئے
جنادری مسلمانوں کے پھولوں۔ کیا یہ شریعت حق کا اخراج ہے
یا اس کی توجیہ؟

جیرت ہے کہ اس باب میں مسلمانوں کو زحضرت ”ام الہند“
نے بوساطہ جمیۃ العلماء ہیاں روکا (کا اور شہزادے پاکستان وہاں۔

حوالہ:-

مفتی تخلی صرف مفتی ہے متنسب اور فاقہ نہیں۔ تو یہ کی
حد تک دہ کہہ سکتا ہے کہ قبروں پر پھول پڑھانا بعض حالات میں
بدعت مخالفہ اور بعض حالات میں شرک ہے۔ اب ایک حد اور
پھیر آفریزانہ کو ملتے ہوئے تھیں ریساں فتح کی خاطر شرک پر بدعت پر
امراں تو اس مفتی تخلی کیا کر سکتا ہے۔

سوال شاہ:- ریاست

برخلاف خدا تعالیٰ کے کران کا ہر قلم احتیاری ہے۔ وہاں

چواہت :-

مشزین کی جو تعریف ہے اس کے اختیارات محدود نہیں
ہے بہت ہی کم زمینیں عذری ہو سکتی ہیں۔ فتحا کا فیصلہ کر جن عذری
زمینوں میں خرچ ادا کرنا پڑے ان ہیں بھی تعمیر شرح سے عذر کا
واجب پڑتا ہے۔ کیہ بہلوں سے قابل نظر ہے اس کا تعمیر عالموں
میں کاشتکاری مکمل تباہی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اسلام کے قسم
صدقات میں سے کسی ایک کا بھی تعمیر احادیث مال مکمل تباہی نہیں۔
بلکہ اس سب حدود کے اندر فقراء و مساکین کے لئے ہے۔

چھ فرمہ رازن مصروفات اور کرنے اور بہت سے اخراجات
اخلاں کے بعد اگر کاشتکار خرچ وضع کے بغیر یا احتراز اکرے
مقرر و مخصوص ہو جاتا ہے تو بھی یقیناً اسلامی تعاضوں کے خلاف ہو گا
ایک اسلامی اٹیٹھ کرنے کے لازم ہے کہ مذکورے کے جہاد اور کاشتکاری
کے اخراجات ایسی طبق پر مدد کر کاشتکار عذر اور کاشتکاری میں
نہ ہے۔ الگ حالت میں رہا تو یقیناً یہ مشتمل ہو جائے گا اور شریعت
کے حکم کی تعلیم حدود کے چند لوگوں کے سوا کوئی ذکر کے گا۔

ایسے حصے صورتیں لکھی ہیں ان کا الگ الگ جواب دینے
کی بجائے ہم صرف اتنا لکھیں گے کہ احمد حنبل کے نزدیک عذر والک
پر ہے اور صحیحین کے نزدیک مستاجر ہے۔ شانی کی تکلیف ہر شخess
لئے حصہ پر عذر اور اکسے کا ذمہ داسٹہ۔ اور دوسرے شریعت کا خواہ
وضع نہ ہونے چاہئیں۔ یعنی اخراجات اور مصروفات متنے کیشیں کہ
ان کا نہ ہونے بغیر عذر کا نام مقرر ہو جائے اور نقصان الحانہ کا
باعث بنتا ہے تو نہیں کیا جا سکتا کہ ایسی صورت میں اسلامی شریعت
لپٹے سخنان اور متعین مراجع کے خلاف کیوں کو عذر کرنے کا حکم
رسے گی۔

ہترہم گاہ کاظمین عذر سے مختلف جملہ مصروفات کی تصریح مالمے
زیادی دیافت کریں یا ارادہ علوم دینہ میں فتویٰ ہیں۔ ہم اس
باب میں حالات کی تبدیلی اس کے باوجود ہمارگیری یا درختار وغیرہ
کے قوادی پر قدیم قدم پلٹنے کے حق میں نہیں۔ چونکہ جزئیات میں
ایسا اختلاف سے ایک بڑے مناظر کا دردہ اڑھتا ہے۔ اس لئے
ہم اسے خاصو شی ہی ہترہم ہے جو لوگ کسی فتویٰ کی رو سے عذر
کی پابندی کریں گے وہ بہر حال ثواب ہی مکایسیں گے دانہ دلہ بالدوہ

(۲) وہ کاشتکار جمیل زمین سے بیانی (ضخمی) ہر زمین
کاشت کرتا ہے۔

وہ پہلی قسم کا کاشتکار زمین کا مصروف سر کا کوہ ۱ یکڑا کا
سالانہ زمین روپے ادا کرتا ہے۔ اور فعل گھر آئے تک کل اخراجات
چار ایکڑ کے ایک سور و پیہ ہوتے ہیں۔ کل میزان مع مصروف زمین
ایک سور پیہ روپے ہوتے ہیں۔

اگر کاشت کرنے زمین میں کپاس برباد قوامی ہے تو
خرچ وضع کے زکوہ دینا ہو گایا مکمل آمدی سے۔

اگر کاشتکار نے جوار بیاند姆 بوبیا تو اخراجات وضع کی پیغام
عشرو بیانہ گایا مکمل آمدی سے۔

(۳) وہ مصروفہ کا کاشتکار زمین کے مالک سے دوسرو دیہ
سالانہ پیہ سے زمین لیتا ہے اور اس کو تقریباً ایک سور و پیہ خرچ
ضمن کے گھر آئے تک درکار ہوتے ہیں۔ یعنی کل چار ایکڑ زمین کے
لئے اس کا شت کا لگوٹیں سور و پیہ خرچ ہوتے ہیں۔

ایسے کاشتکار کو اخراجات وضع کے عذر اور زکوہ دینا
چاہئے یا مکمل آمدی سے۔

(۴) جو کاشتکار ضخمی مال سے کاشت کرتا ہے اس کے بھی
چار ایکڑ زمین پر میں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ فعل کے تیار ہوئے
پر ضفت مال مالک زمین کو دیا ہوتا ہے ہاتھی ضفت مال دیا تو یہی
حالت میں عذر اور زکوہ واجب ہے یا نہیں الگ ہے تو اخراجات وضع
کرنے کے بعد پابندی ضفت مال سے۔

حدود عالی اعرض ہے کہ شریعت اسلامی کی رو سے مغلن
جواب دیجئے۔ نہ کوہہ کاشتکاروں پر عذر واجب ہے یا نہیں۔ اگر
بعض علاوہ عذر واجب ہے تو ان کے پاس واجب ہونے کے
کیا دلائل ہیں؟ آج ہم اس کے جواب (سوال ۷۸۔ ۸۰ اپریل ۱۹۵۶ء)
میں مصروف ادا کرنے والوں پر عذر واجب ہنہیں ہے۔ دلائل سے
 واضح کیا جائے۔ تاکہ مام لوگ اس سے فیض اٹھائیں۔ ہمارے موجود
یہ کچھ وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمین کے اخراجات ضعن کی اکی
سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں عذر اور اکس ان کو اور
مصطفون کر دیتا ہے۔

اس کی بھی وضاحت فریطی۔

حاصل ہیں کہ دستی ہیں۔ تاکہ کم وقت اور کم جگہ میں کام پورا ہو جائے۔ تمام سوال کرنے والے جو شرط لے ٹھوڑا کھینچیں!

سوال ۷۔ از خود انور طلوی۔ لا ہر چھاؤنی۔

مسکلہ جگی ماہ مارچ سکھر کے سوال بیشتر کے جواب ہے اپنے پڑتائیں کہ درست نہیں کہم اماست دین کی وجہ وجہ کو صرف ایک تماشائی کی حیثیت سے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ہم اپنے خود پر تھا اتنا حصہ لے رہے ہیں۔ پھر اپنے ساتھی یہ بھی فرماتے ہیں کہ ”اماست دین کی وجہ وجہ“ میں کوئی حدود نہیں کہا جائے۔ اسی طبقہ میں کوئی حدود نہیں کہا جائے۔ اب دیافت طلب یہ امر ہے کہ اس سوچ کی اولاد کو شتبہ ہو گئی یا نہیں۔ اور اس کے پیچے نہ اڑ پھٹا کیسا ہو گا؟

جواب ۸۔

یہ قسمی سوال ہے کہ اگر سوچ نکلا ہو۔ تو وہ ذہنی ہو گئی کہ نہیں ہر ہادی کے پیچے ناز پڑھنے کا سلسلہ توہم کی باریہ واقع کی پکھی ہیں کہ دال الزنا اگر علم دین میں بہتر ہو تو ناز بالکل درست ملکر صحیح السبب۔ فاسق الماءوں کے پیچے پڑھنے سے بہتر ہو گی۔ دال الزنا ہونے ہیں خود دل کا کوئی صورت نہیں۔ لہذا اس کے حقوق شرعی یقیناً محفوظ ہیں۔

سوال ۹۔ از اختر علی فان۔ من پور مطلع مراد آباد۔

ایک مسجد کی صورت، بیٹھنے وغیرہ دوسری مسجدوں کی صورت کر سکتے ہیں، الگ نہیں تو کیسے؟

جواب ۹۔

اگر دوسری مسجد میں ضرورت شدیہ ہو اور اس ضرورت کو پورا کرنے میں پہلی مسجد کی ضروریات اور حرمی نہ رہ جائیں۔ دوسرے لفظوں میں الگ ایک مسجد میں کثیر مقدار میں چٹائیں اور بندھنے دیکھو ہوں اور دوسری مسجد میں اتنے بھوڑ ہوں کہ نازیوں کی ضروریات کی تکمیل ہو سکے تو پہلی کوشش یہ ہوئی چاہئے کہ اسی محلے سے چندہ جمع کر کے سامان ضرورت لایا جائے۔ جیسا کہ یہ امر پاپیہ نگیل تک پہنچے اس وقت تک دوسری مسجد کے سامان میں سے باہمی مشوکے اوراتفاق رائے سے اتنا سامان سلمیا ہاۓ جو یہاں کی ضرورت پوری کر دے اور دوسری مسجد کی ضروریات نہ ہوں۔ کیونکہ اسی حدات پھوٹھیتے۔ جن بیانات میں بھی الگ اپنے قتل فہمی، استدلال کے بھیرنے کی پراقتا ہیں کہ مسکنے تو ایسے مفت سے قومی ہی یہاں افضل ہے۔ ہم صرف ایسے مسائل میں اپنے شرعی استدلال کی تفصیل میں جاگتے ہیں جن میں کوئی تنازع اور اختلاف ہو، یا جن میں شک و ترجیح کی کافی بحاجت نہ ہو۔ نہ مسائل جو مفترضہ ہیں اور قابل نازع نہیں ان میں ہم اپنے علم کا صرف

اور کس نہ کم۔

کا احجازت نام عطا فراویلی ہے۔ اپنے تو خوف راستیں کرنے والے جنگ میں کسی بھی ملک کے تمام افراد فوج میں شامل نہیں پڑھاتے۔ اگرچہ لوگ فوجی تنظیم اور سرکاری دفاتر سے غیر متعلق رہتے ہوئے اپنے خانہ اور منشائے کے طالبان پکھ دیتے کام کریں جو فوجیوں کی ہمت افزائی کا باعث ہوں۔ جو شخص و صرفت کی امیدیں پیدا کرتے وائے ہوں۔ جو افسوس والوں کے لئے تفصیلاتی قوتوں اور جذبائی توانائی فراہم کرے کا ذریعہ ہوں جو فوجیوں کے حق میں فضاد دا جاول کو مازگار بنائے والے ہوں تو یہ کام کسی قدر سے لا اتنے ہوں گے کیا ان لوگوں کو مدنی دکشی اور خدمتی ملک و قوم میں حصہدار نہیں سمجھا جائے گا؟

معاف کیجئے گا یہ اپنی بے توفیقی ونا اپنی کی عذرداری نہیں شاید کارگزاریوں اور خدمات کا دعٹھنڈورہ ہے۔ بلکہ کہنے کا مشنا یہ ہے کہ ایک بشرے کام کی اہمیت دقوت اپنے اندر نہ پڑھتے آدمی کے لئے مناسب بھی ہے کہ ان چھوٹے کاموں کا خام دے جس کی اس میں اہمیت اور قوت ہے۔ کتنی ہی بڑی جگہ ہو سکتی ہے جو اس کے پرستخت اور ہر تاجر اور ہر کاشتکار کو میدان جنگ میں ترکی اور رانفل بیدار نہیں بنادیا جاتا۔

رجال اسلام حرمۃ بالجماعات کا معاملہ تو حضور اسکا نشاہ یہ ہرگز نہیں کہ ہر فرد کو اس کی وقتوں جماعتیں شرکت کرنی چاہئے جس جماعت کا ارشاد گراجی میں نکری ہے وہ وہی جماعتیں ہے جو وقتوں سے علیحدہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے ابدی اصول ہیں۔ اگر زندگی کو ہماری کے اختیارات سے شیر کو دیا جائے تو یہ مشترک نہیں کہ جگل میں بیٹھ اور جنگلی جانوروں کو کچھ چانے میں بھی زیستی سیاہونا چاہئے۔

اسلامی اجتماعیت کے لئے جس ذہن و فکر اور ایمان و اعتماد کی ضرورت ہے اس پر بعد اللہ ہم بھی چھوئے ہیں۔ اجتماعی تحریکوں اور تفاہوں سے ہم ایک جو کوئی تختہ نہیں ہوتے۔ کوئی جنگ پر زندگی کو اعکاف و مجاہدت کی نذر کرنے اور جماعت سے خارج اختیار کرنے کے ہم ذرا بھی قائل نہیں۔ ہم اسلام کی ابدی جماعت کے ہر وقت ساتھیں اور جس دن اس جماعت سے ہم فصلہ کو دیا کروں گی۔

اب یہ امیر شکر کا کام ہے کہ ۵۰ دے اس کی صلاحیتوں کے لحاظ سے جس شعبے میں چاہئے تعيین کر دے۔ اور پھر وہ اپنے شعبے میں جو طبع کام کر سکتا ہے کرے۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ کا رہنی ہے۔ اس طبع وہ سپاہی باقاعدہ تنظیم فوج کا ایک رکن شمار ہو گا۔ اور امیر شکر کو بھی اس کا پتہ ہو گا کہ اس کے پاس مختلف شعبوں میں کس قدر سپاہی کام کر رہے ہیں۔ اور یہی حال اقامت دین کی جدوجہد کا ہے۔ اس طبع اقامت دین ریختیت مجموعی، کامنشاہی، بھی پورا ہو جائے گا۔ (اوہ سپاہی اور کارکن بھی اپنے الک کے یہاں اپنے طبقہ کو سرخو پائے گا۔) اخرين یہ عرض کر دینا بھی ضروری بھتتا ہوں کہ الفرادی جب دھمکی سے شروع فوائد ہی جاہل ہو سکیں گے جو اجتماعی جدوجہد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اقامت دین کی استحکامی جدوجہد کا تقدیم ہی پورا ہو گا۔

اچھا تو دل اسلام الا بالجماعت۔ میں کیا مراد ہے؟ کیا اس سے اجتماعی جدوجہد کے علاوہ کچھ اور مراد ہے؟
چھے امید ہے کہ اس دفعہ اپنے پوری وضاحت کی میرے
مندرجہ بالا استفسارات کا جواب غاییت فرمائیں گے۔

جوابات:-

خنزیر افوج کی مثال میں آپ نے بال کی کھال نکالنے کی حالاں کی تشبیہات میں مشتبہ اور مشتبہ بر کی تمام تفصیلات کی سامان نہیں ہو اکر تیں۔ اگر زندگی کو ہماری کے اختیارات سے شیر کو دیا جائے تو یہ مشترک نہیں کہ جگل میں بیٹھ اور جنگلی جانوروں کو کچھ چانے میں بھی زیستی سیاہونا چاہئے۔

جنگ کا نذر کے علم و اطلاع کے بغیر کوئی شخص داخل فوج نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس اسلامی فوج کا ذکر ہے نہ کیا اس کے لکانڈر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ افتی و ایسے تو کلمہ طیبہ کی زبانی و تلبی شہادت کی شرط پر ہر فوج اسلامی کو اذن شرکت مل جکائے۔ دنیادی تھیموں اور جماعتوں میں شرکت تو یقیناً وقتوں کی اجازت ہی سے ہو سکتی ہے۔ لیکن جنگ ایسے نہیں کہ شرط ماضی پر جو شرکت کے لئے ہر شرکت کو شرکت کے امیدیں ایک شرط ماضی پر جو شرکت کے لئے ہر شرکت کو شرکت

ٹھیرا دیا ہے۔ اہذا جس رنگ ہیں بہرہ و راست یا بالا سطح ان تباہیوں کا دھن ہو گا وہ حرام ٹھیرے گا۔

"رنق حرام" اور "رنق حلال" کے اثرات کی مکمل سائنس نتائج بھی کوئی بتاسکا ہے نہ بتاسکے گا۔ انسان کی فطرت، اخلاقی حالت اور مقدار و میکت سے غالی صلاحیتوں کی سائنس موسائے سعید و حقیقی کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اہذا جس چیز کے بارے میں وہ اور اس کا رسول فیصلہ کر دیں کہ وہ چیز اخلاقی طہارت تذکیرہ اور روحاںیت کے لئے ہے اور سے اثرات رُلکھتی ہے وہ یعنی دھرا بری ٹھیرے گی۔ اور جسے حفید فرمائیں وہ خیر ہو گی۔ اسی لئے شراب اور سور کے گوشت کو بادیا یا تکے کا ہرجن خواہ لکھتا ہو یقین دوتھی تجھے اور پسندیدہ تباہی خاتم حقیقی کے ارشاد مبارک کے بعد میں حرام و نجیع ہاتھ پڑے گا۔

سوال ۳:- اسلام انیں
موضع کھو ری

کیا فرماتے ہیں ملائی دین
و فتنیاری شرح میں اس سلسلہ
میں کر زمیندار شیخ بند علی الک
موضع کھو ری سے شیخ عبد اللطیف

العد ایک کش پانچ دھوندیں حسب

دستور بند دہست لیا۔ الک مذکور کو موروثی

چاند اتھی اس لئے الک لئے ریت کا نام سرشنستہ

زمینداری خود درج کر دیا۔ ریت اراضی مذکور پر قالبیں نہ ہوا

اس لئے اُجیب ضرورت پڑے گی تو صرفت میں لاوں کا لگا مرض

ذکور بست غیر مسلم مکقول کئے ہو را تھا مکفولیت ریت عبد اللطیف

نا معلوم تھا۔ ریت کے نام سے الک موصوف نہیں رسیدنا فائدہ

نہیں کیا۔ مگر عدم وصولی بیان دہا جن موصوف ناش بعدهالت

دا ترکر کے ازدھے ڈگری موضع مذکور پر دل قیضہ جیا اسلام انیں

موضع مذکور و چند اسلام انیں دیگر مواضعات حال الک فریسل سے

براءت عین گاہ سوالاً عرض کیا۔ مگر الک غیر مسلم تصب دل و عذریہ

قیضہ کی وجہ دینے سے حاضر انکار کر دیا اراضی مذکور کا زیر مشین

پیدا ہو جگہ میں ٹھوکریں کھلانا ہو پائیں گے۔ ہم آج بھی اپنے علماء فہم کی حد تک دیجی کر رہے ہیں جو کسی تنظیم حلق کی باقاعدہ صورتی کے بعد گرتے اور جس دن کسی تنظیم حلق لے عوامی ناخجی کا فصلہ صادرا کر دیا ہم بھی مسروں کے ساتھ ہمی اشارہ اللہ پر ٹریس گے۔

صاف و فیضی اکابر امام

سوال ۴:- از علی حسن غضیر۔ گلگت۔

اگر انسان غصہ کی حالت میں اپنے اور کسی کام کے نزدیک سیلہ کوئی تعریر ہاید کرے اور بعد میں غصہ در چو جانے پر وہ محسوس کرے کر اسے ایسا لکھنا پاہے تھا تو وہ کفارہ کس صورت میں لائے جو اب ۴۔

اگر قسم کا کوئی تعریر ہائے کی سپر تو قسم کا

کفارہ دے۔ نہیں تو نہ کرے۔

سوال ۵:- (ایضاً)

چیز بدل کے کہتے ہیں۔

میں اپنے پاپ کیلئے چیز بدل کرنا

چاہتا ہوں۔ کیا ایسا کارنا شرعاً

تمیک سے؟ اگر ہے تو کیا شرعاً

کے ساتھ؟

جواب ۴:-

چیز بدل ہے کچھ کے تمام

لکھتے تھے بھی دیوبند ضلع سہا نیور

ارکان و شرائط خوارادا کرے یا بن نیت یہ

بکھر کر فلاں کے کچھ کر دیا ہوں۔ یہ نعرف شرعاً

تمیک بلکہ باعث اجر و تواب ہے۔

سوال ۶:- (ایضاً)

در ہر میں در ہر میں قرآن اور حدیث کی رو سے مطلع

فسر میں در ہر میں انسان کی عبادت پر ہر گاری اور عام زندگی

پر کس طرح اش اند از ہوتا ہے؟

جواب ۵:-

در ہر میں کی بنیادی تعریف یہ ہے کہ اس کے حصول میں

اللہ اور اس کے رسول کی قائم کردہ حدستے تجاوز نہ ہو۔ جو امور شمار

چوری، افسوس، غصب اور بازی دغیرہ کو قرآن و حدیث نے حرم

حیات و حجۃ عبد الحق

حیات دہلوی

شہرہ آفاق حدث حضرت شیخ عبد الحق دہلوی کی مکمل سوانح
حیات جس کے ذیل میں حدیث و تعلوّف اور فرقہ وغیرہ کے
اہم مباحثت شامل ہیں صفحات ۱۹۹۳ قیمت چھ روپے
(مجلد سات روپے)

لکھتے تھے بھی دیوبند ضلع سہا نیور

(ایضاً)

سے اس زمین کو حاصل کر کے عجیدگاہ بنانی گئی تو سلاں کی خازیں تو اس عجیدگاہ میں ہو جائیں گی لیکن رشتہ بازی اور جعل و فربیک اختراع سے مال کی ہوئی زمین کی پاکیزگی و نجاستیں درجہ کا ہے وہ کسی حاصلہ پر ایمان سے پوشیدہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کی عمل کا ہوں میں تو کفر خود وی احراجات اور ذمہ دہیں دین کے بغیر کام چلانا ممکن ہو گیا ہے۔ ملاودہ اذیت بذہبی تھبص کا درود وہ ہے جسے اس لئے کسی کو حق ثابت کرنے کے لئے ایک مسلمان کے لئے جبوری کی حد تک تو اسلامی حدود سے تجاوز کسی درجہ میں لاٹی معافی تصور کی جاسکتا ہے۔ لیکن جعلی رسیدیں بناتا اور موٹی موٹی رشتہ دینا کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔ خصوصی مسجد کے لئے سجدہ تو عیسیٰ بھی خاص دینی معاملہ ہے۔ جب دین نازل فرمائے والا ہبی جعل سازی اور ثبوت ستائی کو حرام کر چکا تو یہ کہاں کا انسان ہے کہ اس کی مسجد بنانے کے لئے اس کے حکم کی پروات کی جائے۔

لیکن پرجمی آمادہ نہ ہوا جس پر مسلمان موضع نے ادا حقیقی مذکور پرجمی عجیدگاہ کی زمین قائم کرنا پاہلہ انصب بیت خیر مسلم نے زینداری و افتخاری حیثیت سے روکنا چاہا۔ مگر مسلمانان موضع بازدا ان عجیدگاہ کے متعلق نامناسب اور جعلی کارروائی کرنی شروع کی بالآخر حال مالک خیر مسلم نے شکایتی درخواست مسلمانان موضع بخلاف پیش دار و فرگر ہی دیا۔ اس اشتار میں جعلی رسید بدست جلسہ انتظامی کرا را دہ کیا۔ جب پرسیں سرزیں پر حقیقت کے واسطے اتنی چونکہ کئی مسلمان کی استدراکنہ رس اور سال خود وہ بالآخر تازہ بہر پوسیں کی حقیقت میں ثابت ہوئی عجیدگاہ کی کوئی صورت پیش نہ آتی تھی۔ مگر مسلمانان موضع نے برعکس ایک صدر و پیغمبر شریعت کے کرد گری ماحصل کرائے۔ بعد میں اس سرزیں پر عدیین کی مساز ادا کیا واجتباع عام بھی مقرر کیا۔ یہ واقعہ ۱۹۷۳ء کا ہے بلیکن اسے ایک ایسا ہنگامہ کی مساز مسلمانان موضع پڑھتے ہوئے کہ اسے ایسا استفار لکھوائے خواہ اس کے لئے سنگ بنیاد کرنا چاہئے ہے۔ ایسی زمین پر عجیدگاہ تعمیر کرنا درست ہوئی یا نہیں؟ جواب ہے۔

اپ سوال کرنے والے اکیل آدمی ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ میں ایک بھی ایسا نہیں موجود اور وہ کہ سکتا۔ چاہئے خدا کسی تصحیح اور شکنہ والے سے استفار لکھوائے خواہ اس کے لئے کچھ اجرت دینیا پڑتی۔

اب غادم اپ کی تحریر سے جو کچھ بھجو سکا ہے اسکی جواب یہ ہے کہ دنیا کی دیگر عدوں کی طرح اسلام کی عدالت میں بھی قیصر مسلم اور شہزادوں پر ہوتا ہے۔ میاں اور ذاتی ملکیت پر نہیں عبد اللطیف نے زمین کی خریدیں اگر مسروپی کاغذات کا حصہ میں لایا پر وادیٰ بر قی اور زمین کی حیثیت مرضی شبیں پر گئی تو کسی ایک یا چند اشخاص کے حقیقت حال جانتے سے فیصلہ اس کو حق میں نہیں ہو سکتا۔ اور زمین کی تکیت تشریحی رہے گی۔ چنانچہ ایسی زمین پر مسجد بنانے کے لئے لا امارنا اسلامی تقاضوں کے خلاف ہے۔

برچھ بات کہ رشو توں اور جلسہ ایلوں کے ذریعہ عدالت

۴۰۰ سارچ مہمنا سارچ چیخت

بیس انگریزی اور ایک سو یا ستمہ اردو و عربی اور فارسی کتابوں کی مدد سے تصنیف کی ہوئی لا جواب کتاب اولیا اور اللہ کے بے شمار حالات کے ملاودہ تصور کے متعلق بھیں، اس کے آغاز اور اس کی حقیقت پر خصل کلام صوفیانہ تعلیم کی حقیقت، صوفیوں کے کارنالے اور صدی تاریخی تھائق سے بہریزی کتاب ایک قیمتی خزانہ ہے۔ لکھائی چھپائی روشن۔ کاغذ عمدہ۔ جملغات ملک

قیمت بارہ روپے۔ مجلد معمولی تیرہ روپے
(مجلد اعلیٰ پندرہ روپے)

مکتبہ تخلیٰ دیوبند ضلع سہار پورہ (بیو۔ پی)

ستقل عنوان

مسکو مسٹر نیک دی

از مگا این العرب ملک

غیرت جانتے ایک ہی سال پڑھا۔ انصاف تو یہ حاکم قدس
ترین سیکولر بارٹ میں بجتنے بھی خدا کے نام لیو اور اسلام کے
بیٹھے ہیں سب کو چہ چہ بھینے کی بھائی دی جاتی اور ہمیں تو کم کم
ایک چڑیا گھر تاریخیں اکٹھا کرو یا جاتا اور ایک آنکھ کٹ لگا کر
پیسے کام کے جاتے۔

اکبر نے کہا تھا۔

رقبوں سے رہت ہمودی ہماری آج تھانے میں
کو الگرا نہیں لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں
آج پختہ تعالیٰ اس خداک جرم پر رہت پڑتی بھی
ضورت ہنس۔ مقدمہ بعد میں چلے گا ولات پہنچے ہو گی۔
اس آئینی ترقی اور بھادڑی شرافت وحدت پر ہم
شہزادگان کا انگریز کو ولی مبارک بادیں کرتے ہیں اور ہمیں
کرتے ہیں کہ ابوالیث جیسے تمام سرچھروں کو نصف نظر بند
رکھا جائے گا۔ بلکہ دیوتاؤں کی مدد سے ان کے مانع ہیں بھارتی
اکثریت کا پاکیرہ مذہب اور سکریت دین ٹھوٹس دیا جائے گا۔

۲۲ جون ۱۹۴۷ء۔ قابوہ میں قسم ہندوستانی سطیح فریبا۔
”امریکے نے پہنچنی کی جگہ میں مداخلت کی تو
ہندوستان اور اتمم تھدہ کا ہنگامی اجل اس طلب
کرے گا۔“

اتھے ایسے۔ اتنا غصہ تھی کہیں۔ جیسا کہ امریکے
یہ خداک دھکی سن لی اور ایسے ڈر کے ساتھ امریکیں دم بخود
سال کا احتفاظ اے۔

۲۳ جون ۱۹۴۷ء۔ خبر ہے کہ۔
”مکو پالیں نہیں مسلمانوں پر فرقہ پرستوں
نے جارحانہ جعلے کئے۔ اور انصاف پند پلیس
نے فربی سلا نوں ہی کو گرفتار کیا۔“
آپ اسی خبروں میں کوئی نہت نہیں۔ اقبال نے بہت
دن ہر کے مطلع کر دیا تھا کہ۔

ہے جرم ضیغی کی سزا امرگ مخاجات ا
جن ہمہ اسات کرام اور عذلان عزم پر آج سلم شذی کا
الoram لگایا جاتا ہے وہ آج کی طرح جیسی برس پہلے بھی مقدس
بحدادت میں موجود تھے۔ لیکن اُس وقت وہ مسلمان موجود نہیں
تھا جو آج ہے۔ وہ مسلمان جو آج کشکولی گدائی لئے سوکے
مکاروں کی بھیک مانگ رہا ہے۔ جو تمدہ قومیت کی دلیلی کے
چرتوں میں سر جیکے ہاتھ جوڑ کر پر ارمنستان میں مشغول ہے جسکے
پاس تھدا یہ ایمان ہے نہ اپنے پر اختیار۔

خوش رہو اے کاٹگریسی تا جداروا تھاری حکومت
۔ مکروہوں کے ساتھ نہایت تکلیف اضافہ ہو رہا ہے۔ مکروہوں
کو خوش خوش بیٹھ دینا اور جرم ضیغی کی سزا نہ دینا بالکل غلط
نظرت ہے۔ اور جو بات خلاف نظرت ہو جو وہ خلاف جمہوریت
مندو ہو گی۔ پس جمہوریت زندہ با اور فروع تیت پا اندھہ با اد!

۲۴ جون ۱۹۴۷ء۔ ”مولانا ابوالیث کی نظر بندی میں یہ ایک
سال کا احتفاظ اے۔“

رد گئے تو چھپوں کی تی فصل کیسے اُٹے گی۔ اور فصل نہ مُلی تو فالتو
چھپوں کے سطہ ہوتے ذخیرے ہندوپاک کو تھوڑیں کپیاں سے
میں گے۔

علوم ہرتا ہے "اقوامِ متحده کا ہنگامی اجلاس" اُٹھ اور
پائیدر جنم غیرہ کی طرح کا کوئی قیامت خیر نہ ہے جسے اگر
ہنگام ختم مضر نہ داشت تو امریکہ الدم سورگ باش ہے یا یہاں
ایک جملہ اور بھی فسرد نہیا۔

"ہندو صنیع کی جنگ میں سرداری طائفوں کی خلاف
بیداشت ہیں کی جائے گی۔"

اندر اکبر ایشیائی خواجگان جس پر کتنا قابل برداشت کہہ
دیں۔ اس کی عظمت کا کیا تھکانا۔ یا چاکے امریکہ کو تو اُسی دن
سے بخار ہے۔ اور روس والے ڈر کے مابے ہبڑا میں بستہ
ہو گئے ہیں۔

تابھائی سفیر اپنی سختی درست نہیں۔

۲۳ رجون شفعت۔ "فیض آباد میں جمعۃ الدارع پر وہ مسلمانوں
کو گرفتار کئے ہیں میں شوشن دیا گیا۔"
اور کیا آپ کے چال میں پر دعا منزی کی کوئی میں بجا
کر صوفی پر ٹھیکایا جاتا ہے؟

آگے ہے۔ "گرفتاری کے وقت مسلمان بالکل پر من
لے ہے۔ اور کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔"
ہشدار الشد۔ مسلمان پر امن نہ رہتے تو کیا پڑ جنگ۔

رہتے۔ "پڑ جنگ" ہونے کے بعد غیرت و محبت اور انتظام و قوت
کی ضرورت ہوتی ہے وہ تو یہودوں کے ناشرین کام آگئی یا
لطف کے ایک شکلی گدائی رو گیا ہے سوہنہ بھی تھوڑہ قومیت کی
ٹھوکروں میں مکر کئے ٹکڑے ہو جانے والے ہے۔

آگے ہے۔ "مسجد کے اندر بت رکھیں۔ اور یا قاصدہ
پہنچا ہوئی ہے۔"

کوئی حرج پیش نہیں بنت جا کے جرم و تصور سے پاک بجان
د جو ہیں جن کے مقابلہ میں کبھی ملنے والے انہر مسلمان سرتاپا
جرم و تصور اور جانہ مر جرم ہیں۔ سمجھ کی تقدیمیں خالی بائیگنا و تصوروں

سے اتنی مجسٹریج نہ ہو گئی تھی سرا اگناہ انسانوں کے بے ذوق و بے
نہہ سجدوں سے جودج ہوتی ہے۔ شاہنشاہ اسے خداوندان بھاگا
ٹھاٹ سے من ایں کئے جاؤ۔ اللہ بیان نے مسلمانوں کی ملکیت پر کی
کئے ہی تھیں سلطہ کیا ہے۔ مذاہب قبر اور طعنہ جہنم تو بعد میں
تکے گا پہلے ذرا دنیا ہی میں اپنیں دلخواہ چکھا دو۔ بنے بصیرت
ہیں وہ لوگ جو تھیں تنگ لفڑ متصب اسلام اور فرقہ پرست
بچھتے ہیں۔ خادم کے نزدیک قوم مامورون اللہ "ہر یعنی دلیلی
لقولوں میں خدا کے مقرر کردہ"۔ تمہاری حکومت برسن۔
تمہارا طریقہ عمل خصمانہ تمہارا قانون خصمانہ تمہاری الکافری
اور تمہارا استنسکری پھر اسماں ہے۔

— حمدہ —

۲۴ رجون۔ اطلاع ہے اے۔

بیرونیہ (بھروسی) کا خدا تعالیٰ فرقہ کو خصمان
پہنچانے کے لئے ایک شتم سازش کے ماحت کیا
گی انتہا۔

تو آپ سے کس نے کہ کہ فدا تھیت کو فائدہ ہیچاۓ
کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ اسے بھائی فدا و ظلم ہر یا خیر ظلم اور فساد
کرنے والوں کی نیت ہے حد تفعیل ہیچاۓ کی ہوتی بھی تھیت کا
لکھا کوں مٹا سکتا ہے۔ آپ دیکھنے والے مقدس ملک میں ختم
کا انگریس صاحب کے ویرسے باہل لوگ نہایت محنت اور خلوص
کے ساتھ آئے دن مگر جگہ شاداں کی شعل جلت رہتے ہیں۔ کوئی
وہ نہیں کہاں کی نیک بیویوں پر شک کیا جائے۔ اب قدر تھیت
کو اس سے خصمانہ پہنچا ہے تو اس میں کسی کا یا اقصو۔ پھر
تھیت کو خصمانہ پہنچا تو ضرور اکثریت کو فائدہ پہنچا جو ہریت میں
اکثریت ہی سب کچھ ہے۔ اکثریت کا فائدہ ملک کا فائدہ ہے۔
اکثریت ہی پر جیوری قابوں کی بلند و بالا حمارت قائم ہے۔ تب
پھر وہ اسکے لئے بڑتے ہو کر تھیت کو خصمانہ پہنچا۔ اکیاں گھومن
کے خیلہ پر اُپھاٹکیں انسانوں کا داشت قربان کیا جاسکتا ہے تو
اکثریت کے شش پر تھیت کا مقادر قربان کرنا کیا گناہ ہے۔

— حمدہ —

۲۵ رجون۔ اکٹھتہ۔ فرمایا برشل پیوری شی کے ہمارے فیزروں کے۔

آجھی اسلام کے اریعہ انسانیت کو روئی نہیں
سے مانا جکن ہو گیا۔
گھر آجی ہی بات ہوئی کہ۔
”عطا کو ذبح کر دینا جکن ہو گیا۔“

حضور والہ انسانیت اب تشریف ہی کہاں رکھتی ہے جو
اپکے ہم سے اڑ جائے گی یوں کہہ سکتے ہیں کہ انسان کو مٹانا
مکن ہو گیا۔ مگر یہ کہتے ہوئے آپ کو حجک ہو گی۔ کیوں کہ
صدیوں پہلے قرآن نے ہماقہ عقریب قیامت اکے گی تو وہاں
کا یہ حال ہو گا کہ ہر سے ہر اڑ حصی ہوئی اور دن کی طرح اڑ
جائیں گے۔ اور اس نوں کے پرستی اس طرح بھر جائیں گے جیسے
بکھرے ہوئے پرواسی۔ تب آپ نے مذاق اڑایا تھا کہ وادہ
جی وادہ یہ بھی کوئی بات ہے۔ اب حصہ چین حیرت زد و کی طاقت
دیکھ کر آپ چوڑا ہی بھول رہے ہیں۔ حالانکہ بھی تو اپنی درگی
ایجاد ہے۔ آگے آگے دیکھتے ہوتے ہے کیا۔

۲۶ جون ۱۹۴۵ء۔ ڈیکٹٹ بورڈ جو پورے نیپراہتمام جملے
والے داروں کی فہرست تعطیلات میں عید الحج کی چھٹی صرف
ایک روز کی رحلی بھی ہے۔ پہلے تین روز کی ہوتی تھی۔
خیست جانہ ایک روز کی قسم۔ دل کی بات پوچھتے تو
مقدم بھارتی شریمانوں کے نزدیک ہیدویہ کو چیزی
نہیں۔ بلکہ اس طرح کے نہ بھی تھوڑوں کا نام لینا بھی یہاں فرستہ
پرستی اپاکستان دوستی اور دم دشمنی ہے۔ عید وید اب یہاں
نہیں چلے گی مقبرہ سترکنی پھر اور ہندی تہذیب کے پاکستان
تفاصیل کی رو سے اب یہاں کے تھواڑیا تو ہوئی دو ای کچھ بھی
دیکھو ہے میکے تین یا چھار لاکھ تشریف رکھ جائیں تو ہر سال ان کی مرقد
کی مارکڑ پر چھٹی ہو سکتی ہے۔ آجھا ان پہنچیں ہیگلت تھے۔ سیٹھ
کشم لال کے جنم دن پر چھٹی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قبلہ کی وجہ
پیدا ہوئے تو دو ٹھاؤں کی گمراہی سے دس سو سو چوڑوں نے ہیں
ہیں سرہٹھانی کھانی اور ڈکارنی۔ اسی چھٹیاں سترکنی پھر اور
پرچین بھارت کے طباقی پر مکتی ہیں۔ ہیدویہ کیلائگانی ہے سلم
فر پرستوں نے اختیار کیے ہیں کے!!

۲۷ جون ۱۹۴۵ء۔ فرانس کے ایک ”ٹنکا کلب“ کے سرگرم
لیڈر نے فرمایا۔

”جنی معاملات میں ششم اور فطری جذبات د
خواہشات میں خیاداری اور کسی خاص انسانی عنو
کو چھاکر رکھنے کی حاجت قدم انت پرست لوگوں
کی بے میزان منافقانہ کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو ہوئے
ہم درواز اور اصولی اخلاقی قدروں سے بناوٹ
کر کے مرد یا عورت جب میں فطری زندگی کی گذائی
کے لئے لٹک رہے ہوئے ہیں تو ہم لوگوں کی شرم و غیرت
کا احساس رفتہ رفتہ تھا اسٹھ جاتا ہے اور متلک
نہایت خوشگوار نکھلتے ہیں۔“

کیا فرماتے ہیں علمائے نقیبات یعنی دروں مسلم
موالیخش جب میٹھے صدر میگ کے گھر ملزم ہو اور شروع

بہت اچھا ہوتا ہے۔

بے شک اچھا ہوتا ہے۔ جب پر ما تکی دیا سے بھارت میں کافی گھوں ہو جو دن تو وہ دن بھر کے مقابلہ میں اچھا ہو گا لیکن جب بھگوان ناراض ہو گر کٹڑوں اور بیلکار کی دبانازل فرماتے ہیں اور وزیر خوارکو گھوں کی کی سے واقع نہیں آتی۔ شب ریسرچ ٹیویشن کی پروٹ پھاس طرح ملکی ہوتی ہے۔ "امریکہ کا کالا گھوں گھن لگا ہونے کے باوجود عویشی گھوں سمجھیں ہترے۔ اس میں چھا خاتمہ و میں ڈی تین اعشار نہ اٹھ۔ پکاں یصدی دنامن گھی اور ایک سو پانچ فی صدی ہزاری پانی جاتی ہے۔

ہٹریٹا کا گھوں دیجی گھوں سے بہت حمد ہے۔ اسی طور نزدیکی کے جریم اور صبر و شکر کے واسن بہت کافی ہیں مطیو بات ہے اچانی اور براہی تو تجھ کل اصلی چیزوں ہیں، میا موقع ویسا راگ۔ جس طرح بینڈ بجاتے والے جنگ کے موقع پر جنگی نہاد اور شادی بیاہ میں لمحی ترائے ملتے ہیں، اسی طرح وزیر اور سرکاری حقوقوں کا فرض بھی ہے۔ کہ جیسا محل و محیں عویشی ہی باخیں۔ وہی کو کوچ جو یہی سامنے کی نظر میں آئوں کو خشک کر جو الہ آٹھوں کی ملٹی کم کرنے والا اور احصاب کے نظام پر بدترین بارڈ اسٹنس و لالا ہے۔ وقت پہنچے پر ہائی سرکاری حقوقوں و ریلیٹوں کی زبان سے نہایت مفید اور جعلی گھی کا راد اتنا بتہ ہو جاتا ہے۔

۲۰ رجن سٹاٹس۔۔۔ فرمے۔۔۔

"چین کشوریتی کے فکر تعلیم کے ایک اعلیٰ اقفر کو مغلب کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک کسن لڑکی کو جس نے مال ہیں مل پڑا جا ب یونہرستی کامیٹرک کا مقوان دیا ہے پھر دیکھ دیکھ لے سے پاس کر دے گا اس بیانے سے وہ اپنی کاری بھاکری کا پکر اسے اپنے ساتھ لے گیا کہ اس کے پاس باستھیت کے لئے جان ہے اور اسے ایک اچھا ملک ہے جسے اگر اور اس پر جو اس طبق کی کوشش کی۔ لا کی کیجی خپکارش کر لیک افسر لیں اور پھر را مگر دہان پہنچ لے۔ لیکن افسر نہ کو اپنی کارچوڑ کر دہان سے فرار ہو گیا۔۔۔

شرط میں بڑا پریشان رہا۔ سیٹھی دن میں دس پندرہ بار دے مل پہن کی ملنکہ گالیاں دیتے اور ہر دو سو سو تیس سے یک دو جنے بھی رسید کرتے۔ ملا جس الرے روزگاری سے باختوں لپار دہوتا تو بھی کافی لازم تھے جھوڑ چکا ہوتا۔ لیکن بادل ناخواستہ جا رہا اور آخر کار اب اس کی یہ حالت ہے کہ قش ترین گالیاں اور دوچار ہوتے اس کی پیشانی پر ایک شکن بھی نہیں ذاتے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ مولا۔۔۔ بہت اچھا۔ جو توں اور گالیوں کی لیے عادت پڑی ہے کہ خیال ہی نہیں ہوتا یہ کوئی بری چیزیں ہیں۔ دھسری شال میں زبرہ قسم کی ہے۔۔۔ پہلی ہبہ جیسے اختر کی ہوتا یہ کاشکار ہوئی تو کمی دن تک اس پر احساس نہتا اور تم درج طاری رہا۔ پھر اختر کی دست در ایساں وحیت ہوئی کہنی اور اس کے بعد دست احباب بھی فیضیاب ہوتے تو۔ سس زبرہ کا احساس نہامت لگدے ہوئے لگا اور آخر کار جب وہ نفس پرستوں کی کمی گھایتوں سے گذر کر شہر کی شہری طاقت بھی تو نہامت بیخ ادا شدم و غیرت کا کوسون گند تھا۔ اسے یہ بھی احساس نہ رہا اکسوائیت کی خلیشیں سے وہ جس لگدی جو دوسریں لگائی ہے وہ مقدر تاریک اور مخصوص ہے۔

تو مون کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مغربی تہذیب کے نکار جنہیں کے استر پر چل ہیں وہ ایک گدھے اور بیل سے لیکر ایک طائف، ایک ڈاکو ایک قاتل ایک یہاں تک کی نیفیات پر عادی اور جمہوری ہزاوح کے میں مطابق ہے۔ مغرب نے اشیائیں ملکوں اور دوسرے کے دریان کمی یا بیشی اور حقافت ہی۔ لیکن جنیات کا یہ مقدس اصول اور طرزی استدلال دونوں طرف برابر کا مقبول ہے اور دوسرے میں بھی اسی طاہر و ہمہ ملکوں کے ذریعہ بنیتیں اور مدنیۃ المذکور کے باب میں ہیں اور مشرقی اور جوی کے ضرور ایمانات ملکاں ہر شخص کو جنگ جاؤ دوں کی طرح اسودی میں پش اور ارمان پورے کرنے کی بھلی اجازت دیدی گئی ہے۔

شیطان کریزو خود اور زیادہ!

۲۹ رجن سٹاٹس۔۔۔ سیلوں کے ملک زراعت کے دلیل سیچ دہوشن سے پروٹ دی سہر کا شرطیہ کے گھوں سے دیکھ دہا۔۔۔

بھارتی مسلمانوں کے ساتھ سرکاری شہین روزگار جس
والہ فریب چھپوڑی بجٹ سے پیش آ رہی ہے اس کے تینوں صرف
راہ پور یا حیدر آباد میں انہیں دینی کے کام کرنے والیں مسلمان
روہاں ہے کہ روزگار بھی شاید دیگر چاہریں کے ساتھ پاکستان کو خ
کر لیا جائے۔ خاید ” بعض مقامات پر ” قائبہ ” بن چکلہ ہے اور بعض وہ
” قشتا ”

اب یا تو چاری حکومت کو پنج سال بوجناؤں اور بیان (اللہ) معاشروں کی عظم و کثیر صرفیات سے پہنچنے دو اور آسان سے من د سلوکی انسنے کا منتظر کرو در پاکستان چلے چاؤ کہ ہاں آج کل جو توں من عالی بٹ بری ہے۔

۲- جو لائی سکھئے۔ چاکے پہنچت جواہر لال ہمیٹھم انسان
ہیں، فلسفی، مطلقی، آرٹسٹ، حکیم، سیاست دان اور نجاشی کیا کیا۔
کیا ہی خوب فرمایا آپ نے امریکی میراث شرکیں سے پیچ سکلے اولاد
قتوں کر کے واسطے مندوستان منخکے۔

فسد نمایا۔ پہنچوستان دوسروں کے مکڑوں پر پیٹا
ہنس پاہنڈا معمقول "جیر گلی اقتصادی ادا انتظار کریں یا نہیں" ہے۔
زندہ بادعائی و مانی اور لفظی شعبدہ گری اہم میسے اعن
لوہی سوچا کریں گے کہ ایک ہی سالس میں دستخاذ بالتوں کا کیا
مطلوب ہے۔ لیکن جو حقیقت مدد ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان بالتوں
میں نہ تضاد ہے نہ اختلاف۔ اس طبقی پاری یا فی کلام کا مطلب چھوٹی
چھوٹی ماں لوگوں کی نات مثلاً خاتم شوری، خاتم نبی و زادہ خبری
یا مخصوصاً نا حماقت ہے۔ یہ عوامی سطح سے اوپری باتیں اور پھر درجہ
کی آخری مثلاً خاتم ایشت، ایشت اور نات بکرا کا ہے وغیرہ وغیرہ
مل سکتے ہیں۔

ایسی ہی ایک اونچی بات کھردن ہوئے کشمیر کے سلسلے میں
بھی پشاور جی نے فرمائی تھی۔ یعنی کہ کشمیر میں استحواب رائے
کے لئے ایک محمد و دہوت کا وحدہ وزیر اعظم پاکستان سے کرنیکے
کچھ دنوں بعد تفسیر دیندیر کی گئی تھی کہ ام اپنے وحدہ پر بالکل قائم
ہیں، میکن ایفاسے وحدہ میں نئے واقعات والوں اور اخراجی سیاسی
تفاضلوں سے تخلیق نظر نہیں کیا جا سکتا۔

سنگیا چکر بعد میں افسوس کو رکا پتہ چلا یا گیا۔ لیکن
خانع بھجوڑ دیا گیا ہے۔
کیا عامل ان سیدھا لمبی چڑی بیرون سے جس گھروت
میں خدا اور اخلاق اور شرافت و ایمان کو پائیوں معاشرے بناریا
گیا اور انسان کی خواہشات نصافی پر کوئی پابندی نہ ہو۔ جہاں
عزت وظمت کا پیارہ نہ دولت و قوت ہو۔ کردار و انسانیت نہ ہو۔
جہاں صحتیں چارا در چوہ آئنے لکھ میں سر بردار یک رہی ہوں۔
جہاں سودا اور شراب اور داشتائیں ٹھیک ہوں۔ کی دلیں جہاں
ایک افسر کو محض اتنی سچی بات پر مجرم کر دیا نہ کارہ کا نفس یا کسی کسی
لڑکی کی طرف توبہ ہو گیا جڑی بھی زیادتی بڑا ہی غیر جھوڑی نسل
ہے۔ خدا کے بندوں۔ ایک مظہم شخصی شاعر نے کہا ہے کہ:-

گر آگاہ تم پر دل ہی تو ہے
اب یا تو تم انسے ہی کو سرسے سے خلاف قانون بھیڑا
یا کم سے کم یہ قانون بناؤ کر دل آنسے سے پہلے دل دینے کا رادہ
کرنے والے کو پائیخ روپے کا اسلام نکال کر حکومت کی بارگاہ میں
درخواست دینی چاہئے۔ اور حکومت جنگل پر مٹے نہ ہیسے یہ
جنگل کام نہ شروع کرنا چاہئے۔ اس مورث میں تو بیشکٹ افسر
جمجم شیرتاکر اس نے بلایا ہے مٹا صاحبہ خادی سے دل گئی کی لیکن
بوجہہ قانون کی رو سے تو خرب افسر کی مولی بھی دل گئی عجز نہیں
ٹھیک ہی جائے۔ آگے آپ جائے۔

ہم نیک و بدھنور کو سمجھائے جائیں گی!

یکم جولائی سلسلہ:- عنوان ہے۔

ٹبے روزگاری کے باعث رامپور کا اقتصادی

ڈھانچہ تباہ ہو گیا۔

عُصَرِ رَمَلِيَّةٍ كَانَ

اگر خود مر جرم جرمی کی کوئی اچھی میںک لگا کر دیکھیں تو
صلسلہ ہو گا کہ حسن رام پوری کا ہنسیں جتنے بھی پور اور نکھریں بہ
کاٹا ہائی اندر سے بخوبی کلائے اور جس دولت ہے پہنچ سرف نالکوں
اور اوس پی سرایہ دراں کا حصہ ہو اکتا تھا اس میں اب دیش کے
ذو صہبہ جنمے لاؤں کا بھی حصہ ہو گیا ہے۔

کم رجلا فی سلکھڑے۔ اُریج ساجیور کی نظام آباد میں منتظم
غذہ گردی سلطان بیتوں پر دھارے۔ چلتے سلطان پر جو لوٹ
پھر آپ کو کیا جے۔ شدھی کا خالص نہ بھی پر وکرام پورا
کرنے کے لئے جو بھی طریقہ ضروری ہوں گے اخیں تو شدھی
کے طبردار اختیار کریں یہی گے۔ ہاتھے جھوپری دش بیس کسی کی
نہ بھی سرگرمیوں پر کوئی قانونی پابندی نہیں۔ لہذا اُریج سماج
کی سرگرمیاں کیونکہ قابل اعتراض ہر سکتی ہیں علاوہ از مسلمانوں
نے حیدر آباد میں نہست بھی تو بہت اڑائے ہیں جیسی کہنی وہی
بھروسی۔ بہار کے بعد خداں قاتوں فطرت ہے۔ ایک ولائی
شاعر سچوم کر کہا تھا:-

شامتہ اعمالِ ما صورت نادر گرفت!
آب بخاری سلطانوں کو جھوم کر کہنا چاہئے۔ شامتہ
اعمالِ ما صورت گرفت۔ یعنی "صورتِ نقطہ"
گرفت।۔

ہر رجلا فی سلکھڑے۔ قالبا اور جون کو بیچ درگاہ نظام الدین
رجت اللہ علیہ کے امیر خسر و کاغرس دعوم دھام سے ہوا۔ خدا
و کھے صوم و صلوٰۃ اور عمل و کردار کے تمام اسلامی تعالیٰ نعمتوں کو بھی
اوہ مگر ابھی کے غاروں میں دھکا دید یہ نے کے باوجود ہمارہ پردہ پرست
برادرانِ اسلام عرس و قوای کی روشن کم نہیں ہونے دیتے۔ فلیت
کے لفظوں میں یہ بھی بنا پیش ہے:-

ایک چکار پر سوروفہ ہے گھری روشن
نوہنہ عم ہی ہی نکہ شادی نہ کی
چتاب کا ٹھوڑا صاحب اور اتفاقی سفیر عبد الحسین ہو زیرِ حضا
نے بُنے ہی خالص انداز میں خارج عجیدت پیش کیا۔ ان
اکابرین کے الفاظ کا حامل یہ ہے کہ:-

امیر خسر و کی شاعری اور ان کے تخلیقات چالے لئے مشتمل
ہو رہتے ہیں۔ کاٹاً اور ان کے ہم ذہب حضرات کو تو فاکسار کچ
نہیں کہتا کہ وہ تو ہر حال بحارت کے پر دھاری وغیرہ ہیں۔ اور
پر دھار وغیرہ۔ قسم کی فتوح کو اپنے کھڑکیوں
کی مدد سے لغات کھوشی وغیرہ میں سے ایسے الفاظ اور جملے

چانپ پنڈت جی آج بھی اپنے وعدہ پر تھام ہیں اگرچہ
ئے احوال دو اتفاقات کے پیش نظر وعدہ کی مدعاہدہ اور تائیخ
تقریب کو کافی دن لگدھے چکے ہیں۔

امداد گیوں کرنے کی پالسی کو دسرے شیخوں یعنی لفظوں
میں بوس بھی کہا سکتا ہے کہ ہندوستان امداد میں دارِ دین یا
چٹی وغیرہ قبول نہیں کر سکتا اسے تو پلا داد و شیرمال وغیرہ
چاہتے ہیں۔

ہر رجلا فی سلکھڑے۔ بیرونیات ملی کا مطالبه ہے۔

"علی گذھ کے معصیتکارہ سلطانوں کو نورِ آمادا و
دیا جائے۔"

اور دھولے:-

"ایک پلیس اسپیکٹر بلوایوں کی رہنمائی کر رہا تھا۔
مطابق کا جواب تو یہ ہے کہ آپ ہیں نشہ میں معاوضہ
برابر دیا جا رہا ہے۔ مسجدوں میں بُت، مسٹروں پر قتل، ملاؤں
سے ملیندگی، یہ سب آخر جا پڑھی تو ہیں۔

رہا دعویٰ۔ تو حضور مکر ور نہیں۔ لاچار سلطانوں کو بریاد
کرنے کے لئے بلوایوں کی رہنمائی کے لئے ایک نہیں تو کیا دش
بین، پلیس اسپیکٹر ہوتے ہیں تو احسان سمجھتے کہ پلیس اسپیکٹر احمدی ہی نہ
مرتبہ سرکاری ہتھی لے رحمت گوارہ فراہم کر رہا تھا اور بیرونی
پا سلطانوں میں گوشہ مانی تو صرف ایک معمول تھا اور اور وہ
وہیوں کی رہنمائی میں بھی ہو جاتی۔ ناشکرے ہیں سلطان جو قدر
کرنے کے لیے اپنی بریادی اور صیہوت کا رانڈر و ناروئی ہیں
اور نہیں بچھتے کہ اعلیٰ حکیمے داروں کی خدمت کے لئے کیا کیا
زمیں اٹھا رہے ہیں۔

پھر ہیں کہتا ہوں بلوایوں کے محلوں کو ضبط و قلم اور فوجی
ٹرکیب میں لانا تو دیسے یعنی ملک و قوم کے مقابلے لئے نہایت
مفید ہے۔ جنگ علوم نہیں کب چھڑ جاتے۔ اگر بھارت کو تحریک
کی ضرورت پڑی تو میں وقت پر تحریک بانہتے ہوں و میسا پ
چو جائیں گے۔

نہیں ہوا۔ آگلے گھنی بہری بدوفقی کو کوئی پورا قصیدہ تو کیسا
بود اشعر بھی وجہ سے دس سوکا۔ لیکن مردوں نے کہا ہو کر جادو
وہ جو سرچڑھ کے ہوئے۔ شعروہ جو گوشمالی کر کے سماحت کو
زبردستی متوجہ کرے۔ چنانچہ میرٹھ کے ایک موسیقی ریز شاعر کا
مطلع کار و سر اصرع رانفل کی گلہ بکران گئے پر جیز تراہواد میں
ازیگا۔ اگر شعر کی زبان میں اس مفہوم کو بیان کیجئے تو یون یعنی کہ
سلکتے ہیں کہ۔

اک تیر بہوے سینے پر مارا کہ ہاتے ہاتے
پچھا ہی خلش دل و مگر میں پیدا ہیں گو انگر ناز کا تیر
نیکش داخل ہو گیا ہو۔ آپ بھی اس خالم صدر کے تیر دیکھئے۔
تجھ کو ہزار سجدے تھے کو سلام خسرو

بجھے اور بھر بزار۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے نئے
تو سمجھے دن بھر میں بیج نماز اپنی کے فرض کئے ہیں وہ حساب کی
بیوی کی بہیزی میں ہزاروں کی تعداد تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اس اجنبیا
کام چونکہ آج کل کے ترقی یافتہ شاعروں کے لئے باعثِ نیک
ہے۔ اور عجیب کی نماز بھی وہ ترقی پسند و گوں کی نظریں بھی اکری
پڑھتے ہیں کہ کبیں دیکھیں اور قدامت پرستی اور ملائیت کو فنا ک
الرامات مائد پہنچائیں گے۔ ہمذہ بحوروں سے تو اللہ تعالیٰ کا الفعل
بلحاظ فن ختم سمجھئے۔ اب وہ لگئے مردم بزرگ و ادیباً تو انہیں سمجھئے
کرنے کے لئے نہ تو نمازو و حنوکے طویں عمل کی ضرورت ہے نہ اوقات
کی پابندی لازم ہے۔ لذا استدھر قومیت اور آفاقی مذہبیت کی
حسین درجیں دیوی کا دصل اس آسانی ترین راست سے یہت
جلد ہو جائیں ہے اور صل وہ چیز ہے کہ شاعروں کو اس کی خاطر
محکی بزرگ کو تو کیا اینٹ پھر شیر صبریہ یہ اور فلم ایکٹرسوں کو بھی
مسجد کر سکتے ہیں۔

خیر ایک بات تو آپ کو ان فی یہا پڑے گی۔ لمحہ کر جس طرح
ہماسے ہمہ طبقی دوست نے صرف ایک جلد سے ہمیں کی بعدگاری
کا کرم پورا کر دیا ہے۔ اسی طرح آپ بھی چھٹے ہمیں یا عجید کے عجید
اللہ تعالیٰ کو ای نیبان والا بہتان سے "ہزار سجدے" پنجاہیاں
تو روز و روز کی نماز سے چھٹیں جلتے گی۔ بلکہ ہزار کی جگہ کوڑا پسید کجو
تو زندگی بھر کا کرم پورا ہے۔ بلکہ آپ کی آں اولاد بھی پیدا شدی

منور ڈھونڈنے پڑتے ہیں جو موقع محل کے مناسب ہوں۔ خواہ
ان کے مفہوم و معنی سے ان کی آئندے والی نسلیں نکس بیڑا اور منتظر
ہوں۔ بلکہ بعض اوقات سکریٹری نظام پھر ایسی بلند پایہ باقی
بیکھا رہتے ہیں کہ جیسا ہے بھئے لوگ موقع پر اپنیں بودھیتے کے
بعد فرمائی تھیہ بلند فراستے ہیں۔ حالانکہ وہ بات روتے کی
ہوئی ہے۔ مثلاً بہت کی طرف کسی علاقوں کے ایک وزیر کو اس کے
سکریٹری میں سلافوں کے ایک جمع بیکی کی نئے ہدایہ انکا تعینت
کے سلسلہ میں یہ کہتا سکھا دیا کرے۔

"مشترخ الدین ٹرسے فیاض ہیں۔"

قدیر صاحب نے پوچھا۔ "فیاض کیا چیز؟"
سکریٹری صاحب نے بتایا۔ "فیاض نہایت یہکہ دل
اور دان دیتے دل کو بکتے ہیں مسلمان اس لقطہ کو بہت مقدس
سمجھتے ہیں۔"

وزیر حکما۔ خوش ہو گئے اور بیچ مجھ کے ملبوخوں پر تاؤ
شمیتے ہوئے فرمایا۔

"مشترخ الدین ٹرسے فیاض الرحمن ہیں۔"

درالصل آپسے رحمان کا الفاظ بہت دفعہ حافظوں اور
مقدرت سلافوں سے ساختا۔ ہمدا سوچا کہ کبیوں نہ لفظ "فیاض"
کی خوبی اور تقدیم کو رحمان "کامناز" کے چار چاند لگائی
جائیں۔ چنانچہ دل ہیں رحمان رحمان رستے ہمچوئے فخر الدین کی قی
بھی حملے گئے اور بیچارہ فخر الدین سرکاری طور پر گردھابن گیا۔

تو مطلب یہ ہے کہ حیرت تو مجھے سفر افغانستان مظلہ کی
نکل پڑا بصیرت پر ہے کہ اسلام کی مثالیت تیرہ سو سالہ تاریخ میں
انھیں صرف ایک ہی "مشعل ہدایت" نظر آئی ہے۔ اگر واقعی یہ
بایک نظری ایسا ندارا شہت تو عالی حضرت کوچاہے کو مفارک
کے چھٹلے کو چھوڑ چھاڑ امیر خسر و سکے مزاد شریعت کے سجادے بن
جاں۔ سجادے آمدنی کے لحاظ سے ہمیں غالباً اسفیروں وزیروں کے
ہم پڑھیں اور جنتِ دُوان کے گھر کی کیزیز ہے۔

65۔
66۔
67۔
68۔
69۔
70۔
71۔
72۔
73۔
74۔
75۔
76۔
77۔
78۔
79۔
80۔
81۔
82۔
83۔
84۔
85۔
86۔
87۔
88۔
89۔
90۔
91۔
92۔
93۔
94۔
95۔
96۔
97۔
98۔
99۔
100۔
101۔
102۔
103۔
104۔
105۔
106۔
107۔
108۔
109۔
110۔
111۔
112۔
113۔
114۔
115۔
116۔
117۔
118۔
119۔
120۔
121۔
122۔
123۔
124۔
125۔
126۔
127۔
128۔
129۔
130۔
131۔
132۔
133۔
134۔
135۔
136۔
137۔
138۔
139۔
140۔
141۔
142۔
143۔
144۔
145۔
146۔
147۔
148۔
149۔
150۔
151۔
152۔
153۔
154۔
155۔
156۔
157۔
158۔
159۔
160۔
161۔
162۔
163۔
164۔
165۔
166۔
167۔
168۔
169۔
170۔
171۔
172۔
173۔
174۔
175۔
176۔
177۔
178۔
179۔
180۔
181۔
182۔
183۔
184۔
185۔
186۔
187۔
188۔
189۔
190۔
191۔
192۔
193۔
194۔
195۔
196۔
197۔
198۔
199۔
200۔
201۔
202۔
203۔
204۔
205۔
206۔
207۔
208۔
209۔
210۔
211۔
212۔
213۔
214۔
215۔
216۔
217۔
218۔
219۔
220۔
221۔
222۔
223۔
224۔
225۔
226۔
227۔
228۔
229۔
230۔
231۔
232۔
233۔
234۔
235۔
236۔
237۔
238۔
239۔
240۔
241۔
242۔
243۔
244۔
245۔
246۔
247۔
248۔
249۔
250۔
251۔
252۔
253۔
254۔
255۔
256۔
257۔
258۔
259۔
260۔
261۔
262۔
263۔
264۔
265۔
266۔
267۔
268۔
269۔
270۔
271۔
272۔
273۔
274۔
275۔
276۔
277۔
278۔
279۔
280۔
281۔
282۔
283۔
284۔
285۔
286۔
287۔
288۔
289۔
290۔
291۔
292۔
293۔
294۔
295۔
296۔
297۔
298۔
299۔
300۔
301۔
302۔
303۔
304۔
305۔
306۔
307۔
308۔
309۔
310۔
311۔
312۔
313۔
314۔
315۔
316۔
317۔
318۔
319۔
320۔
321۔
322۔
323۔
324۔
325۔
326۔
327۔
328۔
329۔
330۔
331۔
332۔
333۔
334۔
335۔
336۔
337۔
338۔
339۔
340۔
341۔
342۔
343۔
344۔
345۔
346۔
347۔
348۔
349۔
350۔
351۔
352۔
353۔
354۔
355۔
356۔
357۔
358۔
359۔
360۔
361۔
362۔
363۔
364۔
365۔
366۔
367۔
368۔
369۔
370۔
371۔
372۔
373۔
374۔
375۔
376۔
377۔
378۔
379۔
380۔
381۔
382۔
383۔
384۔
385۔
386۔
387۔
388۔
389۔
390۔
391۔
392۔
393۔
394۔
395۔
396۔
397۔
398۔
399۔
400۔
401۔
402۔
403۔
404۔
405۔
406۔
407۔
408۔
409۔
410۔
411۔
412۔
413۔
414۔
415۔
416۔
417۔
418۔
419۔
420۔
421۔
422۔
423۔
424۔
425۔
426۔
427۔
428۔
429۔
430۔
431۔
432۔
433۔
434۔
435۔
436۔
437۔
438۔
439۔
440۔
441۔
442۔
443۔
444۔
445۔
446۔
447۔
448۔
449۔
450۔
451۔
452۔
453۔
454۔
455۔
456۔
457۔
458۔
459۔
460۔
461۔
462۔
463۔
464۔
465۔
466۔
467۔
468۔
469۔
470۔
471۔
472۔
473۔
474۔
475۔
476۔
477۔
478۔
479۔
480۔
481۔
482۔
483۔
484۔
485۔
486۔
487۔
488۔
489۔
490۔
491۔
492۔
493۔
494۔
495۔
496۔
497۔
498۔
499۔
500۔
501۔
502۔
503۔
504۔
505۔
506۔
507۔
508۔
509۔
510۔
511۔
512۔
513۔
514۔
515۔
516۔
517۔
518۔
519۔
520۔
521۔
522۔
523۔
524۔
525۔
526۔
527۔
528۔
529۔
530۔
531۔
532۔
533۔
534۔
535۔
536۔
537۔
538۔
539۔
540۔
541۔
542۔
543۔
544۔
545۔
546۔
547۔
548۔
549۔
550۔
551۔
552۔
553۔
554۔
555۔
556۔
557۔
558۔
559۔
550۔
551۔
552۔
553۔
554۔
555۔
556۔
557۔
558۔
559۔
560۔
561۔
562۔
563۔
564۔
565۔
566۔
567۔
568۔
569۔
570۔
571۔
572۔
573۔
574۔
575۔
576۔
577۔
578۔
579۔
580۔
581۔
582۔
583۔
584۔
585۔
586۔
587۔
588۔
589۔
590۔
591۔
592۔
593۔
594۔
595۔
596۔
597۔
598۔
599۔
600۔
601۔
602۔
603۔
604۔
605۔
606۔
607۔
608۔
609۔
610۔
611۔
612۔
613۔
614۔
615۔
616۔
617۔
618۔
619۔
620۔
621۔
622۔
623۔
624۔
625۔
626۔
627۔
628۔
629۔
630۔
631۔
632۔
633۔
634۔
635۔
636۔
637۔
638۔
639۔
640۔
641۔
642۔
643۔
644۔
645۔
646۔
647۔
648۔
649۔
650۔
651۔
652۔
653۔
654۔
655۔
656۔
657۔
658۔
659۔
660۔
661۔
662۔
663۔
664۔
665۔
666۔
667۔
668۔
669۔
670۔
671۔
672۔
673۔
674۔
675۔
676۔
677۔
678۔
679۔
680۔
681۔
682۔
683۔
684۔
685۔
686۔
687۔
688۔
689۔
690۔
691۔
692۔
693۔
694۔
695۔
696۔
697۔
698۔
699۔
700۔
701۔
702۔
703۔
704۔
705۔
706۔
707۔
708۔
709۔
710۔
711۔
712۔
713۔
714۔
715۔
716۔
717۔
718۔
719۔
720۔
721۔
722۔
723۔
724۔
725۔
726۔
727۔
728۔
729۔
730۔
731۔
732۔
733۔
734۔
735۔
736۔
737۔
738۔
739۔
740۔
741۔
742۔
743۔
744۔
745۔
746۔
747۔
748۔
749۔
750۔
751۔
752۔
753۔
754۔
755۔
756۔
757۔
758۔
759۔
750۔
751۔
752۔
753۔
754۔
755۔
756۔
757۔
758۔
759۔
760۔
761۔
762۔
763۔
764۔
765۔
766۔
767۔
768۔
769۔
770۔
771۔
772۔
773۔
774۔
775۔
776۔
777۔
778۔
779۔
770۔
771۔
772۔
773۔
774۔
775۔
776۔
777۔
778۔
779۔
780۔
781۔
782۔
783۔
784۔
785۔
786۔
787۔
788۔
789۔
780۔
781۔
782۔
783۔
784۔
785۔
786۔
787۔
788۔
789۔
790۔
791۔
792۔
793۔
794۔
795۔
796۔
797۔
798۔
799۔
800۔
801۔
802۔
803۔
804۔
805۔
806۔
807۔
808۔
809۔
800۔
801۔
802۔
803۔
804۔
805۔
806۔
807۔
808۔
809۔
810۔
811۔
812۔
813۔
814۔
815۔
816۔
817۔
818۔
819۔
810۔
811۔
812۔
813۔
814۔
815۔
816۔
817۔
818۔
819۔
820۔
821۔
822۔
823۔
824۔
825۔
826۔
827۔
828۔
829۔
820۔
821۔
822۔
823۔
824۔
825۔
826۔
827۔
828۔
829۔
830۔
831۔
832۔
833۔
834۔
835۔
836۔
837۔
838۔
839۔
830۔
831۔
832۔
833۔
834۔
835۔
836۔
837۔
838۔
839۔
840۔
841۔
842۔
843۔
844۔
845۔
846۔
847۔
848۔
849۔
840۔
841۔
842۔
843۔
844۔
845۔
846۔
847۔
848۔
849۔
850۔
851۔
852۔
853۔
854۔
855۔
856۔
857۔
858۔
859۔
850۔
851۔
852۔
853۔
854۔
855۔
856۔
857۔
858۔
859۔
860۔
861۔
862۔
863۔
864۔
865۔
866۔
867۔
868۔
869۔
860۔
861۔
862۔
863۔
864۔
865۔
866۔
867۔
868۔
869۔
870۔
871۔
872۔
873۔
874۔
875۔
876۔
877۔
878۔
879۔
870۔
871۔
872۔
873۔
874۔
875۔
876۔
877۔
878۔
879۔
880۔
881۔
882۔
883۔
884۔
885۔
886۔
887۔
888۔
889۔
880۔
881۔
882۔
883۔
884۔
885۔
886۔
887۔
888۔
889۔
890۔
891۔
892۔
893۔
894۔
895۔
896۔
897۔
898۔
899۔
890۔
891۔
892۔
893۔
894۔
895۔
896۔
897۔
898۔
899۔
900۔
901۔
902۔
903۔
904۔
905۔
906۔
907۔
908۔
909۔
900۔
901۔
902۔
903۔
904۔
905۔
906۔
907۔
908۔
909۔
910۔
911۔
912۔
913۔
914۔
915۔
916۔
917۔
918۔
919۔
910۔
911۔
912۔
913۔
914۔
915۔
916۔
917۔
918۔
919۔
920۔
921۔
922۔
923۔
924۔
925۔
926۔
927۔
928۔
929۔
920۔
921۔
922۔
923۔
924۔
925۔
926۔
927۔
928۔
929۔
930۔
931۔
932۔
933۔
934۔
935۔
936۔
937۔
938۔
939۔
930۔
931۔
932۔
933۔
934۔
935۔
936۔
937۔
938۔
939۔
940۔
941۔
942۔
943۔
944۔
945۔
946۔
947۔
948۔
949۔
940۔
941۔
942۔
943۔
944۔
945۔
946۔
947۔
948۔
949۔
950۔
951۔
952۔
953۔
954۔
955۔
956۔
957۔
958۔
959۔
950۔
951۔
952۔
953۔
954۔
955۔
956۔
957۔
958۔
959۔
960۔
961۔
962۔
963۔
964۔
965۔
966۔
967۔
968۔
969۔
960۔
961۔
962۔
963۔
964۔
965۔
966۔
967۔
968۔
969۔
970۔
971۔
972۔
973۔
974۔
975۔
976۔
977۔
978۔
979۔
970۔
971۔
972۔
973۔
974۔
975۔
976۔
977۔
978۔
979۔
980۔
981۔
982۔
983۔
984۔
985۔
986۔
987۔
988۔
989۔
980۔
981۔
982۔
983۔
984۔
985۔
986۔
987۔
988۔
989۔
990۔
991۔
992۔
993۔
994۔
995۔
996۔
997۔
998۔
999۔
990۔
991۔
992۔
993۔
994۔
995۔
996۔
997۔
998۔
999۔
1000۔
1001۔
1002۔
1003۔
1004۔
1005۔
1006۔
1007۔
1008۔
1009۔
1000۔
1001۔
1002۔
1003۔
1004۔
1005۔
1006۔
1007۔
1008۔
1009۔
1010۔
1011۔
1012۔
1013۔
1014۔
1015۔
1016۔
1017۔
1018۔
1019۔
1010۔
1011۔
1012۔
1013۔
1014۔
1015۔
1016۔
1017۔
1018۔
1019۔
1020۔
1021۔
1022۔
1023۔
1024۔
1025۔
1026۔
1027۔
1028۔
1029۔
1020۔
1021۔
1022۔
1023۔
1024۔
1025۔
1026۔
1027۔
1028۔
1029۔
1030۔
1031۔
1032۔
1033۔
1034۔
1035۔
1036۔
1037۔
1038۔
1039۔
1030۔
1031۔
1032۔
1033۔
1034۔
1035۔
1036۔
1037۔
1038۔
1039۔
1040۔
1041۔
1042۔
1043۔
1044۔
1045۔
1046۔
1047۔
1048۔
1049۔
1040۔
1041۔
1042۔
1043۔
1044۔
1045۔
1046۔
1047۔
1048۔
1049۔
1050۔
1051۔
1052۔
1053۔
1054۔
1055۔
1056۔
1057۔
1058۔
1059۔
1050۔
1051۔
1052۔
1053۔
1054۔
1055۔
1056۔
1057۔
1058۔
1059۔
1060۔
1061۔
1062۔
1063۔
1064۔
1065۔
1066۔
1067۔
1068۔
1069۔
1060۔
1061۔
1062۔
1063۔
1064۔
1065۔
1066۔
1067۔
1068۔
1069۔
1070۔
1071۔
1072۔
1073۔
1074۔
1075۔
1076۔
1077۔
1078۔
1079۔
1070۔
1071۔
1072۔
1073۔
1074۔
1075۔
1076۔
1077۔
1078۔
1079۔
1080۔
1081۔
1082۔
1083۔
1084۔
1085۔
1086۔
1087۔
1088۔
1089۔
1080۔
1081۔
1082۔
1083۔
1084۔
1085۔
1086۔
1087۔
1088۔
1089۔
1090۔
1091۔
1092۔
1093۔
1094۔
1095۔
1096۔
1097۔
1098۔
1099۔
1090۔
1091۔
1092۔
1093۔
1094۔
109

کے باہر آدم ہیں ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں عورتیں راستوں میں نہیں کی جاتیں۔ تو خاکسار ملائیں العرب مکی عرض کرے گا کہ بھائی وہاں تو خورتوں کو ستانے اوچھیرنے کی صورت ہی باتی نہیں رہی۔ جو اسی حشری عورتوں میں ابھی شرم دھماکہ اور محنت دشایت کا تھیں باقی ہے اس لئے عورتوں کے سزا غم میں وہ آسانی سے نہیں آتیں۔ بلکہ شور چھاتیں اور لہن اوقات چل پاڑی پر اتر آتی ہیں۔ اس کے برعکس یاریت ترقی کے اس مقام اعلیٰ پر پہنچ چکا ہے جہاں بد ملکی اور محنت دھماکی چیزیں نہیں۔ جہاں عورت چھیرنے پر شور نہیں چاٹی مکراتی ہے۔ جہاں شاپرینوں پر ہر دس سیس قدم پر پہنچ اور بار کے نام سے میش خانے بنائیں گے ہیں۔ تاکہ جب بھی رو چھپد عورت مرد کھجور میش درخت کے لگنا رتا چاہیں ہاتھیں باخڑا اسے بے تکلف ان میش گا ہوں میں تشریف سکے آئیں۔ اور خدا نجوائز استہ الگریہ و اقصہ کسی ایسی جگہ میش اُرہا ہو جہاں سہر ٹل زندگی در ہوتا رک کا گوش یاد رخت کی آڑ یا بعض حالات میں کچھی سکھیے کی اوث ہی کافی بھی جاتی ہے۔

پس یورپ کی برادری تو یکاری بھارت کی شریعتی
مہدوڑت ہنس کر سکتی اور حیب کرنے اور سٹریکھنے اور اسی طرح
کی دیگر ترقی پسند اور حکیم کرنے کا چنانک تعلق ہے تو اس میں
بھی بھارت بھی اس امرتی یافتہ یورپین ممالک کی گدگوں کو نہیں چھیگا۔
یہ الگ بات ہے کہ ہم بھارتی بھکتوں کو ان فنوں لاطیف کا سلسلہ
ذریم ہے اور آرٹ کی لاطیف نزاکتوں کا شعروہ ہیں رکھتے۔
یکس گذی اور نوحت کی حد تک قتل و قارتِ حرب تراشی،

چار سو بیس، بدکاری اور جوئے ہازی دغیرہ ویس امریکہ، فرانس اور برطانیہ دغیرہ مجاہارت سے کم و بیش لیکہ ہزار سو لاکھ بیس۔ تاہم مایوس نہ ہولے مجاہرتی سلطان کو ترقی یا افغانستانے اور مجاہراتی تہذیب کو اونچے معیار پر لائے کی اکٹھشیں کرنے والے رہنما ایتم انگریزی نظریات اور اصول و ادکار کو محنت سے ترشیح دیتے رہے اور مذہب و اخلاق کو سیکولارزم کی قبریں پوری طرح دفن کر دیا تو صوبیاں، بر س بعد تم بھی کرد اسکے لحاظ سے ترقی کے اسی ہام شریا پر اپنچھ جاؤ گے جس پر آج پورب ہنپا

اسے انسانوں کو خدا بنانے والے عالی مقام شاہرہ !
اور اسے دیوارِ کفر و الحاد کے بازیگروں اپنے سے بے شیخ الصلح
ادقت پیغمبر مسیح اور خدا کے انسانیت "وقیرہ" کے طلاقی مشتبیہ
کرنے کا ارادہ دروس نے امریکا کے ترقی یافتہ کارخانوں کو دے رکھا ہے۔ اور جمارتی شہزادے اگرچہ اپنے بھیاپن کا وجہ سے
طلاقی مشتبیہ تو نہ دے سکیں گے۔ لیکن مقدمہ منسکر قی المفاطعین
کوئی ایسا بھاری ہر کم خطاب مزروع دین گے۔ جسے تم تو تم تھاری
سات پشتیں بھی رکھ سکیں۔

بے جوں سکھئے : — پر جا سو ٹسٹ لیڈز سٹر روپ سنا لائیں
نے کہا : —

”شہری خنڈہ گردی سٹ بازی ہج پانی اور جیب کرتوں کا مرکز بن چکا ہے۔ لگیوں اور بیاز اروں اور سڑکوں سے شریف عورتوں کا گذرندا دمجر ہو گی ہے۔“

شکایت کی کیا بات ہے۔ آج کل کی مصوم جمہوریت یعنی
نہایت و صاحت اور خالصہور تی کے ساتھ پر لکھائی چوں کہ یہ نہادی
زندگی ہی سبک ہے۔ اس زندگی میں جو شخص جتنا عیش برداشت
خیندگی ہے۔ کسی کے لامانی اور شہری حقوق میں دخل اندازی
ظلم و تنگ نظری کے برداشت ہے۔ قطع کلام معاف۔ کسی نہ
شاعرنے ایک ہی عظیم صرمیں اس تمام فلسفہ جمہوریت کو زندگی
خونی سے بیان کیا ہے:-

دنیا کے مرتے لیلود نیا تمہاری ہے
پھر وہ آناتی انداز میں نفیساتی اصول بیان کرتا ہے۔
دنیا سے ڈر دے گے تو دنیا ڈر اب ہے گی۔ آنکھیں لکھا تیکی گئیں
پسی اڑ رائے گی۔

دنیا کے لامبے ماروں دنیا تھا رہی ہجڑ
تب بونچ کر دل میں ہورا ہے وہ تو میں مطابق فطرت ہی
اور دلی ہیں نہیں ہر شہر و دیار میں کم و بیش یہی ہورا ہے۔
کوئی کہے گا کہ امریکہ، برطانیہ وغیرہ میں جمہوریت

افروزیں ہی مساوات خاکب ہے۔ وہ انسان سے کوئی بھی دلو شخص۔ حنکر مدبولوں سال کی پورا ہی دنیا میں امریوں اس انوکھے کے درمیان کسی بھی دلو میں دشمن مکمل طور پر ایک جیسے ہیں تھے خدو خال، نزور و طاقت مجدد بات و گیفیات دل و دماغ اور صلاحیتوں کے اعتبار سے ایک مرد و مسرے مردست ایک عورت دوسری عورت سے ایک خنث دوسرے خنث سے بالکل واضح طور پر جدا ہوتے ہیں۔

تب اللہ میاں کے اس آنکھ اور ہم گیر قانون پر بیماری کرنے والے روس سے زیادہ مغلص اور سرگرم کون ہو سکتا ہو جک اس کے نظام حیات اور قانون ملکی کی بنیاد بھی خدا شکن اور مذہبی و اخلاقی سے نظرت و میزاری پر ہے۔

چنانچہ امر کیم و غیرہ میں بھی سیکڑوں گھرانے ایسے طینے گے جن میں اپنی اور غیر کی یوں اپنی اور دوسرے کی ہیں اپنی اور ہر اسے کی ماں میں امتاز کرنے کی قدامت پسند اور ذہنیت کافی مددگار باتی ہے۔ لیکن روس کی تجزیہ اسی مددگار مساوات اور زادی کی خاطر ایسی پیدا فتنہ ذہنیت کے تمام پودے جلدے اکھیر پھیلنے ہیں۔ اور عورتوں کی جاہلیانہ تشریم دھیں اور صفت وصفت کو دور کیں۔

صلائے عام ہے مردان باصفاء کے لئے

کاغزوں ملند کر دیا ہے۔ (علیٰ زندہ سمجھتے ہیں)

ہوا ہے۔ اور یہ رپ اس وقت تک تربیتے پرے ایک مقام ہے دوزخ وہاں پہنچ چکا ہو گا۔

۸ جولائی ۱۹۴۷ء: پہلیت سندھ لال جی رو س کا دورہ فراہم ہے۔ اپنے اخباری نمائندہ کو بتایا کہ رو س میں بازہ اقوام کی ترقی کی زندہ مثال ہے۔ یہ بات بخوبی واضح ہو گئی ہو کر رو س میں انسانیت مساوات اور آزادی کو بلند درجہ حاصل ہے۔ بیشک ٹھیک ہے پہنچت جی۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ جس کا مکمل اسی کا گائے۔ دیے بھی رو س کی حدود میں رکھ اس کی تعریف نہ کرنے والے کی محنت صراحتی اور لہر ہے۔ لہذا آپ کو نہ گولی کھانی ہے نہ ہر بلکہ اب کی آپ مہدوستان و اپنی تشریف نے آئیں تو آزادی و مساوات کے رو سی طبقیوں کو ہر ہاں واضح کرنے کے لئے ایک تجسس بنائیں گا اور یہ اللہ اپنے ہر سے کجھی نہ گا۔

بات توحیفت ہیں یہ ہے کہ آزادی و مساوات دنیا کے کسی بھی ہنڈب ترین ملک میں رو س میکر اپنے ہیں ہو سکتی۔ یکوں نکو اللہ میاں کے مام قوانین میں فاباً حرم مساوات سے زیادہ ہم گیر اور اُن کرنی قانون نہیں۔ اسلام سے زین ہنگ کسی بھی چیز کو دیکھ جائیے۔ مساوات کا کوئی بھی گوشکری نہیں ہے لیکن اُنم کا درخت اور گھنلے تو اُنہوں کا چھوٹا اور سمجھتے ہیں اسی سوں کا ہے توہنیں میں سیر کا۔ گھنٹہ المعاشر داشکھانا ہے تو یہی کو دودھ اور چوہے چاہیں۔ ایک ہی صفت اور جنس کے دو

آنکھوں میںی اللہ علیہ وسلم کے وصال ہبڑ کئے گیا حالات پسیدا ہو گئے ہیں جنور کی عاشق جھاٹپٹے نے کس بیشال صبر و ضبط فہم و قدر بارہ جو شر عمل کا ثبوت دیا؟ خلافت راشدہ کے قیام کی یا صورت ہوئی؟ ان تمام احوال کو انتہائی تاریخی محنت کیا تھے شعر کی وجہ افریں زبان میں ملاحظہ فریائیے۔ بقول حضرت مأہر القادری، حور جمیل پر بکر جریا

آرٹیسٹ پر پول کش بہاعت و کتابت کے ساتھ
قیمت مجلد مع دو روپیں ڈسٹ کو۔ ۱۶۵ پاپنچی

شہزادہ
شہزادہ
شہزادہ

عامر عثمانی

بیکھل بیڑا فی کراپی پاٹا

خوارشیہ د سس خر

انجھے اُبھے ہے بیانات کی تفسیر د پوچھ
و سب تحریب پرس پر د تفسیر د پوچھ
و چھے ناکامی د خسر د جی تجزیہ د پوچھ
تمتیز روز د شب خطا کشیر د پوچھ
بے خبراب سبب شومنی تقدیر د پوچھ
یکوں ہے بیداری احساس می تاخیر د پوچھ
زنگ خود د ہے یکوں اسلاف کی شیر د پوچھ
کس طرح ہوتی ہے اسراد کی تہیر د پوچھ
اختیارات کے پر دیں ہم ہے زنجیر د پوچھ

اپنے آفاتوں کی بے ربطی تفسیر د پوچھ
وقت کے عصر و صادق کی سیاست کو کہہ
دہنسا! رہن د قرآن کی صورت ہیں ہم
کن کی جان لکھ د عادی تی سچے دن رات نہیں
رہنسا! دیں نے دیا ہے بھٹے ہر گام فرب
غائب شایقی ہے اتسد کرم کی ان سے
سردیکوں پر گیا ہر حوصلہ ذوقی جہاد
کس طرح اُمّتی ہے مکار کے چہرے سر افتاب
جن کے رستے ہیں سوا ان کو سماشکل ہے“

ہم نے اتحاد میں اناڑی کے جدیدی بنائے

ہم سے کیوں ہو گئی دالستہ تفسیر د پوچھ

ذوق افسر اتھی الگ صحیح تو پر کیفت فہیستا
سامنے آتھی کس دور کی تصویر د پوچھ
تفسیر زریں کی ادا سی کا سبب اپ بھر
میرے ایک نالا خاموش کی تاثیر د پوچھ
اٹشیں فقر میر ملت بجور بھی دیکھ
خاک کس طرح سے ہو جاتی ہے اکیز د پوچھ
تیصدیں رہے بھی بلخ سے غافل نہ رہے

ایسے دیوارہ ہشیار کی تو قیرن د پوچھ

سکراتھے پس پر د شب صحیح جیسیں
میرے اس تو اپ پر اگسندہ کی تہیر د پوچھ
للشرا الحمد کو خوشبو سحر میں امشد
مگر میکل د لیگر اثر مسدا مشد

چہاں میں روکیا ہے کیا تا اس آ ساں اپنا
جیون ہندی ایسی د شب آ ستان اپنا
میں بیگاٹی کا دوڑ ہے یہ دور بھی اپسدم
دکوئی راز داں اپنا نہ کوئی ہم زیاد اپنا
کوئی تض اہر بیاں ہم پر، چہاں تھاہر بیاں ہم پر
کمی سے پھر لیں آنکھیں ہوادشیں چہاں اپنا
کوئا بد قیمت ہر کوہم سے اس د نیاں کیسا ہوگا
سرنیزیں بھٹک کر رہے گیا ہے کارروان اپنا
کہاں کے لا لا د مل چند کلیساں بھی نہیں باتی
خراں نے کر دیا تاریخ سانگستان اپنا
بتائیں لیکسی کو ایسے طوفان ہوادٹ میں
سفر کر رہی ہے کشتنی ہر روان اپنا
چون کے ذرہ ذرہ پر سہارا اعلیٰ ڈکٹ حاگظ
نہیں پر د اہمیں د غم اگر ہے باغبیاں بنا

غزل

محمد اسحاق حافظ
سہارا پروردی

ابوالظفر ختاب پیدا حسن ممتاز استاد دارالعلوم
دیوبند نے صورت درجیت و متنگ استعمال کرنے کی وجہ
ایک دن خود جی فرطایا:-
”هم سمجھتے تھے درجیت اشتہاری چیزیں مجھے بیک
حقیقت یہ ہے کہ یہ توہین گھبیٹ کا بنت ہوا۔
عورض کیا گیا کہ چند لفظ اپنی بے لاک اور حقیقی
راستے کے تحریر فرمادیں۔ موصوف نے پڑھی خوشی
مشترک تکمیل کی۔

ہے زمیں کی خوبی پر مکملی ہے۔
”وَأَقْعِدَ مُرْسَلَةً وَرَبِّتَ الْيَتَامَىٰ كیا تی اجڑا سے سک
ہے جن کا نفع نورِ انقلابِ اسلام تھا۔ حضرتی کی خوبیں
ہے صرف اسی سرکار کو استعمال کیا۔ بیت نفع عسوس
ہوا۔ احبابِ کراس کے استعمال کا شورہ
دیتا ہوں۔“ **بِوَالظَّفَرِ مَنْ يَنْهَا فَلَا**

مزید تفصیلات مائل کے آخری صفحہ
پر ملاحظہ فرمائیے۔

ایک تولہ
کی شیشی
با خوبی

چھ ماشہ
کی شیشی
تین روپے

محلہ داک ہر
نیشنل شپیش میکھانے
محلہ داک معاف

محمد بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: محمد حسین کادوی۔ چشمید پور

مجھی پارھوئیں مددی کے مسلمانوں کی اس سے تزاہہ صحیح اور واضح تصویر ہیں لکھنے ملتا تھا۔ ملاحظہ ہو رہا صراحتاً اسلامی جلد (صفحہ ۲۶ حاشیہ)۔

تجدد کی حالت بارہ صورتیں مددی بھری کے آغاز ہیں اسلامی دنیا اور مقامات مقدوس کا جو حال تھا اسکا پہلا کام اندزادہ اور یہ کے بیان سے ہوا ہو گا۔ اس طرح امورِ وقت کے حالات کا نقشہ مختلف تاریخ کی کتابیوں میں آپ کو ملیا۔ قبولِ علمی کی وجہ سے میں نے ایک بھی بیان پڑا کتفا کیا۔ اب جرورة العرب کے قلب (تجدد) کی حالت اور بھی خراب بھی کم سے کم جو کہا سکتا ہے وہ یہ کہ ایں تجدید اخلاقی اکٹھاتا ہیں مذکورے گزروں کے تھے اور ان کی موسائی میں بھلائی، برائی کا کوئی یعنی رہنہیں قائم رہا تھا۔ مشرک کا ذمہ قیدیتے مددیوں کے تسلیں سے اس طرح دلوں میں گھر کر پکے تھے کہ ایک بڑا طبقہ انہی خرافات کو دین۔ مجھ کا عنوان جاننا تھا۔ اور غلطیاً صحیح رہا اپنے آبا و اجداد کی برداشت سے بہت سے تیار ہیں تھے۔

جیلے (دادی خیڑے) میں زید بن الخطاب کی قبر کی پرستش ہوئی تھی۔ درعیہ میں بھی بعض صحابہ کے نام سے شوہر قبریں اور شیخوں کی جاپاں نہ قیدیت کے مرکب نہ ہوئے تھے۔ دادی تجوہ میں ضرائرِ بن ازور کی قبر بدعتوں کی آماجگاہ بن ریجی تھی۔ اور سب سے بڑا کریکہ بلیدۃ الغذا میں ایک پرستے درخت کے ساتھ جوان ہرداور ہوتیں جو سلوک کرتی تھیں۔ ان کے بیان سے زبان و قلم قاصر ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یا تو سہوتیں اولاد کی تمنا میں اس درخت سے پہنچا رہے ہوتیں۔ نیز درعیہ کے پاس ایک غار تھا۔ جہاں

یوں قواسمی دیتا کافگری زوال آفیوں صدی بھری کے اختتام پر اپنی آخری حد کو پہنچ چکا تھا۔ اجتنبہ و نظر کو دروازے عرصہ ہوا بہت ہو چکے تھے۔ متأخرین کے متواتر و خاشی اور منیاں علامہ کے زیر درس سے عملی حالت اس سے بھی زیادہ گزی ہوئی تھی۔ لیکن بارہ صورتیں مددی بھری کے آغاز میں یہ اخطا طاس مدد کو پہنچ چکا تھا کہ غیر مسلم بھی عبد صحابہ کے حال استھنائیں دوڑ کے مسلمانوں کا مواعظ نہ کرتے تو انہیں تعجب و افسوس ہوتا۔ امریکی الہ کلم۔ اسٹارڈم کے بیان کے طبقاً د

(ص ۱۴۵) ذہب بھی دیگر امور کی طرح پنج بیس تھا صرف کے طفولانہ ترمیمات کی کثرت نے خالص اسلامی توحید کو دلکش بنا دیا۔ مسجیبی دیوان سنسان پڑی تھیں۔ جاہل عوام ان سے بھاگتے تھے اور توعید گذشتے اور بالایں پھنس کر گذشتے فقیروں اور دیوبانے دریش پر اعتماد رکھتے۔ اور بزرگوں کے عزاءوں پر زیارت کو جانے۔ جن کی پرستش پارگاہ ایزوی کے تشیع اور ولی کے طور پر کی جاتی تھی۔ کیونکہ ان جاہلبوں کا خالل تھا کہ خدا کی برتری کے باعث وہ دس کی اطاعت بنا وسط نہیں کر سکتے۔ قرآن کی تسلیم نہ صرف یہ پشت ڈال دی گئی تھی۔ بلکہ اس کی خلاف ورزی بھی کی جاتی تھی۔ یہ ایک کرم مقامات مقدوسہ (مکہ مکہہ وغیرہ) بد اعمالیوں کا مرکز ہے۔ اور جیسے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کیں داشت کی اختیارات کی وجہ سے ظہر ہو گیا تھا۔ فی الجملہ ایک غیر مسلم بصر کے اس تیار کردہ خالکے میں مسلمانوں کے ہج خدا و ظال نظر آئے ہیں۔ وہ آج بھی بڑی حد تک صحیح ہیں نہیں؟ امیر شریف ارسلانی کی رائے میں پڑھ سے سے بڑا دین النظر عالم

مطابع کیں۔ ان کے والد عبد الوہاب ہونہار لڑکے کی ذہانت اور ہستھپاہ سے تجھب ہوئے۔ ان کا بیان ہے کہ محمد کی تدریس کے دوران میں وہ خود بھی اپنے ہونہار بچے کی ذہانت اور وسعت معلومات سے مستفید ہوئے۔ شیخ عبد الوہاب اپنے بچے کا علم سے اس تدریستا شتھے کہ تو علیریکے باوجود اپنی امامتیلیے آگے پڑھاتے۔ کم سنی بھی میں شادی ہوئی اور فریضہ حج سے مشرف ہوئے مذین شورہ ہیں دو ماہ قیام کے بعد عینہ والپس ہوئے اور اپنے والدہ احادیث سے تخلیق علم میں صروف ہو گئے۔ یادداشتیں اور حلی کتابیں نقل کرنے میں اتنی گویت ہوئی کہ ایک ایک شست میں بیس بیس صفحے لکھ جلتے۔ سلسلہ خط ہو رہا۔ غلام صفت۔

علم کی راہ میں [محمد بن عبد الوہاب] قدرت کی طرف سفر
از درگرد بخششہروں اور سیپیوں کی حالت دریکہ کریمہ غافر ہوئے۔ عام لوگوں کا تذکر کیا تو وہ اپنی علم کی حالت ناقفرتی ہی۔ محمد اپنے والد عبد الوہاب سے جو تجھے علماء میں ممتاز تھے، جو کو حاصل کر سکتے تھے اس میں کوئی سراٹھا در رکھی۔ لیکن ہونیرا اول مقصیع اور مجدد کی بیساں دوچیلو پا انی نے سے کس طرح جو سکتی تھی؟ حج سے مشرف ہو چکے تھے۔ حجاز کی مرکزیت دل میں مفتر کر چکی۔ طلب علم کا خیال آتے ہی بجا زکار ارادہ ہوا۔ پھر جو شنوں ان کی عمر کوئی میں برس لی ہو گئی کہ بیلاسے علم کے شوق میں اُس نے دشت لورڈی کی مخفی اور جاڑ کا اثر کیا۔ یقیناً میں اس کا وعہ ہے۔ دوبارہ رج بیت اللہ اور مسجد نبوی کی زیارت سے مشرف ہو کر علماء کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تفصیل میں منہک ہو گئے۔ خاص طور پر تجھے کے مقام مجده کے لیکے ہو گوں عبد اللہ ابن ابراہیم بن سیف (جو جو اور رسول ہیں جا کر برس گئے تھے) کی محبت سے تغییر ہوئے۔ شیخ عبد اللہ ابن ابراہیم کے قوسطے شیخ حمود حاتم مدد حی دفن ۶۷۰ھ سے تعارف حاصل ہوا جو اُس وقت مدینہ المکران میں مدرب و مذنت کے اسم ممتاز تھے۔ ابن عبد الوہاب اُن کے تخصص شاگردوں کے حلقوں میں داخل ہو گئے اور علم کا خدمت میں حاضر ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب معاورت نو برلن لٹھیں، حضرت شاہ ولی اللہ علیہ

صلوٰۃ اللہ علیہ سلیمان ہوتی تھیں۔ یوں تو مجدد کی بدعات کا ذکر تمام تاریکوں میں آتا ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (الف) درستہ الافکار والاخافہ اہل تراویح عالم الامام و تعداد غزوات ذہبی اہل سلام تاییف شیخ حسین بن عثام (ت ۲۲۵ھ) (وفات ۲۲۹ھ) (وفات ۲۳۰ھ) عوزان بلطف مدارج صحیحہ تاییف عثمان بن شیراز الحمدی (وفات ۲۳۰ھ) یہ دو کتابیں تابعی تجذبہ پر امام اور جل کا حکم رکھتی ہیں۔ اہذا یہ سب کچھ دین اور مذہب کے نام پر ہوتا ہوا اور جو دو چار شخصاں فرقہ و مذہب سے پہنچ رہے تو تھے۔ وہ اپنے میں امر بالمعروف اور بھی عن المنکر کی بہت بہیں پاٹتے تھے۔ سیاسی حالت اور خراب تھی۔ خانہ جنگی اور بد حالی میں تھی بشمائلی تجذبہ (جل شر) قبیلے اور حاشیہ بخ خالد کا زور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عینہ کی امارت حاکم کے نہو خالد کا اقتدار باتفاقی تھی۔ در عینہ میں تبیہ غیرہ کے قدم حم رہے تھے۔ در عینہ استقریب مخصوص میں دو اس کی الگ امارت قائم ہو گئی تھی۔ الفرض تجذبہ کا جھوٹا سا عالمہ چھوٹی چھوٹی روایات میں بنا ہوا تھا۔

خاندان [عبد الدوّلہ] جنے آنکھیں کھولیں۔ عینہ کے ایکٹھی گھر میں پیدا ہوئے (۶۷۰ھ) ان کے والد عبد الجبار سلیمان بن علی بن شرف (وفات ۶۸۷ھ) اپنے زبان کے مشہور مالم اور علاشے فجر سکر حج و مادی تھے۔ مناسک میں ان کی کتابی مشہور ہے اور الحسینیہ اولاد کے بیان میں مطابق مناسک کے باب میں عام طور پر حساناً بد اسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ (ص ۱۱۱) ان کے چچا ابراہیم بن سلیمان بھی ممتاز عالم تھے۔ ابراہیم کے بیٹے عبد الرحمن و فیض الدین عجمی فیضۃ الریب تھے۔ شیخ کے والد عبد الجبار عبد الوہاب ابن سلیمان زلف ۶۷۰ھ بھی فخریں، غل بیکتے تھے اور عرصہ تک عینہ اور ہریال میں ہدیہ قضاہ پر ملکور ہے۔ سلیمان بن عبد الوہاب (وفات ۶۸۷ھ) اور ان کے فرزند عبد العزیز (وفات ۶۸۷ھ) بھی ممتاز علمی چیخت کے مالک تھے۔

نشروں کا [محمد بن عبد الوہاب] آغا طفویت ہی سے قہانت اور قوت حافظہ میں ممتاز تھے۔ اس برس کی تھری سے پہلے قرآن مجید کے حفظتے فائغ ہو گئے۔ اپنے والد سے فہرست کی کتابیں پڑھیں اور کچھ بھی ایس حدیث و قصیر کی کتابیں کثرت سے

حریم اور اپنی کے بعد انہوں نے بدعات کی استیصال اور توحید و خلائق کے قام کرنے کا مضمون ادا کر لیا۔ دعوت کی بنیاد توحید کی پاکیزگی پر رکھی اور جنابات کی قسم کی ہو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مقصود کرنے پر بذور دیا۔ کفر لذۃ الالمؤمنوں کا بدل بالا کرنا ان کا شعار تھا۔ صدیوں کے بھروسے ہوتے خلائق کی صلاح کا بیڑا اٹھانا کوئی بچوں کا حکم نہیں۔ وہ بدوں سے چوری، یہ بہتری، مسکاری، وٹ مار کی کاری عادتیں چھوٹا کرناں میں راست بازی اور خبہدی کے جذبات پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جاہلوں کے فلسطینی عقیدوں کی صلاح "سیفون" بالہ بہتر کر چکر مسحوق چشمی کی درگاہ میں لاکھوں اکران کا معمود تھا۔ اس تھوہ کو مسال کرنسی کے طور پر تبلیغ کرنے کے بعد مسحوق اکران کا معمود

اور شیخ الاسلام ابن عبد الوہاب نے دلوں کا منبع ایکسڈ مسجد بھوی، بتایا ہے۔ حرمہ نورہ سے شیخ ناصرہ کا تقدیر کیا اور وہاں شیخ محمد مجومی سے حدیث و لغت کا درس لیا۔ اور ان کی خدمت میں برابر صاحر ہے۔

دعوت و تسلیط این عبد الوہاب بھپن ہی سے امر بالمعروف اور دعوت و تسلیط ہی عن المکر کی طرف مائل تھے ابھی وہ جنہیں میں فتوح و حدیث کی اجنبی اور علم ممال کر رہے تھے کہ بدعات انکی آنکھوں پر بھٹکنے لگے۔ اور جیسا کہ محلہ صول دین کے خلاف پاتے فوراً نبھاں المکر کے فرض سے سکدوش و شہروں کی گھوشنگرستے مدینہ نورہ میں مخدیات مند ہی اور ملیں بن ابرائیں بنائیں تھیں تھوہ کے استفادہ کے بعد حدیث پر نظر جو تھی اور پھر چاروں طرف نکلاہ اٹھا کر دیکھا تو

انہیں دیتا گمراہی کی سیاہ چادر سے لپٹا ہوئی نظر آئی۔ شیخ نے سب سے پہلے اسی زمانہ میں استفادہ کر دیکھا۔ درجہ بندگوں سے مدد کی درخواستوں کے خلاف آواز بلند اس گرامی تھیں۔ اُرجنوں پلدوں پر لگتے تھے۔ اس سے صلح ہوتا ہے کہ وہ بندگی۔ دروں کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریت پر اپنی جلدی تیار کر ادی جائیں گی۔ منیجہ کی طرح کی قبر اپنے کے پاس جاپوں کی حکیمت دیکھ مکتبہ بھلی دیوبند

ایمان خالص اور بھی عزیزت کی ضرورت تھی۔ اس رحلہ ایش

قرآن کے بعد سب سے محترم تاب "بخاری شریف" کا مکمل اور ترجمہ آجیکہ ہمیشہ شائع نہ ہوا تھا۔ شہزادہ نزار فوج مخدوں کے مطیع موحی الطاعات نے اپنے تشریف صرف اکے اسے تین حصوں میں سفید کاغذ اور عمدہ کتابت دے دیا۔ اس کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ ہر یہ مکمل جو جیلیں روپے۔ شاپنگ خندہ پیشانی کے ساتھ ملکیوں کا استقبال کیا۔ ملکیوں کا استقبال کیا۔ الگ مجلد کرانی ہوں تو اُرجنوں پلدوں پر لگتے تھے۔ اس سے صلح ہوتا ہے کہ وہ

توحیدی دعوت دی۔ غیر اللہ کے آگے

سرم کرنے، قبروں والیوں سے مدد مانگنے، ایکو کا وہاں کو سمجھو دتائی بنانے سے روکنے کی کوشش کی۔ قبروں کی زیارت میں متون طریقے کے طلاق جو بدعتیں رائج ہو گئی تھیں ان کو شانے کو علی قدم اٹھایاں بس پھر کر دیا۔ مخالفت کا سیالب امند آیا۔ اعزہ و اقراب اپنے آزار ہو گئے۔ چرچوں قدم آگے بڑھا تھا وہ بھی نہ ہٹتا۔ ایذا اسی مدد سے بڑھ کی مگر صبر و عزیزت کا کو وہ تار پتی جگہ سے نہ سکد تماں رکاوتوں کے باوجود انہوں نے اپنی دعوت و تبلیغ کا سلسہ باری رکھا۔ اور عارض کے تماں قصبات حربیں، عجینہ درجہ، ریاض و غیرہ میں ان کی شہرت پھیل گئی۔ اور

پاس بھٹکتے تھے اور سامنے بدعات کا بازار گرم تھا۔ استفہ ان کے استاذ مخدیات مند ہی آگئے۔ شیخ نے پوچھا ان لوگوں کے متعلق آپ کیہ کہتے ہیں؟ اُس تاریخے جواب دیا۔ (اتھ ہنی لادہ مسٹہ ماہم فیہ و بیاطل ملکا فیھمیں) دلماحت ہر خوان الحمد مخفی، بہر و کی زندگی میں یہ جذہ ہے اور تیر ہو گیا۔ ہنی عن المکر بلا خوف کرتے۔ جس کی پاداش میں اپنی طرح طرح کی تکلیفیں بھیزا پڑیں اور آخر صورہ چھوٹا ناٹڑا۔ ہنی ہمیں بلکہ سے متعلق اور ہمدردی کے لئے میں شیخ محمد مجومی کو بھی بھری طرح ستایا گی۔ یہ سب دعوت کی ابتدائی منزیں اور تہذیب کا مام تھے۔

تعلیمات کی اشاعت ہے۔

جب سماں جو درج تھے ان کی طرف چکن لگے تو عثمان
لے بے شکار اذیات لگا کر جا کر ان کو ذمہ دیں۔ حدیث ہے کہ
عینہ میر عثمان کے پیاس آپ تھیم تھے۔ ان کو عینہ عثمان کو شک
غلان آسایا گیا رہ سودیاں سلاسلہ دینے کا وعده کیا گے کی طرف
تھیں اور وہ صریح طرف تھیں نے عثمان کے اہم کوئی کام دیا
لیکن عالم میں شکنے کی دینے کی کوشش کی۔ ابن بشر کی راست
شکن کے پیغافات سنن کے لائق ہیں۔ میں جس حیث کیلئے کھڑا ہوا
ہوں اور اس کی دعوت دی ہے وہ کلمہ "اللہ اکبر" اور کامِ سلام
اور اہم المعرف وہی ہے من لٹک کی دعوت ہے۔ اگر تم مکونبوط
پکڑو اور اس کی مدد کرو تو اللہ تعالیٰ ابھیں تھیارست دشمنوں پر
 غالب کہے گا سماں کی وجہ سے تھیں پر عثمان ہوئے اور طلبہ کی
کی مزورت ہنسی۔ (عنوان الحجۃ صحفت) آخریں میں ان کے اس
خطبہ کو پیش کرتا ہوں جو بدعت کے خلاف تھا زیرین خطاب
(جو یوم یا مریض شہور ہے تھے) کے نام سے مقام جیلے جیسا یہ
قریحی اور اس پر قدر اس کا بھی خاتم کیا جاؤ اس وقت کے حافظ
سے کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ابن بشر اس تجھکے اہم کام کا داع
اس طبع پیلان کرتا ہے۔

شکن سے عثمان سے کہا اُداب اس قدر کو تھیم کرنے جی
بیان پاٹلر پر کمی ہی ہے اور جریکی وجہ سے لوگ دادا ہدایت سے
بھٹک گئے ہیں۔ عثمان نے کہا آپ ہی اسے نہیم کر دیں۔ شکن سے
فریا کریں اس جیل سے خلدو ہے۔ کہیں وہ پاکے درپیٹ آزار
نہ پھوپھائیں۔ آپ کی موجودگی کے بغیر نہ ہدم نہیں کر سکتا۔ اس پر
عثمان چھ سوادیوں کے ساتھ چلا۔ قریب پہنچنے والی جیل سے
بزوری کرنے کا رادا کیا۔ لیکن جب دشمنوں نے عثمان کی طرف سے
پوری تیاری دیکھی تو ہٹلے گے۔ اس پر عثمان نے شکن سے کہا کہم پر
کوچھ نہیں سکتے۔ اس پر شکن نے تھوڑا رفاس (یا اور پڑھاتے
سے قریب الگ رکڑیں کے رابر کر کھا دیا) اور کام ساپ داپس ہوئے۔
اس رات کو اطراف و فواح کے جملے۔ جیچنی کے ساتھ اشتخار
کر دیے تھے کوئی اس نامہ اقدم سے شکن پر کیا صیحت
نہیں ہے۔ لیکن جسے اندر کھکھے اُسے کون چکھے۔ جب معراج ہوئی تو لوگ

بہت ماہ سو ہوئے اور اپنی حق کی بحث بند ہی۔ نیز کمر و دوں کے
یہاں پر تھا لگی آئی۔ (لاحظہ ہو روضۃ الفکار ص ۱۷)

شیخ کا فقہی مسئلہ

الفصیل پر کہا جا سکتا ہے کہ شیخ
دین کو اس کی اعلیٰ شکل میں دیکھنا
پاہتے تھے مثلاً مکاروں احوال پر چیزیں مسئلہ کی پرسوی اس کا مقصود
منشار تھا۔ فقر میں وہ امام احمد بن مسلم رضی اللہ عنہ کے مسئلہ پر
عمل کرتے تھے۔ لیکن خدا بر کے مسئلہ کے خلاف کوئی حدیث نہیں
جا سکتے ہیں ایکیں کوئی طاقت اس حدیث پر عمل کرنے سے نہیں لوک
سکتی تھی۔ فرماتے ہیں۔ ہمارا نمہب فروع اور حکام میں امام اہل
سنّت، امام احمد بن مسلم کا ذریب ہے اور ہم اجتہاد کا دعویٰ
نہیں کرتے۔ اور جب رسول اللہ کی کوئی صحیح سنت ہم پر اشکارا
ہو جاتی ہے تو ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور اس پر کی کار خواہ وہ
کوئی بھی ہو۔ توں مقدمہ نہیں کرتے۔ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم
کے اقوال سے بہادر قاتا استدلال کرتے ہیں۔ لیکن ان کی تقدیم کا
پہنچا بھی شیخ نے گروں میں نہیں ڈالا۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم
وقت تک ان کے پیش رو ہیں جیسے تک ان کے علمکار مطابق وہ
کتاب و مصنف سے خوف نہیں ہوتے۔ بلکہ کوئی بھی امام یا عالمانی
نگاہ میں صرف اس سے محبوس ہے کہ وہ کتاب و مصنف پر صحیح شیخ
عمل پر اپنے لئے کوئی کوشش کرتا ہے۔

"اماں ابن قیم اور ان کے استاد و دلوں اہل مفت کو اکثر

حقیقی سے ہیں اور ان کی کتابیں ہیں بہت جھوب ہیں۔ مگر یہ کہ
ہر شیل میں ہم ان کے مقلد نہیں۔ لاحظہ ہو (ابہرۃ السنۃ ص ۲۹)

اغفاری کے باب میں وہ مسئلہ کے مسئلہ پر مسئلہ ہے۔

عقلاء افزان کریم احمد صحیح مدحیوں میں اللہ تعالیٰ کی پیغمبر
آئی ہیں ایکیں جو ہر قسم کی کیفیت کی نقی کے ساتھ ان کے

غافر بر سر ایمان لانا یا یہی مسئلہ کے مسئلہ ہے۔

شیخ کی خصوصیات اس تاریخ اسلام میں بارہ ایسا ہوا

میں کوئی محسوسی تھیں۔ ہمہ دعویٰت یا
میں کوئی محسوسی تھیں۔ جس کا لازمی تجوید ہوا کہ
وہ خفیدہ ہوئے کہ بے دریں اور اس کی وحدت کے لئے انتہائی ضر
ثابت ہوئیں۔ ہمیشہ اسلام کی دعوت کی انتہائی کامیابی جیسا

روح افرزا

دنیا کا بہترین تسلیم دہشت



روح افرزا ہم گراما بہترن حصہ ہے جنت گلیں
جب طبیعت ریشان ہوں اور عین سوکھ رہا ہوئے روح افرزا
کا کس گلاس آپ کی شکل کو دوڑ کر کامیابی
میں پہنچ لی۔ ترقانگل اسلام کرنک خلاں پیوں کرنا
جنتیں توں دروپی پھرتے
روٹ کتاب پر مشروپ ہوئیں مفت ٹھہر فراہمیں



ہمدرد (دواخانہ (وقت) دلی

گرتے ہیں کہ ان کی تعلیمات احمد ان سے کیرو، اور ان سے بالکل
الگ تھلک اور خطا اٹھا بھاں بال پچھے رہے۔ بعض ایں قلم ہیسے
«احمد نبی دخلان دوت لال اللہ کی اللہ دا استیہ (صلک) لا حظہ ہیں
نے افرزا ہر داریاں کیں مگر ان کے ماننے والے اور عاشقین اپنے قیقدار
ہیں اتنے صاف اور وادعے تھے کہ ان کی ایک نیچلی۔ اور بھی کے
مود پر گوششوں کے باوجود ان کی تعلیمات اور رسالوں سے
کوئی الزام نہ ترست جا سکا۔ ان کی کتابیں کمی ہوئی ہیں اور دو
اندوڑ چار گے انداز ہیں اپنے لکھنے والے کی جرأت اور صفات
کی ثابت دیتی ہیں۔ بیرونی کتاب التوحید پر صد جاڈ کوئی پیغمبری
تصوف، توبہ، دودرا کارپاتیں، منطبقہ، استدلال، یونانی
کی بحثی وغیرہ کا شامبھو محتوى ہے۔

مشت محجبن جلد الہبیت ایک شیخ ٹھہم عالم تھے۔ ان کی
نگاہیں بڑی درود رسمیں۔ انھوں نے اپنی زندگی میں بیوتوں
کے شہزاد دیکھے۔ دینی ثرات بھی اور دینی پیش پھول بھی
ان کی زندگی میں بخدا کا پورا صلاوة مفترح ہو چکا تھا۔ امیر خشد
کے پیل خاندان قدوں پر بیان پنجا در کرنے کو تیار رہتے تھے۔
سارا جاہ و حشم شیخ کی جو گیوں کا صدقہ تھا۔ وہ چاہتے تو سلطنت
میں اپنی اولاد کا حصہ رکھتے۔ خود زام حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے
لیکن انھوں نے اپنے کو ان ذمہ داریوں سے بکری الگ رکھا۔
امیر غیر بی سود اور ان کے جانشین، امیر عزیز ایں کے شہروں
کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ سارا امالِ نعمت ان کے قدوں پر
لارڈ اس دیا جاتا۔ لیکن اس اللہ کے بندے نے اپنے کام سے
کام رکھا جب تک ضرورت رہی دخل دیتے رہے۔ جنہیں انھوں نے
موسوس کیا کہ اب دعوت کی بیانیں استوار ہو گئی ہیں اپنے کو ملکی
انتظامات اور اسلام فیضت سکا قلم اونس سے بکری الگ کریا شیخ
کی بنی نصی کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کی اولاد بھی دنیا وی جاہ و حشم
سے الگ دین کی خدمت میں صرفت رہی اور آج تک بھی ان
کی اولاد تخت و تاج کے لئے اُن سودے دست گریاں نہیں
ہوئی۔

خطوٹ کتابتے نو اپنانام و تپہ خوش خطاط ہر پسر مایں۔

تہصیر و تصریح

از مولانا ابو محمد امام الدین رام نگری

ہم سے کسی بار عوام کیا کہ جماعت اسلامی اور جمیعۃ العلماء کے اختلافات پر تبلیغی صفات اور اپنا وقت صاف نہیں کریں گے۔ لیکن وتناً فوت ایسی چیزیں سامنے آئی ہی رہیں اور آئی ہی رہیں ہیں کہ اس عوام کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تبلیغی کی ملامتی اور تجارتی مفہوم اسی میں ہے کہ جماعت اسلامی میں "سبوچن فی الہند و الپاکستان" جماعت کی طرف داری میں ایک لفظ ترکیب بلکہ موقع ہمالفت کرتا ہے۔ لیکن ضمیری کی ادا اور ذرخی کی پکار کو ہم پورا کریں کہ اس کے آئندے چار ہی ساری محنتیں شانستھیار ڈال دیتی ہیں۔

صورت حال اگر صرف یہ ہو کہ جماعت اسلامی یا مولانا مودودی کے بعض جزوی معتقدات اور نظریات سے کسی کو اختلاف ہو اور ان پر وہ جرس و تغیر کر کے یا گایاں فے تو ہمیں وہی خاص دلپی نہ ہو گی کہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی و دونوں موصوم نہیں۔ دونوں میں مطہیاں۔ جنماں مطہیاں ہو گئی ہیں۔ نیز تسلیخ دین اور اعلان کہ جزا الحق کے اعلانے ان دونوں کے دائرے میں خود نہیں۔ ہم ان سے قطع نظر کر کے بھی اپنے تسلیخ کام کو حاری رکھ سکتے ہیں لیکن آفت تو یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے جب اپنے ذرخوں اور فیصلوں کا دامن اعتدال و کفر کے روکنے کو خداوندیں ایک دلیل الزامات تک رسیج کر دیتے ہیں اور استدلال میں اتنی سطحیت و ثنویت پر آجائتے ہیں کہ خیر یا حسد ارجمند، خوب کار اور تباش اُسکے دلیل ہے تب جانکے ضبط و مبرکہ دامن باقیت ہو جائے اور اسے اختیار کی طرح پہنچو ش قلم کی اعتباری جنبشوں سے کاغذ پر مسخر آتے ہیں۔

امسوس کر جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کی خلافت میں اکثر مشترکاً میباشد ایعنی آؤ وہ اور خیر خود کے طرز اختیار کیا گیا ہے اور "اعتراض برائے اعتراض" کی بدترین مثالیں پیش کر کے معتبرین نے علماء کا وقار گھٹادیا ہے۔

ذیل کا مصنون پڑھئے اور انصاف کیجئے کہ ڈنل محرض نے کتنے گھٹیا اور طفلہ نے استدلال کیسا تھا کتنا بڑا الزام تراشئے کی سمجھی تاکام کی ہے۔ کچھ بھی حدیب پھلانگ کو فضل محرض کٹ جاتی اور دھاندنہ کے اس ارزل مقام پر پہنچا گئی ہیں جہاں ملہ و انش سرچشت یتھے ہیں اور انصاف دیانت نجع کی آخری بھکیاں پیٹے نظر تھے ہیں۔ افسوسی اسلامی مسلمانوں کی اس باہمی گلمنش کو فنا کر دے اور تو فیض دے لا کیا کہ محرض

کی تزلیل و تحقیر کی جیسا سے اصلاح و امداد کا ملکا نہ جلد بستے ہوئے صراط حق پر آگئے بڑھیں۔ اور جو دین پاک خود ہمارے قول و عمل سے بدنام ہو رہا ہے اور جو عرشِ ثیں قوم خود ہماری بیلے راہ روی سے فرش افتابہ اور خاک بہرہ زمیں کو اپنے صحیح مقام اور قدر و قیمت سے دافت کرادے۔ آمین یا رب العالمین (۷-۸)

عبدالصمد رحمانی میں جن کی اتنی خصوصیت تو سلوم ہے کہ وہ جمیعت العلماء کی مرکزی کمیٹی اور دارالعلوم دیوبن کی مجلسیں شوریٰ کے رکن ہیں لیکن شاید آپ کو امانت شرعی پہار کی نیارت کا بھی انتیاز حاصل ہے۔ اس کتاب پر کو رفتار سے اسی وقت بخوض و بخوباب میرے پاس بھیجا جب بیان ہوا۔ مگر میں نے اس کے بارے میں کچھ لکھا ہیں۔ اور شاید یہ سے اس سکوت کی وجہ سے مختلف حضرات کو بیٹھا ہی ہوئی کہ جماعت کا یہ بنیادی معاذ بالکل مکمل رہا اور اس رہا ہے جماعت پر بہراحت طواری کا سکتی ہے۔ اگر اس کا کوئی شائع ہوگا تو ہر دستور کے خلاف کوئی تربان نکھلتی۔ یہ اور دوسری مطلاعات کی بنابر کہ اس کتاب پر کے ذریعہ مختلف مقامات پر جماعت کے خلاف مسلمانوں میں بخخ و بیزاری پھیلانی جا رہی ہے۔ محسوس کہا چکر جانب توجہ کرنی پڑی۔ چنانچہ اس کا مکمل رد تقدیر کریا یکساں ہے جو انشار اللہ تبارہ کا تخفیقی جائزہ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو گا میں تجھی میں بخورست حضور اس کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں اس سے اندازہ ہو گا کہ ہمارے علماء والیقائی جماعت اسلامی کی صورت اپنے لئے زہد و تقدس کا خون کس طرح حال کر لیا ہو۔ مولانا عبد الصمد رحمانی نے دستور مولانا عبد الصمد رحمانی کی اعتراضات میں اس کے نتائج کی بخدا رستور جماعت کی حسب ذہن عبارت پر رکھی ہو۔ بروخ شخص خواہ دہ خورت ہو یا مرد اور خواہ د کسی قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو اور خواہ دہ دنیا کے کسی حصہ کا باخندہ ہو جو حقيقة لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اس کے پورے مفہوم کیا تھا سمجھ کر شہادت فرے کے بھی اس کا عقیدہ ہے وہ اس جماعت کا ان ہو سکتا ہے اس شہادت کے سو اس جماعت میں داخل ہوڑ کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

نشویج، اس جماعت میں کوئی شخص محض اس مفروضہ پر اسی

پھر فتح احتیاط کو رکھنے لگا ہے ذم و صورہ اسے پاک گردان کئے ہوئے **پیش لفظ** ایسے نہ یہک عرصہ سے جماعت اسلامی کے خلاف حضرات کے جواب میں لکھا ہند کر دیا تھا۔ میرے اس نے ہمیں کہ ان بزرگوں نے اپنی راش مسجح کرنی تھی اور میرے سامنے لکھنؤ کی کوئی چیز نہ تھی۔ بلکہ اس نے کہ میرے نزدیک اس طرح کی بحث و غستگو پسندیدہ نہیں ہے۔ میں نے ایسے موضوع پر جیب بھی قلم اٹھایا یا حالات کے تقاضے سے مجبور ہو کر اٹھایا۔ اس وقت بھی مجھے حالات ہی اس کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔

میں تھہر کے تھی میں۔ تھی کی ڈاک۔ کے تحت قارئین کرام ملحوظ فرمائیں کہ ہمارے علماء والیقائی میرے بارہ برس کے بعد جماعت اسلامی کے دستور میں اپنی فوایجاد خود ہیں کی مدد و مظلومت و بے درجہ کے کیسے کیسے جرأت سے دریافت کر رہے ہیں۔ اور ملت اسلامیہ کو دینی اور سماجی بلاکت و تباہی سے بچانے کے لئے کیسے کیسے طریقے میں لائے ہیں۔ یہ بالکل پہلا و انقدر نہیں ہے پس نہیں ملبوس میں دستور جماعت میں تھہر میں سے کراس کر پہلے بھی حاذقہ کرت اپنی تحقیقات و اکتشافات کے مظاہر سے نیکستہ رہے ہیں۔ و نتائج جماعت اسلامی کی نیزیں نیکستہ رہے ہیں۔ اور صبر و دگر سے کام لیتے رہے۔ اگر درست الاحلام سرائے میری کی ایٹھ سے ایٹھ بجا شہیہ کا خروں لگا جاتا تو شاید ٹکلی کی ڈاک میں دستور جماعت کے نتائج قارئین کرام کو سوال و جواب ملحوظ کرنے کا موقع رہتا۔

اسی طرح ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا اور اہل نشر و اشاعت دارالعلوم دیوبن کی طرف سے جماعت اسلامی کی دستور کے خلاف ایک کتاب پر شائع کیا گیا جس کا نام ہے جماعت اسلامی پیغمبر و اس کتاب پر کوئی تعلیم قابل احترام نہ رک ہضرت رسولنا

خوب سے جماعت اسلامی گی دست داریاں قبول کرنے پر آناءہ ہوں
چنانچہ دستور جماعت کے حاشیے میں اس امر کی صاف وضاحت
کو جو دیتے ہیں حاشیہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو مسلمان نہیں
مجھے بلکہ صرف یہ ہے کہ اقامت دین کی عبودیت کے لئے جماعت
ہم ہاتھی ہیں اس میں شامل ہوں لے کہ اس قسم کے مسلمان غیر
مقید ہیں۔" (دستور ص ۲۹۶۹)

اس حاشیہ کی دراصل کوئی محدودت نہیں تھی بلکہ سکن
کے بیشوف کے سواب کے لئے یہ حاشیہ لکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ
دستور کا حق اپنے مقصد میں اتنا واضح ہے کہ مولانا رحمانی اس کا
تجزیہ پڑ کر اسے ہوئے خود افاظ لکھتے ہیں۔

"اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی میں شامل
ہونے والے کے لئے شرط لازم ہے۔"

صاحبہ بصیرہ کے موالات [بالاجماع پر مولانا رحمانی]
اب دستور جماعت کی مندرجہ

کے اعتراضات ملاحظہ کیجیے جو آپ نے موالات کی صورت میں کوئی
ہیں اور غور کیجیے کہ مولانا کے الفاظ کے مطابق دستور جماعت کی
عمارت کا مقصد کیا ہے۔ اور مولانا احتراضاً میں کیا فرمائی گئی
مولانا رحمانی ہی کے لفظوں میں اعتراضات کا خلاصہ
یہ ہے:-

(۱) اکابر و سنت میں اس کی کوئی صدری کو عقائد منصوص کے
ساتھ اس کے لوازم فرمیہ دادیہ کا علم اور اس پر قیام اسلام میں داخل
ہونے کے لئے شرط لازم کی جیتیت دکھاتے ہیں۔

(۲) کیا اسلام کی دعوت کی خاص اصولی جذبیت یہی ہے؟

(۳) کیا کوئی مظہر کے خبر سلم کفار ای طرح ابتدائی مسلمان ہی سنائے
گئے تھے؟

(۴) کیا جو مولانا رحمانی اللہ علیہ وسلم کے درست مبارکہ پر
مسلمان ہوتا تھا اس کے متعلق یہ ثبوت ملتا ہے کہ حسنور کلام شہادت
کے لوازم قریبہ اور لوازم بعیدہ کو متعلق اس سے استفسار فرمایا
کرتے تھے کم کم اس کا علم ہے؟ اس کے بعد کلام شہادت کی تحقیق
فریبا کرتے تھے؟

کوئی جواب کا کچھ جیب وہ مسلمان ہمیں پیدا ہوا ہے اور اس کا نام
مسلمان کا سائبے تو مژزو مسلمان ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص کا کلام طبیعہ کے
الفاظ کو بے کچھ بوجھ پڑھنے سب سے اور اکر کے بھی جماعت میں ہیز
آئتا۔ اس دائرے میں اتنے کے لئے شرط لازم یہ ہے کہ آدمی کو
کلر طبیعہ کے معنی و مفہوم کا علم ہو۔ وہ جانتا ہو کہ اس کلر میں فتحی کس
چیز کی ہے اور اشاعت کس جیز کا۔ اور اشاعت فتحی کی شہادت
یہ ہے اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور یہ شہادت
اس کے لئے خیال اور طرز زندگی کیں کہ طرح کے تغیر کا مقصد کریں
ہے۔ یہ سب کچھ جانتے اور بھئے کے بعد جو شخص اشہد ان لا الہ الا اللہ
و اشہد ان محمد رسول اللہ ہے کی جرأت کے صرف وہی اس
جماعت میں وہیں ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ شناساً غیر سلم ہو اور اب اس اور
یہ شہادت ادا کرے یا پھر ایسی مسلمان ہو اور اب اس کے نام و
شروع کے ساتھ اپنے سالان ایمان کی تجدید کرے۔ وہ سو وہ بھی کو الہ
مولانا رحمانی نے دستور کی مندرجہ جملہ بالا عبارت کا حسب
ذیل جائز تر ہے:-

"اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی میں شامل
ہونے والے کیلئے شرط لازم یہ ہے کہ اس کو (۱) کلر طبیعہ کے معنی و
مفہوم کا علم ہو (۲) نیز وہ جانتا ہو کہ اس کلر میں فتحی کس چیز کی ہے۔
(۳) نیز وہ جانتا ہو کہ اس کلر میں اشاعت کس چیز کا ہے (۴) نیز وہ بھی
جانتا ہو کہ اس فتحی و اشاعت کی شہادت دیتے سے اس پر کیا ذمہ داریا
مائد ہوتی ہیں (۵) نیز یہ بھی جانتا ہو کہ شہادت اس کی طرز خیال
اور طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تفاوت انداز کریں۔ (۶) ان سب
کچھ کے جانتے اور بھئے کے بعد کلام طبیعہ کی شہادت ادا کرے۔ (۷)
یہ کلام طبیعہ سلم سب کو شامل ہے۔ (و تصریح ملت)

ضروری اعتماد [فائدہ مکمل کر اہم کے لئے ضروری ہے کہ وہ جماعت
اسلامی کے دستور کی زیر بھت عبارت اور اسکے
تجزیہ کو جو مولانا رحمانی نے کیا ہے خوب غور تو تم سے ملاحظہ فرمائیں
اُس عبارت کا لیے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو غیر سلم ہوں،
اوہ مسلمان ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہونا چاہیں۔ بلکہ اس کا تعلق مفتر
یلیسے لوگوں سے ہے جو جماعت اسلامی کے نسب العین اور اس کے
طریقہ کار کو پسند کر کے اسلام کے اچیا و قیام کی عبودی جذب کرنے کی

ہے جانتا ہے کہ کوئی ایسی طبقی اگسٹ پیش کر جو فیصلہ اس کے پاس اکثر مسلمان ہونا چاہتے اسے کلرنے طبیعہ پڑھ کر ایک ہم برشدہ جمیع ہوئی سن پڑکر ادھے کو وہ جا کر مسلمانوں میں منتقل کھاتے۔ پھر جو اگر کوئی فیصلہ جماعت کے پاس مسلمان ہوتے کہنے آئے گا تو جو طبع مذکور مختار کے لوگوں کو کلرنے والا مسلمان کریں یا جانہ تھا جماعت اسے مسلمان کریں گے۔ اور اس کی فہم و استعداد اس کے مطابق کلمہ کا معنی اور فہم بھی بھاگ دے گی۔ اب وہ قوم جماعت کے نزدیک مسلمان اور اسلامی سلوک کا سختی پوگا۔ لیکن اگر وہ چون مسلمان ہونے کے بعد ہوتے اسلامی کے ساتھ اس کے خصوصیات کی خدمت کے لئے اسکار کن جنتا ہے کہ جماعت اس کی اس خواہش کا خیر تقدم کرے گی۔ اور اس کو بتائے گی کہ جماعت کی رکنیت کے شرط ادا کیا ہے۔ اور جب وہ ان کو پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا تو اس کو اپنارکن بنالیں گے۔

یہ تو ہوئی غیر مسلموں کی بھٹاکی سلاموں کو کیجئے۔ فرض کچھ سوالات رحمانی جماعت کی رکنیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مولانا کے سامنے دستور جماعت رکھ دیں گے مولانا بتائیں وہ کیا کریں گے؟ اگر حصہ کا ہی اخراج میں کریں گے تو ہم ہوش کریں گے مولانا پر ادبی معاف آپ کی پوزیشن تو مکمل طبقہ فیصلہ پایا ہے کہ وہ کو فیصلہ کی نہیں ہے۔ پھر آپ کی کفارار ہے ہیں؟ اب فرمائیے مولانا کا جواب کیا ہو گا؟۔۔۔ اقبال نے ایسے ہی ملائے کہم کی تکرد نظر سے متاثر ہو کر کہا ہے۔

تاریخ دین و دنیش لٹک گئی اللہ والوں کی
پکس کا فرادا کاغزہ خون رینی ہے سافی ۹

دوسرے اعتراض | مولانا رحمانی کے باقی اعتراضات بھی پہلے اعتراض کی طرح سب بے اہل اور غلط ہیں۔

نشست اول چون ہنسدھار کجھ
کماڑیا ہے ردود دیوار رکھ جو

جماعت نے رکنیت قبول کئے والوں کے لئے کچھ علی د اخلاقی تغیرات بھی ضروری فراز دیئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تدریجی ہیں، اور کچھ فوری۔ مولانا رحمانی نے ان فوری تغیرات پر بھی شکر و ہی سات اعتراضات کئے ہیں جو رکنیت جماعت کی

(۵) کیا ابتدائی دور کے مکمل مختار میں مسلمان ہونے والوں کے متعلق یہ دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے کہ ان سب کو کلرنے شہادت ادا کرنے سے پہلے اس کے لوازم قریبہ دبیعہ کا معلم پڑا اور اس کے جانتے اور بھتھنے کے بعد کلرنے شہادت ادا کیا تھا؟

(۶) مسلمان ہونے کے لئے اس طبع کی شرط لازم کا ہمیہ ست

ہیں نہ ہی، ہمہ خلافت راشدہ یا عجمہ تابعین میں کوئی ٹوٹتے طباہ ہے

(۷) کیا امسکہ جمیعین یا محدثین یا محدثین نے کسی فیصلہ کے

اسلام میں داخل ہوئے کے لئے اس شرط لازم کی قید لگائی ہو؟

| مولانا رحمانی نے دستور جماعت پر اخراج احتراست کے

جواب | ہیں وہ بظاہر شہستہ نیکین اور ورزن دار معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی حقیقت پر غور کیجئے تو ان سے زیادہ تا حدود اور

لغوا احتراست ہوئی نہیں سکتے ہم ضروری انتباہ میں واضح

کر چکے ہیں کہ دستور کی زیر بھٹ جماعت کو ایسے غیر مسلموں کو کوئی

تعلیم ہی نہیں جو کا مقصد صرف اسلام قبول کرنا ہو، بلکہ اس عبارت

کا متعلق ایسے مسلمانوں اور غیر مسلموں سے ہے جو مقصود جماعت اور اس

سکھ رکھتے کارکوبینڈ کر کے جماعت کارکن بن جائیں۔ ہم اسرا کے

ثبوت کے لئے اجابتہ میں دستور جماعت کا وضاحتی حاشرہ اور خود

مولانا کے تحریر کے الفاظ ایسی فعل کر چکے ہیں۔ لیکن مولانا رحمانی

کا حوصلہ دیکھ کر وہ ایک حافی حقیقت کے بعد وضاحتی حدشے کو

بڑی پیشے افکاراً کو جھی نظر سراند اور ایک جماعت اسلامی کی رکنیت

کے مسئلے کو غیر مسلموں کے داخل اسلام کا مسترد بنا کر دستور جماعت

پر اعتماد فراہم ہے ہیں۔ یہ طریقہ کارتوسے آپ حضرات کا اور

ڈاٹنڈورہ یہ پہنچے ہیں کہ جماعت اسلامی مسلمانوں کو بہباد کنے کے

لئے دجل و ذریب سے کام لے رہی ہے۔ شاید مولانا رحمانی کے

لئے ان کو بھکاریا ہو گا کیا ایسے دراہی تو مطالعہ ہو اسکو

نیاد بنت اکر دستور جماعت پر اعتمادات کی ایک ہمارت ہٹری

کرو۔ اس ہمہ نگہ زمین دام کو پھیانتا ہی کون ہے۔ لیکن مولانا

کو مسلم ہونا چاہتے۔

چھوٹ کی آٹیں کا ٹوٹوں کو چھپائے وائے

اس نزاکت کو کہنے ہیں زمانے دائلے

ہر رخچس ج جماعت اسلامی کے نسبت العین ہو واقع

ماں ہماری طرح تھا کہ ہم پاچ وقت لگے چھالہ چھاڑ کر دنیا کے سامنے اللہ کی گہریائی اور اس کے رسول کی رسالت کی شہادت نہیں ہیں اور شب و روز پتے اطلاقِ مُن سے اس شہادت کی تکذیب و تردید کرتے ہیں۔ ہم اسلام کیلئے کہ ہم کو مظہر کے ابتدائی مسلمانوں کا نامیں۔ ان کو ایمان و اسلام اللہ کبر اخیوں نے جو شہادت دی تھی اس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کالیار سنتے تھے۔ منہ پر طعن پخت کھاتے تھے۔ پیش جاتے تھے۔ دیکھتے ہو سکا انگاروں پر اٹاۓ جاتے تھے۔ دوپہر میں تھی ہوئی زین پر گستینے جاتے تھے جلا و طنی اور ہاجرت قبول کر یتھے۔ بلکہ اسے شہادت کیخلاف بواہج کرے۔

ذیکروف زبان پر لاستے تھے
ذذتہ بھر جرحت کر دیتھے۔

یوں نار جانی ہی کی جراحت
ہے جو صاحبِ کرام کی شہادت

میں ارشاد فرماتے ہیں
کہ یہ کم مظہر کے لئے اس طرح ابتدائی مسلمان

وارے میں اپنے طویں مسلسل بھرپر کے پیش نظر میں یہ سکتا ہوں
کہ اس سے زیادہ تیر اشر اور میسید اور کم خروج بخوبی شاید
ہماری جان نہیں کر جم بطور
مسلمان۔

(۲) مولانا رحمان کیجا
اسلامی کی مخالفت کھوش ون
صلحا و آقیار ہی کا حق ہو سکتا ہو جو

فولاد کے ہم معنے ہو گا۔ جن لمحہ

شاید یاد ہیں رہا کر جو دھال کے تھیں
میسر اور ہو تھا اعتراض اور جو چھٹے
اکھمہ کو مظہر میں نہیں ہیں ہوتے تھے۔ جنی ہمورہ
میں نہیں ہوتے۔

اسلامی کے دستور سے ہیں۔ بلکہ مولانا مودودی کے طرزِ عمل ہوئے یوں نار جانی کے لئے اتنا لذتی ہے کہ انہوں نے تبصرہ کیا ہے
صلحی ان کی نذور کر دیتے ہیں۔ لذتی ہو دیکھاتے وہ ترکھستم۔
ان دونوں اعتراضوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا مودودی کی
جب تک ہندوستان میں رہے وہ اسے شہادت کے بعد کا در
جماعت کے صراحت کر دے فرقی تغیرات کو ضروری فرار دیتھے
لیکن پاکستان جا کر انہوں نے اپنا یہ سلک بدلمیدا اور صلوک است
کے محض قرار داد مقاصد پا سس کر دیتھے اور یہ اعلان کر دیتھے کے

شرط کو دخل اسلام کی شرط قرار دیتھے کہ کوئی پیکھے ہیں جو چنانچہ مولانا نے تو
شد و مر سے دریافت فرماتے ہیں۔
لیکن کم مظہر کے مسلمان اسی تھی ایسے ای مسلمان بنائے
گئے تھے۔ اور یہ کہ کیا ان پر لازم کیا گیا تھا کہ ایسا مال جو حسن
طريقے ایسا ہو یا جس میں جن داروں کے لئے ابتدا میں حقوق اسے
ہوں ان سے دست بہدار ہو جائیں اور حق داروں کو اسکے حقوق
ہونچاویں۔ چہرہ مسلمان میں نہ چیخی خلافت راشدہ (اعین) ۱۴۷
محمد بنی یا محمد بنی کے عہد میں ان تغیرات کو دانلہ اسلام کے لئے
ضروری فرار دیا گیا ہوا در عدالتغیرات صورت میں نہ مسلم کو
اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ (غیر موقوفات)

بواہج کے اس اعتراض کا

ماستر جبیل الحمد

پر امری اسکول شاہد ائمہ محلہ قاضی ٹولہ

بیریلی فرماتے ہیں

جواب ۴۶۔

(۱) جماعت کی تغیرات

ماں تو مسلموں کی نہیں صرف

جماعت کی رکنیت

تو ہو کرے والوں کے

لئے ضروری تواریخیں۔

خواہ وہ تو مسلم ہوئی آبادی

سے کوئی ایجاد ہوا ہے۔ اس کا مستقل استعمال ذاتوں کیلئے

(۲) مولانا رحمان کیجا

اسلامی کی مخالفت کھوش ون

شاید یاد ہیں رہا کر جو دھال کے تھیں

میسر اور ہو تھا اعتراض

اعتراف کا تعلق ہے۔

(۳) مکمل مظہر میں جتنے بھی احکام اتسیے تھے صاحبِ کرام ان کی
حرف بحروف یہو ہی کرتے تھے۔ اگر مولانا رحمان کو اس کا ثبوت طلاق
ہو تو وہ حضرت عجفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وہ تقریباً حافظ
کریں جو انہیں نے دیوار میں لکھا ہے۔ باقی تھی۔ مکمل مظہر میں جو بھی لوگ
تلہ ہیں ان میں تھیں۔ سچ کر ہوئے تھے کہ ان کو کافی الشکوہ ہوں کے احکام
کی اعتماد کرنی چاہی۔ ملکت میں ترے ہے کہ احسان یا نیکی کیسا تھے
جو پہلی بار ان کو مسلمان ہونے پر برائی خلیفہ کرتا تھا۔ صاحبِ کرام کا

پانچواں اعتراض مستور جماعت کی جس عبارت پر مولانا حافظ
جس تحریک کر رہے ہیں اس کا ایک بخوبی
یہ ہے۔ آدمی کو کلمہ طبیب کے معنی و فہم کا علم ہو وہ جاتا ہے کہ
اس کلسیں کیا تھیں کس بات کی ہے اور اثبات کس بات کا ہے
اس پر مولانا نادر حسٹی کا اعتراض یہ ہے۔

"اسلام اور ایمان کلمہ طبیب کے معنی جانتے اور مجھے اور علم
مرکھنے اور زبانی اس کی شہادت ادا کرنے کا نام نہیں۔ دراصل
ایمان واسطہ اس کے ملتے کا نام ہے۔" (الی آخرہ حصہ ص ۲۷)
مولانا حافظ نے اس انداز سے یہ اعتراض فرمایا ہے گویا مولانا
کو جماعت اسلامی کی ایک بڑی ضلالت و بیدینی کا سرشار غسل گیا
ہے اور گویا جماعت اسلامی کی مسلمانوں کے دین و ایمان جسہ
کرنے کی یہ ایک بڑی بھاری چال ہے جس کو مجبے نقاب کر دے کے
لئے مولانا حافظ کو الہام خاص ہو گیا ہے۔ قیض حقیقت اس کے
باکل بر مکس ہے۔ مستور جماعت ہیں لا الہ الا اللہ کی تصریح میں ہے
الفاظ موجود ہیں۔

"اس حقیقت کو جانتے اور یہ کرنے سے لازم آتا ہے کہ
مولانا حافظ نے اعتراض نہ کرے جس کے الفاظ میں نے پیش کئے ہیں رہا حظہ
ہو تو صرف حدود اس طبق، کلمہ طبیب کے جزو دوم محمد رسول اللہ کی
تشریح کے ضمن میں پھر تحریر ہے۔"

"اس امرِ ذاتی کے جانتے اور یہ کرنے سے لازم آتا ہے۔"
یہ ہے جماعت اسلامی کے خالقین کی حقیقت و تضیید اور یہ اس
وقت پسندی اتفاقی و تقدیس کی ایسی مثال آپ کو شکل دیا گی۔
چھٹا اعتراض مستور جماعت ہیں لا الہ الا اللہ کی تشریع کے

"اللہ کے واحد اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سب کا خالق،
بپروردگار، مالک، مدیر اور حاکم صرف انتہی ہے۔" (الی آخرہ)
اس پر مولانا حافظ کا اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید میں لفظ
الرَّحْمَانُ ملکی آیا ہے صرف جو دل کے معنی میں آیا ہے۔ (بصہ و صلک)
لقطہ اللہ کے معنی اور فہم میں خالق پروردگار مالک است بسا اور
حاکم کو داخل کرنا زبردستی کی وجہاندی ہو گی۔ (بصہ و صلک)

بعد کروہ ایک اسلامی مملکت ہے اس کے اسلامی مملکت ہونے کا
غوری دیدیا۔ حالانکہ مولانا مودودی کی تنقید اسٹ شاہیہ میں کو مملکت
پاکستان نے اپنے محل میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور ان تغیرات
پر عمل نہیں کیا تھیں کیا تھیں مستور جماعت لازمی قرار دیا تھے۔

مولانا حافظ کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ
قبل ازیں واضح گیا جا چکا ہے مستور جماعت میں بتائے ہوئے تحریرات
ہر علم و مسلم کے لئے ضروری نہیں ہیں صرف اس کے تضییدی
ہیں جو جماعت میں داعل ہوتا چاہے۔ لیکن جو شخص بھی اپنے مسلمان
ہونے کا اعلان و اقرار کرے وہ جماعت اسلامی کے نزدیک سدا
اور جماعت اس کے ساتھ مسلمانوں کا سامعاملہ کرنا ضروری قرار
دیتی ہے۔ شریعت اسلامی کا یہی قانون ہے۔ اس کے ثبوت میں
مولانا حافظ نے خود اعتراض نہیں متعینہ ہا شیر نقل کی ہیں۔
یہ کہا جائیجی ہے کہ جماعت اسلامی پر یہ بھی الزام کہ وہ
مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طبیب کی ادائیگی اور اعلان اسلام کو کافی
نہیں سمجھتی اور یہ بھی الزام کہ وہ کلمہ کی ادائیگی اور اعلان اسلام کو
کافی سمجھتی ہے۔ مولانا نے تحریر کا قلم کیا ہے ایک۔ اس پر عنان
بے حد صورت اٹھا سرٹ چل ٹیکا۔

اس سلسلے میں مولانا حافظ ایک مقام پر پڑے رانداز
لہجے میں فرماتے ہیں۔

"ہند کی مستوری نو راً دری سے ساتھ پاکستان کی اس خالی
بے نگی کا باعث کیا ہوا اس کا صحیح علم تو علام الغیوب ہی کو ہے۔"
گویا مولانا حافظ دیسا کو اس دن سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں
کہ مولانا مودودی حکومت پاکستان کے رعب و جلال سے مر جو ب
ہو گے یا چھراس کے ذمیقہ خورین گے۔ یہیں مولانا حافظ کے اس
طرح کے شکوہ و اعتراضات کی طرف تو وہ کرنے کی ضرورت
نہیں۔ مولانا مودودی کی زندگی کا لمحہ لمحہ ان کا مشکلت رو و جواب
ہے۔ تمام عالم اسلام ان کو یہی حاضرہ کا جلیں القدر داعی اسلام نہیں
کر رہا ہے۔ اس سر و حق کوش نے اپنے کو سولن تک کے لئے پیش
کر دیا۔ لیکن حکومت پاکستان سے جھکنا گوارا نہ کیا۔

کیا مخفی و ملا کو خبر میرے ہیوس کی
اپنے کا سردار اسی بھی ایسی کرنے ہیں،

سچے کو بعض مواقع پر کوئی ایسا شخص جو دشمن کا آدمی بھیجا جانا تھا وہ جب اسلامی تواریخ نہ پڑائی تو اس نے کلمہ پڑھ دیا۔ لیکن پھر بھی وہ قتل کر دیا گیا۔ اس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم و خصوصی کا انہمار فرمایا کہ جب اس شخص نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تو اس کے دل کی کسے خبر بھی کہ اس نے جان بھانے کو کرنے اپنے ایمان و اسلام کا جھوٹا اعلان دانہار کی اس کا قتل کسی طرح جائز تھا۔

جب ہم سلسلہ پر ثابت کرنے چلے آئے ہیں کہ جماعت پر یہ احتراز من جی سرسے سے غلط ہے کہ وہ کلمہ پڑھنے والوں اور اپنے کو مسلمان کہنے والوں کو مسلمان نہیں بھیتی اور یہ اس بحث سے متعلق بنیادی اعتراضوں کا جواب ہے چکے ہیں تو پھر ہمارے لئے اس ضمیم احتراز من کا جواب فیضی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ البته مولانا رحمانی کی خدمت میں یہ عرض کرنا صرف دی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے احادیث کے جو واقعات بیش کئے ہیں ان سے ہمیں ضرف یہ قانونی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے کہ کسی شخص کے مسلمان ہونے کی کم از کم اہتمامی شرط کیا ہے۔ لیکن ان واقعات کی بناء پر مسلمانوں کی بھلی اور بد اخلاقی کی خوصلہ افزائی کرنا صحیح نہیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبھریہ کا واسیع مطالعہ ہمیں بتاتے ہیں کہ اللہ و رسول کو یہ مسلمان مطلوب نہیں ہو کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں اپنا نام الحکومیں اور اپنے اخلاقی مکمل ہیں کوئی تبدیلی اور اصلاح نہ کریں۔ دین کے اوامر و نواہی کو پامال کرتے رہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا مقصود و ہدیت یہ فرمادیا ہے۔ کتنم خیر امۃ اخر جت للناس تا مروءت بالاعر و دفت و تنهون عن الملنک۔

اس طہوان اعراض | مولانا رحمانی کا آٹھواں اغترافی عرض اعراض ایڈویٹ کی طرح بھت کر کے بر عیم خود پر ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص دستور جماعت کی تصریح کردہ شرائط کے مطابق کلمہ طیبہ کی شہادت ادا نہیں کرتا اور دستور میں بتائے ہوئے فرمی تغیرات نہیں کرتا وہ جماعت کے نزدیک کلمہ شہادت کی ادائیگی میں صادر نہیں۔ اور ایسے شخص کو جماعت اگر کافر قرار نہیں دیتی تو تھا مسلمان بھی نہیں

مولانا رحمانی نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں قرآن مجید کی بیسوں آیتیں نقل کر دیں ہیں۔ ان کو اس بھی شور نہیں کرانے کے دعوے کی بنیاد پر آئی مجید پڑھیں۔ بلکہ حضرت امام رضا اخبار پر ہے اس نے کہ مولانا نے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ الکے سنت صرف مسجد ہیں۔ "مفردات" کو پڑھ کیا ہے جیسیں تیکم ہے کہ "مفردات" کے مصنف قرآنی لفاظ کے امام ہیں۔ لیکن جس لفظ کے پارے میں انہوں نے جو کچھ لکھ دیا ہے وہ حرف کفر نہیں ہے۔ ان کے الفاظ ہر حال ان کے الفاظ ہیں قرآن مجید کا الفاظ نہیں ہیں۔ میں طوالت سے بچنے کے لئے ہمارا صرف حضرت شاہ عبدالقدار اور حضرت مولانا محمود حسن رحمہما اللہ کو پڑھ کر تاہوں حضرت شاہ عبدالقدار نے الا کاتر جو کہیں موجود کیا ہے کہیں صاحب اور کہیں حاکم۔ اور مولانا محمود حسن نے جایجا ان کے ترجیح کا حاکم کو تمام رکھا ہے۔ مثلًا۔

الفرائیت من التخذل الصفة هروا (رجائی) اور دهن يدع مع الله الهماء ای خر دس مونون میں لفظ الہ کا ترجیح دوفون بزرگوں نے حاکم ہی کہا ہے۔ تو کان فیهمما الصلة الا الله نفسنا تار الایمان میں جو الہ کا لفظ ای ہے اس کا ترجیح بھی شاہ عبدالقدار نے حاکم کیا ہے۔ جب ان دوفون بزرگوں کے ہاں الہ کا ترجیح حکم کو ہو جائے تو اس لفظ کے نفعوں میں الہ اور مدبر بوضاحت آیا۔ جب ہم نے الہ کے تحت تیکم کر لیا کہ وہ حاکم ہے تو اس سے بڑا چیل اور کیا ہو گا کہم اسی کے تحت اس کو مالک اور مدبر نہیں۔ حاکم یہ اختیار اور سب تدریسیں کریں۔ اب مولانا رحمانی خود ہی بھی ہمیں کہ الہ کے نفعوں میں اللہ تعالیٰ کی ان حقائق کو۔۔۔ داخل کرنا دھاندی ہے یا ان پر احتراز کرنا۔

فہمیں کلمہ طیبہ کی جس ہماری دینہائی تکمیل کی نظر پہنچ گئی مولانا رحمانی کی نگاہ وہاں تکمیلی پہنچ گئی۔ سہ صم کہہ ہے جہاں اور مرو جت ہے فیلیں یہ نکتہ ہے جو پر شیدہ الالہ میں ہے

ساتواں اعراض | اسالوں اعراض کوئی مستقل اعراض کا نہیں ہے۔ صرف پہنچ اور دھنس اعراض کا نہیں ہے۔ مولانا نے چند واقعاتی حدیثیں نقل کی ہیں جن کا حال یہ

ندوہ لکھنؤ، مولانا عبدالمصیط قاضی خلیل دیوبندی، مولانا محمد طاہور ندوہ ای
مولانا محمد حبیم عطا، مولانا ابوالعرفان شیخ المریث (اسانتہ ندوہ
العلوم)، مولانا متفقی احمد حسن خان صاحب، مالک متفقی مکار شریعہ
ٹوپک، مولانا حکیم محمد عرفان خاں صاحب سابق عدالت شرع
شریف ٹوپک، مولانا حبیل الرحمن جنتی سائبی صدر و راہِ اسلام
خلیلیہ ٹونک، مولانا عبد الہادی تااضی ریاست محبوبیہ مکار تھنا
مولانا محمد نظیر الدین نعیمی مدیر الفرقان، لکھنؤ ایں جملائیں ہیں
جہوں نے تکشید اسلامی کے سروے پر خود خوض کیا اور صدر و ری
تزمیں و تسبیح کے ساتھ سے مشکور کیا، اور یہی نہیں بلکہ ستر میں
بیان کردہ مشہد انطا و لوازم کے ساتھ کلمہ طیبہ کی شہادت اول اکار کے
جماعت میں داخل ہے۔ اب کہ بارہ برس کے بعد دو مندے
ملکا و اکابر دستور جماعت کو ضلالت و بے دینی کا گھوڑا قرار
سے ہے ہیں۔ مولانا نعیمی سے حق کا تلقاً فراہم کیا ہے؟ مجھے ایم
بے کہ مولانا اس نقاش پر چاہوں تو سو نہیں گے۔

انہیں خواتین مفت طلب فرمائیے

اس کتاب میں بالوں، جہاں سوں، اور غور توں پھوس
کی تھوڑی بیماریوں کا بہترین علاج درج ہے۔ جو خواتین
چاہتی ہیں کہ ان کے بال لببے اور ان کا چہرہ خوبصورت
گورا ہو جائے۔ کوئی نسوانی مرض ان کو نہ متکے۔ گود
میں بچہ بھی کھیلنے لگے وہ اس کو صرور منگائیں۔ اس میں
برخاکنڑوں پر بھی مخفید ضمون ہے۔ اس پتہ سے منگائیے۔

بیکم محمد عظیم سہیم زبیری
امروہ پر صلح مرادہ باد (دیوبنی)

اتی اور جماعت کا یہ روایہ فرقہ معتزلہ کے مطابق ہے: "بیکم محمد عظیم"
اس کے بعد مولانا نار جانی نے شہرستان کی "تل و جسل"
تمازانی کی "شرح مقاصد" اور امام رازی کی "جسل" کی جاتیں
اس اہتمام سے نقل کی ہیں گویا جماعت اسلامی کے اعتزال
کے شعلن ان حضرات کا یہ کوئی تطبی اور سُلم فتویٰ ہے۔ علماء قبل
نے لکھا رہتے فرمائی ہے:-

دین حق اذ کافری رسم اور سنت
نماں کم ملاموں کا فخر اور سنت
کم تکاہ دکور زد و ہر زدہ گرد
لطیاط قالی اقوالیں فرد و فرد
دین کافر فسکر و تدبیر حسیاد
اگر یہ بھی مولانا رحمنی کی طبع اپنے رہنم کو بے عنان
چھوڑ دیں تو اس مرحلے پر ہم بھی بہت کچھ کہ سکتے ہیں، لیکن ہمارا
یہ شیوه نہیں۔ ہم ادا ائمہ اتنا انتہا یہ حقیقت و اشعی کرتے چڑ آئیں ہیں
ہیں کہ جماعت اسلامی پر جو امام ہائیکیا جا رہا ہے وہ سر کسر
بے اہل اور افتراء۔ اس نئے اس کی بنیاد پر مولانا رحمنی نے
جماعت اسلامی کے سعلن اعتصمہ اں کا جو فیصلہ فرمائی ہے بھی
بے اہل اور افتراء۔ اس نئے اس مرحلے پر ہم مولانا کو حضرت
رسول اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد دلائیں گے جس کا مقصد
یہ ہے کہ اگر ایک شخص کی نسبت اسی چیز کی طرف کی جائے جس کا
وہ مصدقاق نہ ہو تو وہ بات خوب نسبت کر لے واسی کی طرف اور
آئی ہے (اد کمال) اس ارشاد بھی کی روشنی میں مولانا رحمنی اور
اس نے تعلق خود فیصلہ کر لیں یا یہی مکن ہو تو شہرستانی تمازانی اور
امام رازی سے پچھیں کہ اعتصمہ اں کی نہ کس پر پڑ رہی ہے۔ ہم
اپنے اذ کافر ناگے کے لئے اشد تعالیٰ سے دعا کریں۔ احمد
ناصر الدین اس تھیم حضور اطہار اللذین اضحت عليهم غیر
المغضوب علیهم و کا الصالیقین ۰

احتسام (وستور جماعت کی صحیح و صواب ہونے کے متعلق دیوبندی
اوغمسہ دیوبندی علماء کے متعدد فتاویٰ میں چارے
پیش نظر ہیں۔ ان علماء کے نام یہ ہیں ۱۔

مولانا ناصر احمد تھانوی، مولانا عبد الماجد دریابادی،
مولانا شاہ عین الدین مدیر معارف، "اظہم الگاہ" مولانا سعید احمد
مدیر بریان (دلی پر سیلہ درسہ عالیہ کلکتہ)، مولانا سعید عینی مخفی دلی العجم

حضرت پیر بن عماد

از سلسلہ الائچی

سید علی بن ابی طالب

کر چکے اس سے خوبیت نہیں ہے، جو ایسا کہتا ہے قلطان کہتا ہے
بلکہ میں چاہ رکھی ہوں کہ میرا بڑا بڑا ہو کر عالمیں ہے، بلکہ جو عمل
اوہماںی ہوتت ہے نہ بلکہ فوجوں کو شکست دے اور مال
خوبیت حاصل کر کے۔

حضرت صنیعہؑ کی اس بیکھر بھال اور تو جہ کا یہ
خیز تباہ کہ حضرت دشیر پیغمبر ہی میں نظر اور بہادر ہو گئے
تھے، وہ بڑے بڑوں کا مقابلہ کرنے سے خیس جھکتے
تھے، ایک ہاروکھ میں ایک جوان سے مبکر ہو گیا، وہ
پانچاہلی ملک پہنچ گیا لیکن حضرت دشیر ذرے پہنیں، ملکہ قوماً
اس کے مقابلہ پر قوت گئے اور ایسا ابر و دست پا رسید
کہ اکار جوان کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔

اسلام حضرت دہیر کے چینی میں اسلام کا
چرچ مذکوٰی گلی گلی میں ہر ہاتھ، حضرت
اللٹک اسلام لاپکھ تھے، اور جیکچا اسلام کا تلچ بھی کرتے
بیٹھتے، حضرت ابو بکر پی انڈھنے ہی کی کوشش سے
حضرت داشت مسول ہوئے اور گلی میں اسلام لائے۔

حضرت زہبیہ مکہ کے ان چند امیوں میں سے ہیں جو ہوتے
اسلام کے ابتدائی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی
نفس مانی۔

امتناق امت | حضرت زیرا گرچہ میں اسلام لائے
اتھے تاہم اسلامی نسبت ان کے دل میں

حضرت زیر پری خلیفہ قصیدہ قریش میں خواہم بن خلیفہ کا خاندان ایک بہوت ہی طاقت خالقان تھا، خلام کی شادی جمالیے خی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بھی حضرت صدیر پری الشعزہ سے ہوئی تھی، حضرت زیر اشیخ کے پیٹ سے ۱۹۷۲ھ میں مکہ میں پیدا ہوئے تھے، ان کی خالدہ ان کی تزییت کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں، وہ چاہتی تھیں کہ مولیٰ کرماں کا طلاقاً بھاردار اور بلند حوصلہ بنے، خراں میں بھوپول کی تزییت کا بہت خیال دکھانا تھا، وہ چاہتے تھے کہ ان کا مولیٰ کا قبیلہ (خاندان) کے نام فخر کا سبب بنتے۔ لڑائیوں میں ان کا مددگار جو اور رہائے عرب میں اپنی جوان مردی اور بہادری سے قبیلہ کے نام کروائنا کرے، حضرت صدیر پری الشعزہ اسی خیال سے حضرت زیر پری کو یونی ہجومی شروع کر دی، بھپین ہری میں اخیں عنست و مشقت کا عادی بنتے لگیں تاکہ زماد کے زمگرم سے دافت نہیں، مفرود تر ہجھتیں تو اس کے نامیں مارٹنی یعنی بھپین ہی کا ایک داعر ہے کہ ایک مارڈ حضرت صدیر پری حضرت زیر کو مادری تھیں اور ہر سے ہمیں ان کے چالاکیں بن ٹوپیوں کی اسکل پیچھے پر مارڈتی ہوئی دیکھ کر صبرہ کر سکے، بے قرار ہو کر کھنکھلے صفیہ اکیام زیر پری کو مارڈ الاما چاہی ہے، حضرت صدیر نے یہ من کر کیا ہیں اپنے بچے کو اس لئے اپنی مارٹنی ہوں

بھی اللہ کی راہ میں گھبرا چھوڑ کر دینے پہنچ گئے۔
دینی بھائی چارہ مکار سے جب کوئی مسلمان بھرت
 رک کر کے دریہ پہنچتا تو اُنھوں نے اُنھوں کی طرف
 علیہ السلام سے کسی ایسے دنی مسلمان کا بھائی بنا دیتے جس سو
 اس کی طبیعت کا لگاؤ رہتا، خیال کی بھائی اور مقصود کے
 اخداد کی وجہ سے یہ رشتہ بھی بھر جاتی تھی تو نہیں بھی اپنے
 اور ضبوط ثابت ہوتا، حضرت زیرِ حجہ بھرت کو کہ دریہ
 پہنچ کر تو اُنھوں نے حضرت مسلم بن مسلمہ انعامیؓ کو
 ان کا بھائی چارہ ملائی کر دیا، حضرت زیرِ حجہ کی طرح حضرت
 مسلم بھی بڑے حق پسند تھے، ملک مظہر ماں حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی بیعت کی تھی، اور اللہ کے دین
 کو پہنچانے میں اپنی جان و مال کی بادی لکھا دی تھی، ان
 ہاؤں کی وجہ سے ان روتوں کی طبیعت خوب مل گئی۔

غرفات یا اسلامی طرایاں اعلیٰ سلم مکان مظہر بھر کر
 زیرِ مذکورہ ہے تو صاحبِ کلام فتنی اللہ عن بھی اگر آپ کے
 ارادگردِ حجج ہو گئے اور دینے میں اسلام کو دن دوئی رات
 چونکی ترقی ہوئے تھی، کفار سے اسلام کی ترقی دیکھنی چاہی
 دل بھی دل میں کوئی تھے اور مسلمانوں کو لفظان ہوئے سنیں
 ملکر مل کر تھے، کفار کی اس میں اور اسلام کی دشمنی یوں
 سے مسلمانوں کو بہت سی طرایاں ہوئی پڑیں، حضرت
 زیرِ حجہ بھی اپنی یہی سے بھری اور ہمارے تھے، اس نے ان
 طرایوں میں بھی ان کا کافی حصہ تھے، وہ ہر وقت اسلام
 اور رسول اسلام علی القبلۃ والاسلام پر اپنی جان کچا کر کرے
 کو تباہ ساختے، اللہ اور مسلمان کے رسول کی محبت میں انھیں
 اپنی جان تک کی پرواہ ہیں ترقی تھی۔

یادوں سب سے پہلے حق داخل کا مقابلہ برداشت کیا ہے ان
 میں ہوا، کافروں سے بھروسے کافروں کو شکست کی کیکوار کے
 درستے حق کا خاتم کر دیں، مسلمان بھی اللہ کا نام لیکر میدتا
 میں کھل آئے، پڑے محسان کارن پڑا، حضرت زیرِ
 حجہ کے دینے مذکورہ ہے جلد گئے، آپ کے پیچے سمجھے حضرت زیرِ

حیثیتی، وہ اسلام کے لئے مکملیفین برداشت کرتے
 تھے، دکھل اٹھاتے تھے، ظلم سخت تھے، لیکن اسلام سے الحمد
 نہ کر سکتے تھے، انکے کامیابی زمانہ مسلمانوں کے لئے بڑی ہی
 مصیبیت کا زمانہ تھا، ان کی زندگی اس دیوبندی بھری تھی۔
 مانیں ہر وقت خطرے میں رہتی تھیں، انگلاں کے باوجود
 جن کے دلوں میں سچائی کی تھی اسکا بھری ہوتی وہ زمانے کے ناموں
 کے باوجود حق کی آواز من تے رہتی اور قبول کرتے،
 حضرت زیرِ حجہ ایسے ہی تھی پس مسلمانوں میں تھے زمانہ بھری کی
 چالفتاد سے سبے نیاز ہو کر بھیپن ہی میں اپنی انکھیں اور اسلام
 سے رہنے کر لیں۔

حضرت زیرِ حجہ ظلم و ستم کی انتہا ہو چکی تو وہ اپنے
 ظالم عزیز دل سے کہتے تو کچھ کرنا چاہتے ہے کر لو، جتنا کلام دھانا
 چلہتے ہوڑا ہالو، جتنا تم قلزاں اپنے ہو تو ڈو، لیکن اب میں
 اسلام سے نہیں پھر سکتا، چلے گے پر قسم کی کلکیت پر وہ سچائی
 لیکن جب دیکھا کر یہ روح کاوش سے اس بھی نہیں ہوتا تو اور
 یہ سچا ہو گئے، پچائی میں بیسٹ کر دھوال دیتے ہیاں تک
 کہ حضرت زیرِ حجہ کا دم گھٹنے لگت، لیکن اسلام کے عشق میں فتح
 برآ بھی کی دی جو تھی، مسنتی ملکیفین اور مصیبیں پر قسم استقیمی اور
 سخت، ہر سڑتے جاستے تھے رکھنے لگے، پچاہان اچ کچھ آپ
 چاہتے ہیں کیجھ لیکن میں اب اسلام کو جھوڑ کر لکھوڑ کر
 اختیار نہیں کر سکتا۔

سجت حضرت زیرِ حجہ مکار اپنے بہت زیادہ
 ظلم کرنے لگے اور طرح طرح کی نکلیفین
 دیتے گئے تو ان چھوڑ کر بھر جائے گئے، کچھ دلوں تک اپنی
 قیام کیا، پھر اس خیال سے کہ شاید اب مکار میں اس من د
 چین کی دنگی تصیب ہو اپس چلے گئے، لیکن ہیاں مسلمانوں
 کی زندگی کا اس بھی رہی انشتمعا، ملک کی زمین اس بھی
 اللہ کے دلوں پر تک ہو رہی تھی، خود بھی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر کفار نے اتنی مصیبیں دھائیں کہ اُنہوں نے اپا کو
 بھرست کا حکم دے دیا اور اس حکم کے طابیں اپنے بھرت
 کر کے دینے مذکورہ ہے جلد گئے، آپ کے پیچے سمجھے حضرت زیرِ

کہا عقاوی سے جو اس کا حق ادا کرے ہے یہ ایک ایسی عزت کی بات تھی کہ جس کے حاصل کرنے کی آنحضرت صاحبین پائی جاتی تھی، ہر ایک نے اپنی خواہش کا اظہار کیا، حضرت زیرینے بھی اس شرف کے حاصل کرنے کی اکتشش کی تین بار بڑھ بڑھ کر جانشاری کے لئے اپنے کو بیش کیا، لیکن صفا و عرفت اور عزت ایک اور ہری صفائی کے لئے مقدار ہو جکی تھی، جنگ احمدیں کے نام پر طے کر لیا تھا کہ مسلمانوں کا نام و نشان تک اس سر زمین پر نہ پھوڑیں گے، لیکن پہلے حملہں ایکیں کو شکست ہوئی اور بیرون مسلمانوں کے بال قدم رہا، مگر تھوڑی سی چوک سے جنگ کا پانس پٹھ گیا، اُنکھت سے جنگ شروع ہوئے جبکہ تیرہ اندازوں کی ایکی جماعت کو مجھ نام کے ایک ناکر پھٹکا کریا تھا تاکہ دشمن پیچے سے چل دے کر سکیں، اور تاکہ یکر دی تھی کہ فتح یافتگی کو کبھی جراحتی مدد پر کوئی بھروسہ نہیں، ملکن جب اُن لوگوں نے دیکھا کہ فتح ہو گئی تو جھوپ صائم کی نصیحت کو بھول گئے اور عالم مسلمانوں کے ساتھ ایں غصت سمع کرنے لگے۔

حضرت خالد اس وقت تک مسلمان ہوئے تھے اور کافروں کی طرف سے جنگ میں شریک تھے، وہ جو کوئی الیکارخیوں پر پیچے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا، مسلمان چونکہ بالکل بے خبر تھے اس لئے اس پانکھ خلافتے اُنکے پاؤں اور تیر پر ستر ہو کر بیٹھ گئے۔

آنکھرست کے پاس صرف جو وہ صفا پر وہ گئے جو حلقت دھیکرا، بنائے ہوئے اپنی جانیں آپ پر قربان کر رہے تھے، ان چوڑہ جانشاروں میں ایک حضرت زیرینے تھے، وہ دشمن کے تیر و تکڑا کو روک کر اپ کی حفاظت کر رہے تھے، ختنق جنگ احمدی کے وسائل بعد کفار اکی تندی دل

ختنق فوج مسلمانوں کو تھسیں ہنس کر رہے کے نئے ایک بارہ بیڑہ زیرینے اور اسی مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے شہر کے چاروں طرف خندق بھوپولی، اسی نئی نامی اسلام میں ایک ایسی غزہ خندق کے نام سے مشہور ہے۔

کل جلتے، کفار کی صفين درہم برہم کر دیتے، دشمن کی فوج کے ایک سورمان نے ثیلہ پر جڑا کر لکارا، حضرت زیرینے پر باز کی طرح ٹوٹ پڑے اور ایک دسرے سے اُنھم کھا بھر گئے دلوں پر تھکرے ہوئے چیز آئے، دھی معلی اللہ علیہ السلام نے یہ بھکر فرمایا کہ لیکن دلوں میں جو پیٹے زمین پر پیٹو گزر کے کام لاجائیں گا آج کے دن خدا کو حق کا بول بالا منتظر ہے، وہ کافر پہلے زمین پر پھر گزر کا اور حضرت زیرینے کی تواریخے اس کا خاتمہ کر دیا، اسی جنگ میں ایک اور دسرے شخص علیہ السلام مسید نامی سے ممتاز ہوا، یہ شخص سر سے یاؤں تک ذرہ بکتریں ڈو بایا تو چغا، صرف دلوں انکھیں معلوم ہوئی تھیں، حضرت زیرینے انکھوں کو تاک کر ایسا نیزہ مارا کہ اپنا ہر گیا پھر اس کی مردہ لاش پر جڑا کر اپنا نیزہ لکھا لاء، یہ واد اتنا سخت تھا کہ نیزہ کی کافی دلک، زیرینے ہو گئی تھی، حضرت زیرینے کی سختی پر حلقہ کے نئے آنکھرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نیزہ کو اپنے لئے پسند فرمایا، بعد میں یہ نیزہ خلفائے راشدین میں تیرنگی منتقل ہوتا رہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد پھر یعنی تھے حضرت زیرینے کے وارثوں کو مل گیا۔

حضرت زیرینے جنگ میں بہت بہرا دری سے لپٹتے تھے، سارا بدن رخموں سے چور جو ہو گیا، ایک دھم تو اتنا سخت لگا تھا کہ اپھا ہونے کے بعد بھی اتنا ہر انشان رہا کہ ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرشد زیرینے پرین میں اس میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کر تھے۔

بدہ کے میدان میں کفار کو شکست اٹھانا پڑی، اس احمدی سے ان کے دلوں میں آگ لگ گئی، اور وہ برسا بر مسلمانوں سے بد لینے کی فکر میں لگ رہے، انہی کا تین ہزار فوج کیسا تھا جو ہوا۔

درینے کے قریب احمدی پیازی کے پاس سمجھتے خوبی کے تیر سے سال مسلمانوں سے مقابله ہوا، اپنی جنگ تاریخ اسلام میں عز و امداد احمدی کے نام سے شہر ہے، اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تواریخ میان سے کھینچ کر

تسلی دیتے جاتے تھے، بالآخر حضرت زیرینہ اسے بھی جنم سید کر دیا،

فع خیر سے جب مسلمانوں کو فرست ملی تو انکی پوری توجیہ کی طرف پھر گئی، مولیٰ میں مظلوم اور پرلسی مسلمانوں نے فتح مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں، ایک شہر صحابی ماطلب بن ابی بلعثہؓ ان کے پیغمبر کو میں مقصود تھے انہیں کے غیال سے ماطلبؓ نے تمام حالات لکھ کر ایک ہوت کے ذریعہ مکہ والوں کو آگاہ کرنا چاہا، وہ جو ہر ایسی راستتی ہیں تھی کہ اخضارت صلح کو بذریعہ وحی اعلان کرنی اور اپنے اس کی گرفتاری کے لئے ایک جماعت کو روانہ کریا، اس جماعت میں حضرت زیرینہ تھے، جب وہ ہوت گرفتار کر کے دربار ہوئی، میں حاضر کی گئی تو ان مصحابہ کو امام حضرت ماطلبؓ پر خفا ہوئے، لیکن "وَحَتَّى عَالَمُ" تھا خیبر سزادینا مناسب، سماں اور بدنی ہوئے کیونکی خجالی سے مطاپ کر دیا۔

جب چیک چیک فتح مکہ کی تیاری بھل ہو چکی تو وہ ان شہر خیری کو حضرت صفتؓ نے، میں ہر اسلامانوں کی ساتھ کے کا قدم فرمایا اور پرلسی سے رعیت دا بس کے ساتھ اس مزین میں داخل ہو گئے، جس سے آنحضرت پیش ہوئے اور وہ کار لٹکاتھے، مذکور علماء میں داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مختلف دستوں میں کم کر دیا تھا ہر دست اپنا اپنا علم لے کر جل رہا تھا، میں دست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے اس مبارک دست کے علم بردار و حداں لینے والے حضرت زیرینہ تھے، جب مسلمان مکہ میں داخل ہو گئے اور پر طرف سے اطمینان دکون ہو گیا تو حضرت زیرینہ اور حضرت متفق اور پرست اسے لپٹ کر دیا، اسے لپٹ کر دیا وہ بہت دیوار ہٹھی اور پرست کی لگا، جب اس پر پڑی تو دو بہت دیوار ہٹھی اور پرست ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہنے لگیں، میرزا احمد امیر سے ملک کا لکڑا آئی جس سے چون جائیگا، شاید اسکی قسمت میں اج شہادت ہے، وہ ماتلک بھویں میں بابر اس کی ایسی کرتی جاتی تھیں، اسی دہیاں میں حضرت زیرینہ

بہت دلاں جگ کفار نے مسلمانوں کا محاصرہ (کھیر) جاہری رکھا، اخراج مسلمانوں کی ثابتت قدری دیکھ کر کفار کی بہت لڑائی اور وہ والپس چلے گئے، اس جنگ میں حضرت زیرینہ توں کی حقاً لختہ در مقفرہ تھے اس جنگ میں ہبودیوں کا مشبوق قبیلہ تو فوج جس کا مسلمانوں سے مقابلہ تھا اپنے عہد سے پھر گیا، اخضارت نے صحابہ کی طرف مقابلہ ہو کر فرمایا کوئی ہے جو اچھا کاراس قبیلہ کی خبر رہتے، اپنے اس موال کو تین بار دہرا رہا، تینوں بار حضرت زیرینہ بڑھ کر کہا ہے اس کو اللہین ماضر ہوں۔

یہ ایسا وقت تھا کہ ہبودیوں کے ملیں جانا جان کے خطرے سے فانی تھا، لیکن حضرت زیرینہ کی مستعدی دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فریاد پڑھی کے لئے خواری ہوئے ہیں میرزا حواری زیرینہ، اس نازک وقت پر حضرت زیرینہ و خادامی اور جان شماری دیکھ کر اپنے فرمایا تھا، زیرینہ پر زیرینہ سے اس باپ فلاہوں، اخضارت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی حضرت زیرینہ کے لئے کافی ہے۔

خوبی خروجہ خندق کے بعد حضرت زیرینہ دہربی سموی لاکیوں میں بیہی حد تھا، اسیت فتوح میں بھی شرکیہ ہے، اس کے بعد جنگ خیر کا سور کیشیں آگیا، اس جنگ میں جس ہبودیوں کا مشہور سردار محبوب مارا گیا تو اس کا بھائی ماتلک مسلمانوں سے بدلا لینے کے لئے صفت سے آگے لکھا اور فوج کو مسلمانوں کو لکھا مسلمانوں کی طرف سے حضرت زیرینہ اس کے مقابلہ کے لئے لکھا، بالآخر بہت زیادہ لمبا چڑا ہٹا کتا تو جوان تھا حضرت صفت کی لگا، جب اس پر پڑی تو دو بہت دیوار ہٹھی اور پرست ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہنے لگیں، میرزا احمد امیر سے ملک کا لکڑا آئی جس سے چون جائیگا، شاید اسکی قسمت میں اج شہادت ہے، وہ ماتلک بھویں میں بابر اس کی ایسی کرتی جاتی تھیں، اور آنحضرت صلی

کہ اپنے ایک بخت حملہ کر کے ردمی فوج میں محسوس ہائیں
ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔
حضرت زبیر نے کہا کہ تم لوگ میرا ساتھ نہیں
و سے سکتے، لیکن جب ان لوگوں نے پھاڑ دکھہ کیا تو
ایسا سخت حملہ کیا کہ رومی تاب دلا سکے اور بھی کٹر
فوج کو کاشتے پھانستے، چیرتے پھاڑتے۔ مارسہ گراستے
تن تھا اس پارستے اس پارستے گئے، لیکن وہرے لوگوں
میں اور کوئی ساتھ نہ دے سکا، وہ بارہ جب واپس
ہوئے تو دیوبوں نے تھنڈے ہوئے گھوڑے کی ہاں بکھوئی
اور دشمنوں سے چورچو کر دیا، حضرت زبیر اس بھی بہت
ذہارے اور اپنے بیڑتے دیوبوں کے فرغ سے کسی نہ
کسی طرح باہر نکل ہی آئے، اس جنگ میں ایک ایسا
کاری رخ نکال کر اچھا ہوئے کے بعد بھی گیرا شان باقی رہا،
حضرت کاپور کے بعد یہ دوسرا خم تھا جب میں الگیاں انگریز
بیک پین میں کھیل کر رہتے تھے۔

حضرت زبیر کی فتح **حضرت زبیر اور دوسرے صحابہ کرام**
جس جوان مردی سے لے لے، وہی ایک
تاب دلا سکے ان کے پاؤں المکر گئے اور انہیں لکھست
لصیب ہوئی، اور دیوبوں سے فراخست پائے کہ بعد
اسلامی فوج نے حضرت مولانا العاصی رضی اللہ عنہ کی
سرداری میں مک معرکا رکھ کیا، چھوٹے چھوٹے علاقے
فرج کر دیے ہوئے فسطاط پہنچے اور قادہ کا موصرہ کر دیا
قلعہ ہیئت ہفیہوا تھا، مصری اپنی حفاظت کے خیال
سے قلعہ بنو ہو گئے، اور مسلمانوں کے پاس مامان رسد
اور فوج بھی تم تھی، دوبار خلافت سے مدد کے طلب کار
ہوئے، حضرت عمر نے وس ہزار سپاہی اور چہار افسر
مد کے لئے روانہ کئے اور یہ لکھ کر ایک خط بھی روانہ
کیا کہ ان چہار افسروں میں ہر ایک ایک ہزار سوارکار بربر
ہے، جب یہ درخسطاط پہنچ گئی تو حضرت مسلمان العاصی
رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر کے رتبہ کا خیال کیا تھیں
کا صرہ (مگر نہ) کو نیوالی فوج کا حاکم بنادیا، حضرت زبیر

اس مکانی کے پاس بیوی تھے لیکن جس میں دشنه پھیپھی ہوئے تھے
و شنوں لے حضرت زبیر کو بیجان لیا، اور کہا قسم ہوا تھا
عزیزی کی لیجنی جو انسان زبیر کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا
بیویا ہو جا دیا اس کا اعلان ہوتا ہے، اس کے بعد
وہ لوگ لیکا کیا، حضرت زبیر پر لوٹ پڑے، حضرت زبیر
نے تن تھہا اس جوان روایت میں مقابلہ کیا کہ دشمنوں کے
چکچھوٹ گے، اور تھوڑی دیر میں اس صاف ہو گیا
جنگ جنگنے کے بعد اس نے طائف و تیوک کی طرح اونچی
چھوٹی ہوئی جنگلوں میں شرکت کی، سوچ میں آنحضرت نے
ججہ الوداع د آخری رجوع کا قصد کیا، حضرت زبیر اس سفر
میں بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

جنگ یروک **نحو حادث اسلام کا سلسہ فلیقہ اقبال**
حضرت ابو یکھر صدقی رضی اللہ عنہ کے
وقت سے شروع ہو چکا تھا، حضرت ابو یکھر کے مقابل
کے بعد حضرت مہرفاروق نے خلافت کی ہاگ اپنے
ہاتھ میں لی اور سب مسلمانوں میں اپنے کارناموں سے
ایسا اسلامی جوش بھرو یا کہ سانغوب اسلام کے نام پر
جان فدا کر لے کے، لیکن تیار ہو گیا، ہر جھوٹے بڑے
لہجاءں بڑھتے کے دلیں جیادی اُرد و بھنی و
حضرت زبیر اخترت صلی اللہ علیہ وسلم ای ثابت
کے بعد بیجیدہ اور طول خاطر رکرتے تھے، لیکن حضرت
فاروق عظیم کا زمانہ ایسے جوش و فریکش کا زمانہ تھا کہ
حضرت زبیر ایسے عالی بخت پر جوش اور بہادرانشان کے
لئے گوشیں بیٹھا رہنا ممکن تھا، جو کھاری بھر کلٹھی
اور بھیجے ہوئے دل میں بھر زندگی کی لہر دوڑنے کی دوبار
خلافت میں عاض چھوئے اور فاروق عظیم سے بجا رات
لے کر دیوبوں کے مقابلہ کو گھر سے ہکل پڑیے ہوئے
تھا کہ یروک کے میدان میں مسلمانوں اور کافروں۔
در دیوبوں کی قربیں آئنے ساختے تھیں، یہی تھیں اور جگہان
کا راست پڑ رہا تھا۔
بعنوان تجاہد والے حضرت زبیر سے کہا

کردہ خلافت قبول کر لیں، بیعت کے لئے لوگ مسجد
نبوی میں جمع کئے گئے، مفسدین کے خوف سے دلوخی بات
زیادیوں پر رہ اسکی اور اپنے کچھ لہے سے حضرت علیؓ کے بال پر
بیعت ہو گئی، حضرت علیؓ کے خلیفہ ہوئے بعدهی مفسد
اینی خفتر بردازیوں سے بازدا آئے، حضرت عثمانؓ کی شہادت
سے عام طور پر بڑی بیانی تھی اور جگہوں پر فساد کی دبایا
پہنچی ہوئی تھی، حضرت علیؓ نے بہتری کو شک کیں امن
درفاہم ہو سکا۔

حضرت زبیرؓ کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کا بڑا قلت تھا
اوہ اکثر کہا کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کے پیارے بولوں پر جو
سے گناہ مار گالا، اصلاح کی امید میں حضرت زبیرؓ نے
پارہیتے تک کچھ نہیں کیا میکن جب یہ دیکھا کہ خلیفہ کو وقت
نہ ابھی اصلاح حال کئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا
تو حضرت علیؓ کے پاس شریعت لے گئے اور ان سے اصلاح
حال اور تابعین عثمانؓ پر صد دنرا، جاری کرنے کا مطالبہ کیا
میکن حضرت علیؓ نے اپنی آمادگی کے بیجانے بھی کا اقبال
کیا، اس جواب سے حضرت زبیرؓ بہت زیادہ بالہس ہوئے
اور خود اس شورش کو دیا کہ ارادہ کیا اور ذہن کو
شم کرنے کے ارادہ تھے ملکہ مختار کی طرف روانہ ہو گئے، اسی
سال امام المؤمنین حضرت عالیٰ اللہؐ علیہ السلام نے مجاہدین کو
لئی بونی تھیں، وہ اس وقت تک دہن ہلکتہ مقدم تھیں
اور ان کے پیچے یہ افسوسناک واقعات رکھا ہو رہے
تھے، حضرت زبیرؓ طاہرؓ امام المؤمنین، حضرت عائشہؓ
کی خدمت ہیں حاضر ہوئے اور مدینہ کے تمام واقعات
حرف بحرف بیان کر کے اس بات پر آمادہ کیا کہ عام
میہدیت اور فتنہ و نساو کو دور کرنے کے لئے جلدی جلدی
کوشش کرنا چاہیے۔

حضرت عائشہؓ کے شورہ سے اصلاح کا جھنڈا
پہنکیا گیا، اصلاحی آواز کا بلڑ پونا تھا کہ حضرت عثمانؓ
کے خلاف امام عزریؓ اور بصریؓ جو مدینہ کی خوف وہر اس کی زندگی
چھوڑ کر مکمل طور پر اسی اس پا سے اس تھے، اسکے جھنڈے

گھوڑے پر سوار ہو کر پہلے قلعہ کے چاروں طرف چکر لکایا
اوہ جن جنگوں پر مل سب سماں فوج کے دست میتھ کر دیئے
اس طرح سے سات مہینے تک قلعہ کا محاصرہ دھکیا رہا
لیکن ہمار جیت کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا، آخر ایک دن اکابر
حضرت زبیرؓ کہا آج ہم اسلام پر فدا کوتا ہوں، پہلے
ایک سویں جی ہلا تقدیمی دیوار پر چڑھے، حضرت زبیرؓ
ساختہ اور بھی کچھ بجا پر قلعہ کی دیوار پر چڑھے، اور وہ بیرون
نور دے نظر میں بیڑا کیا اور حسرے پیچے پھانٹک کے سامنے
جو فوج تھی اس سے بھی اتنی از دستے نظر میں بیڑا کیا کہ قلعہ
کی زمین وہل گئی، اپنے قلعہ سمجھ کر مسلمان اور محسن ائمہ
ہیں، اور وہ دیر لشان نہ کراہ صراحت بھائیوں کے، موقع
عہدہت احان کو حضرت زبیرؓ نے پیچے اڑ کر قلعہ کا دروازہ
کھول دیا اور پہلی فوج اندر محسن ہی، لوگ گھبرا کر اور صراحت
بھانگنے لگے، حاکم شہر موقوس نے امن کی درخواست کی
اور فرماں دید یا گیا، اس طرح حضرت زبیرؓ کی مغلدنی
اور بہبادری سے یہ زبردست قلعہ بھی مسلمانوں کے
ہدفیں اگیا۔

جنگِ تبل | تیسرا خلیفہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں حضرت زبیرؓ کی عمر کافی ہو چکی تھی،
اس سے کمی جنگ میں شرکت ہوئے میکن دستیں
جب مصری مفسدوں سے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ
کر لیا تو انہوں نے اپنے طرکے عبارٹ کرو، اور المؤمنین کی حق
کے لئے مقرر کیا اور جب یہ مخدع کے رو حضرت عثمانؓ شہید
کر دیئے گئے تو حضرت زبیرؓ نے وہیت کے طلاقی رائے
وقت بکار جنادہ ادا کر کے "خش کوکب" نامی قبلستان
نہیں دفن کیا۔

انتاللہ وانتا المیہ راجعون۔

خلیفہ وقت کے قتل سے مارے جانے پر سناٹا
چکا گیا، مفسدین کے عجیب ستد ول لرزہ سے قلعہ حضرت
عثمانؓ کے ہدرہ ہلکا اور وہ میرے مقامات کی طرف سے
بھاگ کر چلے گئے تھے، مصریوں نے حضرت علیؓ کو آمادہ کیا

ان لوگوں نے صلح ہو گئی اور یہ سب لوگ اپس میں لئے
لوگا جو خیر نہیں لہذا ہم لوگوں کو الیٰ ترکیب کرنی چاہیے
کہ ان لوگوں میں کسی طرح صلح ہو گئے، اسی ارادے سے مسلمانوں
نے یہ طے کیا کہ رات کے وقت امیر المؤمنین کی بیخبری میں
حضرت زین و طائبؑ کی فرضی پردھا مابول دیا جائے، اور
اس وقت حضرت علیؑ کے شکر بھی حمد کیا جائے تاکہ وہ طرف
الانی پھر جملے اور صلح کی لفظتوں خود جو ٹوٹ جائے، اس
ٹوٹ شدہ پردہ گرام کے مطابق فادیوں نے رات کے وقت
دو لوں فوجوں پر حملہ کر دیا اور بنا بنا یا کمیں بھجوگی، مفسدیوں کی
ترکیب چل گئی، دو لوں فوجیں آئنے سامنے آئیں اور
آلپس میں لا رائی ہوئے تھی، اتنے میں حضرت علیؑ نے صلح
سے باہر کر کر حضرت زین و طائبؑ کو پیکار کر کیا وہ دن یاد کر جو یہیم
اوٹری ہاتھ میں باقاعدے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاصمہ
سے کوئی سے اس وقت آنحضرت نے تم میں سے پوچھا تھا کیا تم
اس سے محبت کرتے ہو، تم نے کہا تھا اس، یا رسول اللہ
وہ دن یاد پسے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کہ کہا تھا کہ
ایک دن تا ان تم اس سے جگ کر دے، حضرت زین و طائبؑ نے
بھاہا دیا میں سمجھے یاد ہے۔

واقعہ شہزادت حضرت علیؑ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یاد دلا دی ہے، یہ میں نے علیؑ سے
چل گئے لیکن حضرت زین و طائبؑ کی حالت بھیب ہو گئی، حقیقت میں
میں ایک پہلی بخش کی فوڑا حضرت عائشۃؓ کی خدمت میں حاضر
ہو کر کوش کیا ام المؤمنین! حضرت علیؑ نے مجھے سے
مولیٰ اللہ علیہ وسلم کی بات یاد دلا دی ہے، یہ میں نے علیؑ سے
جگ کرے میں تاخت پر تھا، حضرت عائشۃؓ نے پوچھا
تو اب پھر کیا امداد ہے؟ و حضرت زین و طائبؑ نے خواب دیا میں
عقلی پر ہوں اور اب ان جھکڑوں سے دور رہنا چاہتا ہوں
یہ کیکر فوڑا شکر سے الگ ہو کر ایک طرف جلوسی پڑھنے
بیٹھے حضرت عبید اللہ سے کہا، بیٹا یہم عقلی پر ہوں ہم ہمیں میں
ساخت، اور میں کے جھکڑے سے ایک ہو جاؤ، لیکن
حضرت عبید اللہ کو پسند نہ آیا اور کہا، ابا ہان آپ تھیں

کیکر پھر جو ہو گئے۔
شورہ کے بعد یہ راستہ قرار بنا فی کو عبستہ باہر
کسی ایں اور حفاظت کی گلے جیسی بھروسہ میں سے حضرت علیؑ
کو کسی نکسی طرح اپنے ساتھ ملا لیں، اس کے بعد مسلمانوں
اور فادیوں کا مرگی دین تاکہ یہ فتنہ جو مسلمانوں کے نے
ایک مصیبیت بن گیا یہ پھر کوئی سرداشانکے، اسی شورہ
کے مطابق لوگ بھروسہ ہوئے، وہاں بہت سے مسلمان
جو اصلاح کے حق میں تھے، ان کے ساتھ یوں کو ادھر جب
اس تیاری کی خبر باخیوں کو معلوم ہوتی تو انہوں نے
حضرت علیؑ سے خوب لگائی بھائی، اور اپنی طرف سے
بہت سی باتیں پڑھا جس کا سارا میان لیں، حضرت علیؑ
کو کمی خیال ہوا کہ کمیں خاموشی کا یہ بیچہرہ ہو کر سارے
تلک میں بدغی میں جائے اور مسلمانوں کا شیرازہ جو
ایک مرتبہ لوٹ کر جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر کوٹ
جاتے اور مسلمانوں کی طاقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے
اس سے عام مسلمانوں کی حفاظت اور بھلائی کے خیال
سے بصرہ کی طرف فوج میرکر رہے۔

بصرہ پر یوں کو سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت
علیؑ نے ام المؤمنین حضرت عائشۃؓ فی اللہ عزیز حضرت
ذینور حضرت طیبؑ کے پاس باستھیت کے لئے ایک
قادہ بھیجا تاکہ صحیح طور سے معلوم ہو کر ان لوگوں کا ارادہ
کیا ہے؟ وہاں لوگوں نے بھیجے ماقعات تھے کہہ سنتے
اوٹری پڑھوادہ سے باخبر کر دیا، اخرين صاف طبع سے
یہی کہہ دیا کہ ہما ارادہ حضرت علیؑ سے جنگ کر لے کاہیں
ہے جنم تو صرف ہوا ہیوں اور فادیوں کے فتنہ کو کل دینا
چاہتے ہیں، یہ مسکر قاصدے کہا کہ یہ کام امیر المؤمنین حضرت
علیؑ کے مالیے بغیر نہیں ہے، حضرت زین و طائبؑ نے خوب
دیا کہ ہم تو خود ہی ای چاہتے ہیں کہ امیر المؤمنین کے مالیے کو
اصلاح کی کوشش کرس، حضرت عقبہؓ جب یہ مل خوش
کن پیغام حضرت علیؑ کے پاس لائے تو مسدودیں کوئی
خرگ کئی اور وہ سب سرخور کسر چنگ لگے کہ اگر اس طرح

اس بے بی سے شہید ہو رہا ہے۔

اَنَّ اللَّهَ فِي الْأَنْشَاءِ رَّاحِمٌ

آخر کاری لا شے بے روح حیرہ ہزار دین میں قرآن ملتہ میں
وادی سماع میں ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کرو یا گیا۔

ابن حبیب موز کے متعلق حضرت علی کی رائے

ابن حبیب نے حضرت زبیرؓ کو جام شہادت پلاکاران کے
بھیاری سے اور حضرت علیؓ کے پاس پہنچا، بھیٹا عادد وہ اس بو
خوش ہوں گے لیکن حضرت علیؓ کو اس غیرستے محنت منجھ جواہ،
کچھ درا فوس کرتے ہے اس لئے بعد ایں حبیب اور ان کے

ملیں تشویش پیدا ہوتی کریں کہاں درکس
طرف رکھ کر فرمایا جاتے ہے دوزخ کی بشار

اولاد سے جا سے ہیں حالات خوشنوی کے سخت کام نے میری آنکھوں

علوم کی نیکی نے عمرن حبیب کو
کو ریعن کر دیا تھا، میں نے "فیون چفت" استعمال کیا
لیکھ لگایا، ابن حبیب نے

اخلاقِ عادات اور بہت جلد علم ہو گی کہ یہ سختہ ہمیشہ تحمل
حضرت زبیرؓ کی چیز ہے۔

اب میں برا برپا کام کرتا ہوں اور آنکھوں پر کوئی بوجھ
شمار کر سکتا ہے، یہ اتنے

چھے اور نیک نہ کر الش
اور الش کے رسول و رسول اللہ
خوش تھے اولیٰ خوش تھا کہ

دنیا ہی سخت کی بشارت دی،
ان کا دامن اچھا تریں اور تکمیل ہے بھرا تھا،

وہ توں ساتھ ہوتے، حبیب نہ کا وقت آیا تو نہ ادا
پڑھنے کے خیال سے حضرت زبیرؓ نے، ابن حبیب نے کہا

یہ سمجھی تمازی ہوں گا، حضرت زبیرؓ نے کہا ہی اپنی طرف سے
تمہاری حفاظت کا وعدہ کرتا ہوں کیا تم بھی ہی وعدہ کریتے

ہو یا میں نے کہا ہاں، اس قول و فرار کے بعد وہ توں نمازِ نبیتے
کھڑے ہو گئے لیکن حضرت زبیرؓ نے سمجھے میں کہے ابن حبیب نے

اپنے وعدہ کیخلاف حضرت زبیرؓ نے حملہ کر دیا اور انکا مسر کاٹ
گالا۔

عندہ رابت کم ختم ہوں۔

تو اپ نے حضور نعمت سے پوچھا کہ کیا قیامت کے دن ہمارے

دو گز ہوں کے درمیان چھوڑ کر حضرت علیؓ کے خون سے الگ
ہونا چاہتے ہیں امام اب کا ساتھیوں کو رسم کئے، حضرت زبیرؓ نے
اس جواب کو سن لیا لیکن ارادہ میں کوئی تدبی نہیں ہوئی،
ایک حق پردازان پر حبیب حق ظاہر ہے جاتا ہے تو وہ کسی کے
سامنے کا استھانا نہیں کرتا، بلکہ اگر کوئی ساختی نہیں ملے تو وہ تن
تمہارا وہ حق پردازان ہے حق ہی اس کا یادو درگاہ ہوتا ہے اور
حق ہی اس کا سب سے بڑا ساختی ہوتا ہے۔

حضرت زبیرؓ اس کی طریقے سے اللہ ہر کسے اور کسی پلے
جانبکے ارادہ سے جھاڑ کی طاہری میں پرے اسیں اطرف جاتے
ہیں قیس بن حفنسے دیکھ لیا اور ان کے
دیکھ لشیش پیدا ہوتی کریں کہاں درکس

اولاد سے جا سے ہیں حالات خوشنوی کے سخت کام نے میری آنکھوں
کو ریعن کر دیا تھا، میں نے "فیون چفت" استعمال کیا
لیکھ لگایا، ابن حبیب نے

اور بہت جلد علم ہو گی کہ یہ سختہ ہمیشہ تحمل
قیس کے مشورے سے فرمایا
تمہارے پرے سو اپنے کو فرمائے

زمیں ایسا لیتے اور ایک زبر قدر
کرتے دہنے کی چیز ہے۔

اب میں برا برپا کام کرتا ہوں اور آنکھوں پر کوئی بوجھ
نہیں پاتا۔

لکھا پہلے سے تیز اور قوی ہوتی جا رہی ہے
حضرت زبیرؓ نے بعد ایں حبیب

تھوڑی سی لکھلوں کے بعد ایں حبیب
کے ہدپتے اچھا ہوا، مجھے بھی اطرف

جانبے تھے، تھوڑی دیر تک ساتھ رہے گا
دو توں ساتھ ہوتے، حبیب نہ کا وقت آیا تو نہ ادا

پڑھنے کے خیال سے حضرت زبیرؓ نے، ابن حبیب نے کہا
یہ سمجھی تمازی ہوں گا، حضرت زبیرؓ نے کہا ہی اپنی طرف سے

تمہاری حفاظت کا وعدہ کرتا ہوں کیا تم بھی ہی وعدہ کریتے
ہو یا میں نے کہا ہاں، اس قول و فرار کے بعد وہ توں نمازِ نبیتے

کھڑے ہو گئے لیکن حضرت زبیرؓ نے سمجھے میں کہے ابن حبیب نے
اپنے وعدہ کیخلاف حضرت زبیرؓ نے حملہ کر دیا اور انکا مسر کاٹ

گالا۔

باقی افسوس اللہ کا پاک بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلیہ السلام کا سچا عاشق اور اسلام کا جو پادری کیا رکھتے کے ہاتھوں

بامہر بخالی۔

اسی طرح عز و امداد میں بھی جب مسلمانوں کے پاؤں میلان جنگ سے انکھیں گئے تو آپ دیوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں تیرہ مجاہدوں کیسا تھا کہا سے لڑتے تھے؟ انکھیں گئے کی محبت آپ کے دل میں استدھر بھی جب کوئی رات سن پاتے تو جمال برجی کر اس سے بہت جاتا ہے۔

درہار رسول ہیں | حضرت زیبر کی بھی نام لیا تھا جنکو پہنچ دعافت کیلئے خداوند فرماتے ہیں کہ قدما کی قدم جسکے باقاعدہ ہیں میری ہاتھ میں ہوں گے لیکن سب سے زیادہ ملکیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ دیا رہے تھے، حضرت زیبر نے لپٹے انتقال کے وقت ان مجاہدوں میں حضرت زیبر کی بھی نام لیا تھا جنکو پہنچ دعافت کیلئے چنانچا اور فرمایا اتفاقاً کہ لوگ ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے باطل خلافت میں 2 آپ کے خوش ہو کر فرمایا امیر سے ماں یا ہام پر فدا ہوں، فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کا لکھ و جشن، آپ ہی کے باقاعدہ تھا، جب لاواعیں ہیں اپنے سارے کاروبار و عالم کیسا تھا تھے۔

امانت داری | عام طور پر لوگ آپ پھر و سہ اور اعتبار رکھتے تھے، بہت سے لوگ مرتبہ وقت اپنے بانچوں کی دلت کا آپ کو خانقاہ بناتے تھے، اور اپنے خوش خواش ایمانداری کیسا تھے اس فرض کو کام و پیٹے تھے۔

سخاوت | آپ بہت زیادہ فیاض اور بھی بھی تھے انکھیں ناہ ہیں اپنی ہاتھ و مال کو شلنے سے بھی دریغ نہ کرتے بھی وہ بھی کہ جب آپ کا انسکوال ہوا تو آپ بہت زیادہ قرض دار تھے، آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عباس ریاضی دیانتاری سے فرض کا ایک ایک پیسہ ادا کیا، کئی سال تک برا بیج میں اعلان کیا کہ حضرت زیبر کی بھی کا ایک پیسی قرض ہو تو وہ اگر ہے، اس طرح سے ایک ایک ادمی کو تلاش کر کے قرض کی قسم ادا کی اور پھر جب پوری طرح سے اعلیٰ نبی نے ادا کی تو اپنا

معاذات پھر درہار تھے جائیدگے، ارشاد ہے میاں: ایک ایک فتنہ کا حساب ہو گا، یہ مکار اپ کا دل کا نہیں انداختا در کہا اللہ اکبر! قیامت کا دن بھی لئتا سخت دن ہو گا۔

تقویٰ اور پرہیز کاری کا اس قدر خیال تھا کہ ایک دن عطاکے پاس گئے دیکھا کہ یامِ آخرت کے بعد بھی قربانی کا گوشت بچا ہوا رکھا ہے، فو را تم عطالت کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھا ہے سے باز رکھا ہے، تین دن لگنے کے اور بھی تک قربانی کا گوشت رکھا ہوا ہے، اُجھے عطالت سے ہو اب دریا میں کیا کروں لوگوں نے استدھر ہوئی لیکھ دیئے ہیں کہ تم ہوئے آسائی ہیں۔

اس طرح حضرت زیبر نے جب علم اصلاح بلند کیا تو ایک شخص نے اُکر کہا کہ اگر آپ اہم اہانت دیں تو حضرت علی کو وہ حکیم ہے جا کر قتل کر دوں آپ سے روکا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے باطل خلافت ہے کہ ایک دوں کو اہم اکمل کر دیا جائے۔

محبت رسول | حضرت زیبر اگر چیھوٹی غریب اسلام لائے تھے، تین میان سلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ایسی بھی بھی کہ ایک شخص کے لئے بھی کچھ فالافت میں سنا گواہ اذ فراتے حضرت زیبر کے اسلام فیوں کرنیکے کچھ دن بعد کریم بیو افواہ بھی کہ انکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشترکین مکنے گئے قرار کر دیا ہے۔ اس وقت تاکہ خبر کا منتنا تھا کہ قرآن قیصر اپنے گے، اور عالم شاری کے جذبے سے بخود ہو کر ملکی نامور سکریج میں مس پڑے، فتح کوچڑتے پھاڑتے جب سر کارو و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا، اسکے پیڑ پیچے تو انکھیں کی نکا و مبارک ان پر پڑی، اس حال میں دیکھ کر چہا کہو زیر خبر ہتا تھے؟

حضرت زیبر نے قرآن را اتفاق میان کر دیا اور کہا مجھ سے یہ برداشت نہ ہو سکا کہ حضور نور قادر کرنے والیں اندھم جان شار بالکہ پر باقاعدہ و مدرسے شیخ ہیں، انکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دلقت و محبت متاثر ہے اور آپ کے لئے دعا فرمائی، تصور ہیں کہ میان سے کوچھیں تو اسی جو اسلام کی راہ میں ایک لڑکے نے میان سے

حق پسندی حق پسندی آپ کی طیعت بن چکی شما
بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے
کہ اپنی بات کی تکمیل کرتے ہیں خواہ وہ صحیح ہو یا خط میکر جھٹ
زیر ان لوگوں میں سے تھے کہ جس کی تکمیل ساخت آجاتی فدا
قبول کر سکتے، خدا اور رسول کے فرمان کے لئے تو کبھی چونٹ
چکا کیا ہی نہیں۔

جھکیں ہیں حضرت مولیٰ نے جب سامنے آگئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بات یاد ارادی تر دیا اپنی قلبی قلم کر لی، او جنگ
سے کنارہ کش ہو گئے کیا اچھے تھے یا لگ کہ اللہ اور رسول
کی بات ساخت آئی اور کہ ان جھک گئی۔
اللہ کی رحمت ہو ان لوگوں پر

معاشرت یا ہم سہن آپ اگر چہ بہت مالاکتے
ایک سادہ زندگی کا درجہ تھا میکنے کا درجہ
کے عادی سچے معمولی کھلائے تعلوی پیشہ، لیکن زندگی جنگ
یہ خوب اچھا لامس استعمال کرنے بخیار کی عدمہ درست
بیوی بچوں سے محبت سے بیش اترے، حضرت عبداللہ کو
بہت زیادہ بیمار کرتے انجینر ہی بھی اپنی طرح نہیں اور پیارہ
بنا چاہتے تھے، جنگ پر موکب میں حضرت عبداللہ
وسا ماہہ سال کے بیچے تھے تو انہیں اپنے سامنے کے کام
اور ایک دن گھوڑے پر سوار کر کے ایک سپاہی کے
پرداز دیکھان کو جنگ کے ہولناک مناظر دیکھنے کا
موقع نے تاکہ جنگ کی وہشت مکمل جائے۔

کنٹھ مالا کی اسیرو دا

شربیت حیات ہے، چالیس سال تجربات اور تحقیقا
کے بعد جڑی بٹیوں سے بیادی طریقہ پر تارکی کی ہے
شربیت حیات کنٹھ مالا کے علاوہ خارق، خون کی خرابی
بچوں کے بچوں سے بھی اور گری وادی کے لئے بھی مفید
ہے، شربیت حیات کی خصوصیات یہ ہیں کہ کنٹھ مالا کے
جز ایشام کو غیر عرسوں طریقہ پر پہشاں اور پانچانکے ذریعہ
نکال رہتا ہے، کنٹھ مالا کی تکمیل خواہ پھیٹ کی جوں یا شے
پھیٹ ہوں، دلوں حانتوں میں یہ وہ اجرت الگی طور پر
خاندہ پہنچاتے ہیں، اب تک اس کے استعمال سے لا تعداد
کنٹھ مالا کے بڑیوں نے فائدے اٹھاتے ہیں۔

عائی تیمت فی شیشی چوانس چوریم کی خوش بھر
نوٹ، پچیشیوں سے کام کا اڑ دشیل نہ ہو گا، اور عوف
رقم کا پیشی ہی اناضوری ہے۔

میلنے کا پتہ:- مینجبر داخانہ میا دکا حکم تید شنا والبرکا

عطا دن شاہین روڈ خضر پور کلکتہ ۲۳

تعلیماتِ اسلامی کا نقیب و واعی

مسلمان مردوں ہو توں اوبیکوں میں انسانی
محیت اور اسلامی حریت پریا کرے کھاوا خود فہردار
ہفتہ وار روشنی بیتلکلور
جو تقریباً اڑیسہ سال سے ریاست سیمور کے
مرکزی شہر بیتلکلور سے دین حق کی خدمت کر رہے ہیں۔
ہر یونگ دیانتاری بھائیوں کی ضرورت ہے۔
سالا د تین روپیہ آٹھا نے دشمناہی دو روپیہ

لی پرچہ ایک آنے
الوصل ل الخطیب، مدیر و مالک
ہفتہ وار روشنی نزد لال مسجد بیتلکلور عـ۱
پاکستانی پتہ:- رفتر ہفتہ وار "الاعتصام"
شیش محل روڈ، لاہور۔

مستقل عنوان

نقد و تبصرہ

کھڑ کے مل کھوڑا طریقہ

خادیار دین کا نسخہ ہے کوئی صحیح تفصیلات پر عمل اٹھ رکھنے کیلئے اور بنا بیس کرنے کے لئے تم سے پانی بھاگا ہے وہ سراب ہے۔

اسی صورت کو یہ کتاب۔ اشتراکیت مذہب اور اخلاق "پورا گرفتار ہے" مصنف شپوری وضاحت کے ساتھ دکھلایا ہے کہ اشتراکیت اپنی سرشت اپنے مراجع اپنے شور اپنی بنیاد کے اعتبار سے مذہب اور اخلاق کی رشمندی اس کا پروردہ مذہبی جماعت اقدام و احوال کی لاش پر سے گذرتا ہے۔ اس کا پروردہ مذہب و اخلاق کے خون سے ہیراب پوتا ہے مصنف نے اپنا تقریباً تمام مواد درمیں تکریں ہی کی کتابوں سے یاد ہے جن کی ثبوت کتاب کے آخری صفحہ دے دی گئی ہے۔ کسی کو پیش کرنے کا موقع نہیں کہ یہ مواد اشتراکیت و مصنفین کی کتابوں سے یاد گیا ہے۔

اچھا بارہار پیشناہ کا ہے کہ اشتراکیت مذہب کی دشمن نہیں۔ وہ سیں جدید بھی ہیں مسلمان بھی ہیں وغیرہ بلکہ اسی حقیقت (اس سے زیادہ کچھ نہیں) کہ مذہب و اخلاق کے حاذکو روں میں پوری طرح تکست دیجیئے اور نبی نبیوں کو مدد بنا دیجئے بعد اس سی کی صورت یعنی باقی فہری، رہی ہے کہ مذہب و پال مذہب کے خلاف، ہنگامہ آرائی کی جائے بلکہ زیاد اشتراکیت کو غلوت، نسلانہ اور دو لوگوں کو دو اہم خوبیں پہنچانے کے لئے یہ ضروری بھاگا جاوے ہے کہ اشتراکیت کی مذہب و شری کو پورا پیگنڈا کے لیے اسی طرح حریریں چھپا جائے۔ اور ساجد مسلمان اور گرجاؤں وغیرہ کی تاریخ کا مذہب پرست دیجاؤں کو اشتراکیت کی شرید نظرت سے ہٹایا جائے۔

رسوں کی اشتراکیت نے جس اخلاقی انتار کی، صفائی بھی اسی اور اسلام کے ساتھ اس کا جمع ہوا اسکی بھتیجی ہی ان کے لئے

اشتراکیت مذہب اور اخلاق اصطفیہ، جناب
نذر محمد خالد، مفتاح

لکھائی جھائی طبیعت کا مذہب تبیعت، ہر مطہرہ۔ مکتبہ پچارائی ماہ آرام بخ روڑ کراچی سٹ - بھارت میں مکتبہ جماعت اسلامی۔ راچپور یونیورسٹی سے مل سکتی ہے۔

موجودہ دنیا کا سب سے زیادہ طاقت و راد کشش انگریز "ازم" اشتراکیت ہے اور اس کی شش انگریزی کا یہ عالم ہے کہ وہ بعض مسلمان بھی جن کا مذہب دنیا کے تمام مذاہب سے اعلیٰ آسمانی اور بیویب و شکر ہے اور جس سے بڑا اشتراکیت کے آلاتی تسلیع کا دشمن کرنی ہیں ہو ملک اشتراکیت سے تاثر ہوئی بغیر نہیں رہ سکے ہیں۔

اشtraکیت یاد سے نظقوں میں کیوں نہ کی عام تبلیغ اکرشش کا راز حقیقت ہیں یہیں کہ اس کا استدلال قوی اور واقع مضمبوط ہے۔ بلکہ آج کی دنیا کا وہ ذریں ہے جو دنیت کے کمزور چکوں رہا ہے اور وہ قلب سے جو نفس کی جگہ پر سمجھا ہے یہ کروڑا اور حسن دنیا کو جاہلی زندگی بھجے ہے۔ جو طرح ایک بھکر کا شخص چوری کی قباحت و شناخت کا علم رکھتے ہیں جو اصطلاحاً روئی چڑیا ہے۔ اسی طرح بعض ای علم بھی لاد بھی تسلیع حیات کی قباحت و شناخت سے واقعیت کے باوجود تربیتی اور حسوس فوائد کی حرص میں اضطرار ایکیو نہ کی طرف جا رہے ہیں۔

تاہم جن لوگوں کو صحیح طور پر کیوں نہ کیے جاندی تسلیع اور اہم اصولوں کا علم نہیں اور حضن پر پیگنڈا سے اور جزوی واقعیت کے سہارے وہ نیکستی تھی سے کیوں نہ کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کے ساتھ اس کا جمع ہونا اسکی بھتیجی ہی ان کے لئے

متن ہے۔ «سرے کالمیں ترجیب ہے۔ ایسی حدیثوں کا انتساب کیا گیا ہے جو چاری روزات کی منزل اور معاشرتی زندگی کے عام معاشرات میں رہنمائی اور اصلاح کا فرضیہ تجویز کرے۔

واضح ہے کہ «کلینڈر» ہستھلاخ اسال بھر کی تاریخوں کے ٹھوٹے کو کہا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی کلینڈروں میں تاریخیں ہیں۔ اس معاشرتے انھیں لکھانے والے پوشاک ہے سکتے ہیں، لیکن کلینڈر ہم نے ان کی خصوصی ہیئت کی وجہ سے لکھ دیا ہے۔

ناشر نے ان کو یعنی قسم پر چھاپا ہے۔ قسم اول۔ جو تصریح کے لئے آئی ہے اس کی تیمت فی سٹ چار در پی ہے (ایک سلف آٹھ پوشوں کا ہے)۔ قسم دوم فی سٹ در پی۔ قسم سوم۔ فی سٹ ایک در پی۔ قسم اول میں شکار کا غیرہ لگا ہے۔ باقی دونوں قسمیں اس کے بغیر ہیں۔

ستھانکے کا پتہ ہے۔ اسلامک پلٹنگ ہاؤس۔ باقی منزل پر تدریجیں

اعظم گذھ۔ یہ پہا

جدید قسم کے تاریخوں والے کلینڈر بھی اس پر پہل سکتے ہیں۔ شاکریں خط و کتابت سے خدمات حاصل کریں۔ اور اسلامک پلٹنگ ہاؤس کی تضییغ بعثت کی قدر افزائی فرمائیں۔

دھوت الفطرة [صفحہ ۱۹۷] قیمت درج نہیں۔

سلسلے کا تصدیق۔ دلائل عربیہ "بی" بوجہ اسٹریٹ۔ پلٹنگ

عجمی تصورات یوں تلقیف اور منگامی مذہبیات نے اسلام کے سادگی پر مند اور عام فہم اصول و عقائد میں بوجہ میں تکلاند بیشی اور مطلقی جزوئے پیدا کئے ہیں اُن سے اپنی علم بے خبریں۔ اسلام کو دو حصے کردا ہے کہ مقابلوں میں سریند کرنے اور عقل شیطان کے جملوں کی باغفت کرنے کی خاطریں شک شکیں و مذاقہ کی روزم آرائیاں اپنے زمانیں قابل قدر اور وفی رہی ہیں۔

لیکن ان کے تبعیج میں بعض ایسے بیاحت دین میں پیدا ہو گئے۔ جو نصف دین کی فطرت سادہ اور مزارج الطیعت و میہماں کیافت تھے۔ بلکہ اسلام نوں کی عملی قتوں فلسفہ و مفہوم کی بے توافقی اور بے عملی کو خالب کر دینے والے تھے۔ چنانچہ عالمہ الناس میں جتنا جتنا شوری مناظرہ و مباحثہ برہت اگیا اُنی ہی اُنی عمل سے دوری اور

اندازہ ان محضرا قطبیات سے ہو جاتا ہے جو زیر تصریح کتاب میں روایت ہنگوں ہی کی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔ ہم ماہرین کی اشتراکیت کے بعد اصول اور بعض مادی منافع قابل تدریجی ہیں۔ لیکن مقابلوں میں حقیقی جوانیت، خدا بپڑا ری اور قسطلائیت ہیں پرانی جاتی ہے وہ ماڈی منافع اور قابل تدریجی اصولوں سے ہزارگناہ بدتر ہے۔ پریت اور نفس کے تقاضوں پر جو لوگ مذہب، اخلاق، صحت، صیانت، ضمیر اور شرافت سب کچھ قریبان کر سکتے ہیں ان کے لئے توبے شک اشتراکیت کے دہن میں ہو گئے انت کو چند جھوٹکے ہیں میکن جو لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ بلکہ مرے کے بعد بھی یک زندگی ایک دشائے تو ایک بار کا وہ عمل صائم کرتے ہیں، ان کے لئے اشتراکیت کی دنیا میں کوئی نجاشی نہیں۔

اشتراکیت کے باکے جس صحیح معلومات حاصل کرنے کے شاھیر اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اس کے علاوہ بھی چند کتابیں لکھنے پڑا رہے اس سلسلہ کی شائع کی ہیں، جس میں سے چند کو نام ہیں۔ اشتراکیت کی ناکامی۔ اشتراکیت اور اسلام۔ اشتراکیت اور نظام اسلام۔ معاشری تا ہماری کا اسلامی حل۔ غالب یہ جملہ کتب بھی لکھتے جماعت اسلامی رام پور پیلی سطل سکھیں گے۔

اسلامی کلینڈر [منگی قصہ] پر کمرے کی دیوار پر گلی ہوئی ایک ادنیٰ صدقی رحمات کی آئینہ دار ہوئی ہے۔ اسی طرح ماہول کی ہر شیٰ صاحب، اول کے رحمات تحریمات اور مسلمانات کا پتہ، دیتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ رحمان و میلان کی آئینہ دار چیزیں اس رحمان و میلان کے احلاف اور تحریکات کا بھی وسیدہ نتیجی ہیں۔ اسی لئے ایک شخص اگر اپنے میلان طبع کے علاقہ بھی کسی شے کو ماہول ہیں تاکہ نے اور نہ رفتہ غیر شوری طور پر وہ انگریز میلان طبع پر کچھ نکھلے اور انداز ضرور ہو گئی۔

"اسلامی کلینڈر" اسی نظریاتی اصول پر تیار کئے ہوئے خاص تھکھی ہیں جو برادران اسلام کو ضرور ملکانے چاہتیں، اُن کا سائز بڑے کلینڈروں کا ہے۔ کاغذ نہایت موٹا ہے چھائی لکھائی تھیں دو دنگی ہے۔ دو کالم ہنا کہ ایک کالم میں احادیث، صحیح کا

— جس کا جامع نام اسلام تھے غیر قابل اور جادو اپنی سے چنانچہ قرآن و حدیث کی تفہیمیں اور تعبیریں آج کی جاری ہیں وہ اب سے ہزار ہر سچی کی ہوتی تفسیروں اور تعبیروں سے رکھو گی میتوڑہ چیزوں زمان کے مابین کے مابین کوئی اصولی تفاہ ہے۔ وہ دونوں ایک میں بس ذریق ہے کہ ایک ہی دریے سے حقیقت ہر دو کی ضرورت اور ہنگ کے مطابق مختلف اندازیں پہنچاتی ہے۔ اور ہنگ ایک "معارف الحدیث" کو جس قدر سراہنہ کرے گا۔ مولوی نے موجودہ دور کے تعلیم یا فتنہ مسلمانوں کے سلوب نکار اور زندگی نظر کو لمحو نظر کر کر احادیث بخوبی تفسیر کیں تاکہ مسلمانوں کا مسلسل نہایت طیں مام فہم زبان میں جاری کیا ہے اور مولوی کے انداز کے مطابق یہ مسلم پاپیع مجلد اسی مضمون ہے۔

اہل ایمان کو "معارف الحدیث" کے مطابق اسے ضرور
بڑھو دو رہونا چاہیے۔

سر اپنے رسول [ناشر۔ کتبہ نشر اسلام]۔ احمد بن الحسن قدسی۔

جید آباد دکن

صفحات ملا۔ قیمت ۲۰ اور لکھائی چھپائی ہتھر۔

اردو میں آنکھوں کی سیرت اور صورت کی تفصیلات بیشمار کتابوں میں ملتی ہیں جن میں سے اکثر ایسی ہیں کہ ان کے مؤلفین نے تاریخی صداقت سے زیادہ جذباتی عقیدت سے کام لیا ہے اور مبالغہ پسند مصلحت حاٹوں نے ان پر بڑی علاشی چڑھا کر بخیں بالکل ہی پاپیع شقاہت سے گرا دیا ہے۔ حالانکہ حضور سرور کو نہیں میں اللہ علیہ وسلم کی کتاب نزدیکی کا ایک ایک ورق اور ایک ایک لفظ اس طرح محفوظ ہے کہ لکھنے والے کو نہیں و تھیں اور اجتہاد و قیاس کی قلعہ ضرورت نہیں چھوٹے سے چھوٹا و اعتماد اور سرپاپی مبارک کی ہر ایک تفہیم ایسی تحریک رواجیوں کے ساتھ محفوظ ہے کہ مشاہد بھی اس سے زیادہ تحریک نہیں پیدا کر سکتا۔

مبارک ہیں "سر اپنے رسول" کے مولوی نے یہ کتاب لکھ کر ایک ایک ایک مدرس کام انجام دیا۔ اس کتاب میں آنحضرت کی نزدیکی اور تصورات اور خداویں و خیر کے بارے میں پوری تفصیلات۔ معتبر احادیث و آثار کی روشنی میں جیسی کلمات کا ہوتا ہے تھیں ایسی بہگ ایں اور ایسی ہیں۔ قانون خطر

ٹھوسہ دل تعالیٰ دنیا سے فرار و گرفتار ہو تاگیا۔ یہی خدا اور ایک خاتم النبیوں کو ان کی خلوص دل سے سمجھو دیتے ہوئے دلخداۃ الوجہ اور امکان کذب اور مابعد اطیعت مسائل کی جھوپل جھیلیاں میں اپنی زندگی کے بہترین لمحات گوانے لگے۔ ہنیں کہا جا سکتا ہے پریز زمانے کی ضروریات کے اعتبار نہ تکمیل کیے گئے لگری میں مزدوں تھیں لیکن یہ بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ آج کے عوام کے عوام اور ایسا ملک زمانہ میں اسلام کے راستے سارے ہے یہ سارے مجاہدات کیشف اٹھائے اور ٹھوس نہیں دی اصولوں پر توجہ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ چنانچہ زیر نظر کتاب "دعوت الفطرة" اسی ضرورت کو پورا کرنے کی دلیل تھیں اس کو ایک مصنف نے اس میں ایسی ای ہجتوں کو صاف کرنے اور اسلام کو عصر حاضر کے عقلی تھا ضوں سے ہم ہنگ کرنے کی تھی تھا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی ہجڑے خبروں سے اس طرح کے نیک کام ای جملہ انتہائی ضروری اور لا تھی قدر ہیں لیکن تحریر کا بوسیدھا ایسے اہم کام کے لئے ضروری ہے اسکو کروہ مصنفوں میں موجود ہیں۔ زبان و انداز کی ایک دوغلی ہو تو گوریہ سرو چارھٹے میں کوئی نہ کوئی " وجدان سوز" پیزیل جاتی ہے اور گوریہ طور پر کتاب کا اندرا تحریر بصالح تسلیخ کا نہیں بلکہ تحریر تفسیریں کا ہے۔

بہرہاں بجهت معروف بہارش میں یہ کتاب قابل قدر رہنگی کرنے والی ہے۔ اور بہت سی انجمنیں اس سے دوستی کرتی ہیں اور مولف کے لئے مولف ہے۔ مولانا ناظم ناظم نعیانی۔

معارف الحدیث [صفحات۔ بہار۔ قیمت ۱۰۔ ملنے کا پتہ۔ کتب خازن القرآن۔ لکھنؤ۔ کتابت و طباعت اعلیٰ میباری کائنۃ محمدہ صیفید۔

قرآن و حدیث صدیاں گزر جانے پر بھی پرانے ہوئے وہ سورج اور چاند کی طرح سدا بہاریں۔ ان کی روشنی میں کوئی تبدیلی نہیں۔ البته انسانوں کا انداز نکل اور جنات ہر دوسریں بدلتے رہتے ہیں۔ وہ ایک ہی پیزی کو آج کسی اور سلطے سے سوچا ہے اور کل کسی اور سلطے سے تیجہ میں اسے اپنے نکر کے ہر دوستائی میں کافی نسبتی نظر نہ لگاتے ہے۔ حالانکہ فرق خود اس کے انداز نکر کا ہوتا ہے تھیں ایسی بہگ ایں اور ایسی ہیں۔ قانون خطر

روٹی کے سوال لئے آج دنیا میں جو مرکزی اور شہزادی اہمیت حاصل کر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں کیونکہ تم اسی تسام نہ طاقت اس سوال کے خود پر مگوتی ہے اور وہ سوتھ مذاہب ملکی بھی اپنے اپنے طور پر اس سوال کامن اسیب جواب پیش کرنے کی صورت کرتے ہیں کیونکہ وہ بناستہ ہیں کہ آدمی پیش کو رکھ دیتے آتے تھے اور مسلمانوں کا تواریخ درست رہنا اتفاق ریتا ممکن ہے۔ اور جھوک اور جھوقول میں حقوق بیان نہیں کو ٹھکر اکر جن بیکاروں کے لائچ میں شکار گراہی ہو سکتے ہے۔

اسلام ایک آناتی ابدی اور جسمی گیر رذہب بھجنے ہوئے

ایس ایم ترین سوال ہے کیونکہ یہ علاقہ رہ

سکتا تھا۔ یہ اللہ انتہی کے اس نے

ایسے اپنے سیدیاں نظر و نظر اور

بلند تخلیل کے باعث میں ایک

سوال کو اضافی تندیگی کا

حکم نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ

ایسے اتنی بھی اہمیت

دی جتنی کہ ایک اخلاق

آموز اور حقیقت پسند

نہیں کر دیتے جائیں گے۔ مذین جر

میں کم کر دیتے جائیں گے۔ علاوه ازیز اہل اسلام کی

مکتبہ سچلی دیوبند۔ ضلع سہاربور

اکثریت کے باعث اسلامی فلسفہ میں

اعلم سے تصویر اور اس کی اصل دو

حکمِ الامت

مولانا اشرفت علی کی شہنشاہی آفاق تصنیف

تفسیر سیان القرآن مکمل

ایس بھی کتاب تخلیل سے مل سکتی ہے۔ یادہ حضور میر بکری، بکاغذ الحسانی
چھپائی اصلی، ہری غیر مجدد ساختہ تھی۔ مجلداً علیٰ مشترکہ روپے۔
آنکھوں کے اسوہ بارک
میں جلوہ فرمائے ترقان
میں اور آنکھوں کی زندگی
بیساں اتنا ہی فرق ہے متنا

ہیں اور تصوریں ہوتا ہے مادی
مکتبہ سچلی دیوبند۔ ضلع سہاربور (لا۔ ۱۷)

اور نظامِ دولت کو تو خود پورے طور پر اپنایا اور دنیا
کے سامنے مقول و مترقب، ہماری پیشیں۔ میکن حقیقت یہ ہے کہ
اسلام کا اپنا نظامِ معیشت، میانے کے تمام نتائج میں جیشت سے
 جدا گا۔ یہ متعلق نظام ہے جو اصولی اور عملی مدد و میر رونی کے
سلسلہ کو انتہائی انصاف، پاکیزگی اور جامیعت کے ساتھ میں کرتا
ہے۔ مزروعت، اس بات کی بہک میں فہم رکھنے والے مسلمان اس کو
پوری طرح بھیجیں اور کبکرد و سروں کو بھجاں۔ ماڈی خند رکھنے
والے مذاہب تکر کے مقابلہ ہیں، اگرچہ جو یہ اسلام کی معروضات
پیش کرنے کے موثر اور کوچع الائچہ رائج ہوتے ہیں۔ اور بالل

آنکھوں کس طرح اشتبہ بیٹھتے تھے۔ کس طرح آنکھوں کرتے تھے مکمل
خوشی مناتے تھے کس طرح انہا علم کرتے تھے۔ لیکن چیزیں اپنے
مرغوب تھیں۔ کن پیڑوں سے گزیر فرماتے تھے کس طرف سے اپنے
سلسلہ جنہیں والوں اپنے ہر زیروں دوستوں اپنے صاحبوں سے پیش
آتے تھے۔ ان تمام تفصیلات کو ملامت و صداقت کے ساتھ
سرایاں کے رسول "میں ہی بن کیا گیا ہے۔ میاں یہ اگرچہ یہ الفاظ
درج ہیں کہ مسلم نوہاں والوں کے لئے ایک تحفہ ہے میکن تجھے یہ ہو کہ
یہ تحفہ نوہاں والوں ہی کے لئے ہیں۔ بلکہ پیشہ سے بڑے مسلمان
عالم اور بڑے سے بڑے ولی وظیفہ کے لئے بھی یہ

تحفہ ہے۔ اسلام سے جو جتنا فریب ہوتا

چاہے وہ اتنا ہی زیادہ آس حضور

کے نقش قدم پر چلنے کی گوشش

کرے۔ اسلام اگر لفظی و

معنوی اعتبار سے قرآن

کے درام سے مل محفوظ

ہے تو اسکی اعتبار سے

آنکھوں کے اسوہ بارک

میں جلوہ فرمائے ترقان

میں اور آنکھوں کی زندگی

بیساں اتنا ہی فرق ہے متنا

ہیں اور تصوریں ہوتا ہے مادی

مکتبہ سچلی دیوبند۔ ضلع سہاربور

اللہ چیزیں ہیں، لیکن حقیقت اور نفسِ الامر کے

خواطیسے ان ہیں ذرہ براہم فرق نہیں۔ جو جتنا آنکھوں کے اسوہ

سے قریب ہوا اتنا ہی قرآن سے قریب ہوا۔ جتنا دو بھاگا کا اتنا

ہی قرآن سے دور بھاگا۔

اللہ تعالیٰ مولف کو جزا سے خیروں سے اور ہر اور ان اسلام

کو اس مقدس کتاب سے استفادہ کی تو قیمت عطا فرمائے۔

از صدر الدین اصلاحی:-

اسلامی نظامِ معیشت [اعفافات مشتملہ تیمت مر

مشتمل کا پتہ۔ مکتبہ جماعت اسلامی۔ راجہپور (لچ پنی)

خل کے چند ایسے نبیادی تھوڑے کھدیتے ہے جو مذکور ہمہ حکم پا کر ارادہ
قابلِ اختداد ہیں۔ جن پر نظامِ عیشت کی بلند ترین عمارتِ نہایت
خوبصورتی سے بن سکتی ہے۔ ہزار افسوس کے مسلمان اپنی فکر و صورت سے
محبی شکوفوں سے ممزوج ہو ملکوب ہو کر بے خدا عیاش کی رو
میں ہے پڑھے جا رہے ہیں اور پارس کی جو تحریک اخیں الشاعل شائیز
تھروں کو ہیرا اور تابعیت کو سونا بنانے کے لئے عطا کی تھی اموریک
طرف ڈال کر باطل سکریٹس اور بیکل پیش کی شید اخیر ہوئے ہیں۔
صفحات ۵۶-۵۷ نے کاہتہ۔ لکھتے جماعتِ اسلامی

(امم ہر یومیں) راسپورت یونی

یہ بولا تا ابوالاعلیٰ مودودی کی ایک تقریر ہے جو انہوں نے
کوئی جماعتِ اسلامی کے ایک اجتماع میں اپنے رفقاء کے سامنے
کی تھی۔ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا ہم یہ ہے کہ اسلامی تحریک
کے کارکنوں کو اپنی سرگرمیاں مروجہ سائی تحریکوں کی سرگرمیوں کو
نمادی چاہیں مدد و مدد و مدد و مدد رہیں اختیار کرنی چاہیں
جیسیں اس کل کی میاست میں بلا کلکت اختیار کیا جاتا ہے۔ بلکہ
اسلامی تحریک کے کارکن کو ہر قدم اور ہر سانس کے ساتھ خدا
اور رسول کی اطاعت، حق پرستی، ایمان، خلوص اور پاکیازی
کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تحریکِ اسلامی کا تمام تردار و صدار
تعلیٰ بالشد اور دین کی قیمت پر ہے۔ اس نبیادی کلیت کے تحت
کن فروعات کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ اور عالم کو نکار اس
نبیاد کو استوار کیا جا سکتا ہے اسی کی ضرورتی تفصیلات کو مولانا
مودودی نے اپنے خاص اندازو سلوب میں لکھا ہے۔

فہمائیں رضمان اُن دعائیں اس کے فضائل، اس کے آداب اُنکی بہت

شکوہ چواب شکوہ اُن دعائیں اس کے سائل و خیر و تمام تفصیلات

کیلئے کتاب فضائلِ رمضان طلب فرمائی۔ قیمت صرف ۲۰

میراث الحقوق اُنورتوں مزدوروں، اُن دشمنوں اور اولادوں والدین پر یو

مکتبہ تخلیٰ دیوبند ضلع سہارپور

پر و پیکٹے کامقابلہ غریبِ اسلام بہت محدود طریق پر سی کر سکتے گا
لیکن اس مذکور ہی اور بے مانگی سے ملے اس ہو کر دریا باطل پر گوں
حمد کا دینا اپنی حق کو زیب نہیں دینا۔ اپنی حق آس وقت بھی حق ہی
کہتے ہیں جیب تمام دنیا باطل پر یقین اور مگر اسی پر صریح تھی ہے۔ الگ
کا بسہ متعلق ہزاری اور تو انس کے ساتھ حق کا عملان لئے جائے
تو پھر زکھر و لگ ضرور تاثر ہوں گے۔ اور خدا نے چاہا تو باطل ہی
کے کیپ سے حق کو طرفدار ملتے چلہ جائیں گے۔

جماعتِ اسلامی کے بعض افراد نے جہاں دیگر مہفوں میں
ضروری پر فرضہ باطل سے حق و حلم کی جنگ لڑائی ہے وہاں وقت
کے اس اجم ترین مو ضرع کو بھی لشناہیں چھوڑا۔ بے شمار مسلمان
ایسے ہیں جو دیانتاہ کی سختی تھے کہ اسلام کتنا ہی بلند و ارفع ہی بکر
اس کے پاس روشنی کے مسئلہ کا حل نہیں اور بکر کو تزم کتنا ہی ارذل
و ادھی سبھی لیکن روشنی کے سوال کو حل کرتے ہے۔ اس نے بعض مائن
یں اس کی ہمہوائی اور تقلید و خدید و مناسب ہو گی۔ چنانچہ اس کی
روشنی ہے گے اور یقیناً وہ ایک ہلاکت آفریں آئنداریں جاگتے
اگر وقت پر اخیسِ اسلام پسند ہکرین کے مقول و دلپسند پرستدال
کا سہاراہ نہ مل جاتا۔ اخیس پر چاہی بار نظر آیا کہ جس چلکی پر چر کو وہ ہیر
بچھ لیجئے ہیں وہ ہیر انہیں آنکھوں کی رکشی چھیں لینے والا بناوٹی
تھوڑے ہے اور جس اسلام کو روشنی کے سوال سے ہی دامن تصویر کر لیا
ہے وہ فی الحقیقت بہترین طریقہ پر اس سوال کا جواب دیتا ہے۔
وہ ٹھنک لگتے ہوں گے اور آخر کار بکر کو تزم کی بے خدا شاہراوندگی
سے بھاگ کر اسلام کے صراحت تقدیم پر آتے ہے۔

زیرِ نظر کتاب اسلامی نظامِ عیشت "اگرچہ اس موضوع
پر بہت مھصرہ اور بھل کتاب ہے۔ کیونکہ یہ ایک تھوڑی تقریر ہے جسے
نذرِ حامی کی خاطر کتابی صورت میں شائع کر دیا گی اسکا صوی اور
بیانادی اسکے تحریر میں بچھوٹا ہے اسی کتاب بڑی بڑی طبعی تھی جملات
پر بھاری ہے۔ اس میں معرفت نے مسئلہ کی جڑ اور سرے کو لکھا ہے
بعہر امیر طریق پر جمع اُن کا بیان کیا ہے اور افراطِ تھنڈی طبی
راہ سے بہت کو محدود تھیں اور اصولی اندازوں میں ملک کے مالا اور
مالیہ پر کلام کیا ہے بخکریں اور اپنی دلنش اگر خواہ کے ساتھ متوجہ
ہوں تو یہی مقصود کتاب پر جمع اسی میں تھیں تھیں۔

میں کے سہار و نکوڈھونڈتا ہوں — جوش بنتگوری

نظر سے جو پریکیں نہ اوچیں میں اُن نظاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 غمِ محنت کا سامنا ہے میر علگساروں کو ڈھونڈتا ہوں
 میں شام ہی سے فضائلِ شب میں بخوبی تاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 نہ اسیں ساصل کی آزد ہے نہ میں کناروں کو ڈھونڈتا ہوں
 حزاں سو باؤس جو جیکا ہالگر بہاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 مری تمنا مجھے بدار کر دل فکار روں کو ڈھونڈتا ہوں
 تلاش کرتے ہیں مبہاریں سہاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 مشارع درود و فنا کو لیکر تکاہ داروں کو ڈھونڈتا ہوں
 خدا کی کوئی ہوئے چون جس بھی بیناں و نکوڈھونڈتا ہوں
 میں اسیے پھولوں کو جواہتتا ہوں میں سیخاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 تری ادا کے نشار ساقی کہاں ہے وہ دلچار ساقی
 دیجی ترا جوش زار ساقی وفا شعار و نکوڈھونڈتا ہوں

نہ بہرہ مری کی تلاش مجھ کو نہیں میں ستاروں کو ڈھونڈتا ہوں
 شاید داروں کو پرچھتا ہوں متناجداروں کو ڈھونڈتا ہوں
 مری سر شست طلب نتی ہے مراغہ اقی طرحدا ہے
 میستونکے تامروں میں میں اپنے ما عول غم پر خوش ہوں
 ہوا ہوں خواگریں لا کھنم کا خوشی کی حصی نہیں تھت
 چون میں سب سینہ وال ہرگل پیاسام غم ہونے میں
 بھی ہے خود خصبوں سے لفڑت ہو جذبت خلیل ہیری فطر
 اسے جہاں میں مری صدایہ کوئی ہے لیکن کہنے والا ۹
 یہ سیری سرست مری تمنا نہیں ہے دیوالی اگی لو کیا ہے
 زبانہ کا نہیں سمجھی ہو کر لیں رہیں جو بچوں میں بچوں لگر

غزل — مظرا عظی

محبیں بیبیں ہیں زمان کی رسمیں
 کوچن تو اہو، دہی ہو قفسیں میں
 محنت، فرب، محبت ہر ۔ ہر ۔ ہر
 پختے ہیں بھی آج دام ہو سیں
 نظامِ جسم کی پر اگنگی — پر
 ہیں اربابِ لگن بٹے پیش و پیش میں
 مری ان کی مظرا عجیب ہے لگا وٹ
 ندوہ نہیں ہیں زمین کے بس میں

عنوانِ کلام

وہ بچوں بچوں ہیں ہر دہ خارخار نہیں
 وہ گل سے شنگ چن جو سدا بہار نہیں
 یہ انقلاب زمان کو س زگار نہیں
 وہ بچوں وہ ہیں جو پروردہ بہار نہیں
 ہوتا بھر کی ہو جوں میں اشتار نہیں
 نکاہ و قلب کے ماہین رہندا نہیں
 وہ کیسے دل میں اترتے پلے گئے آخری
 مری حیات، برائے حیات، عنان
 خوشی نصیب نہیں غم پا افتخار نہیں

قرآن

ترجمے والے

قرآن۔ ترجمہ، حضرت شیخ الہند۔
تفسیر۔ علام شیخ احمد عثمانی۔

یہ قرآن اپنی شہرت و مقبولیت کے باعث کسی تعارف کا لحاظ نہیں۔ آج تک کتاب مترجم و مُنشیٰ قرآن میں اس کی جیشیت تاروں میں چاندی ہے۔ جس سیرت کیا تھیں صورت بھی کہیں۔ سئی ترجمہ اور حوالی سب کے سب بلاکے چھپے ہوئے۔ متن کی زمین حنائی بلاؤں سے ابھاری ہوتی۔ ہر غیر ملکی زبان پر (مجلد اعلیٰ چوبیں روپے)

قرآن۔ مترجمہ۔ حضرت حکیم الات مولانا احمد حنفی میں حاشیہ مفیدہ، باخبر ضرورت ثوب ہانتے ہیں کہ مولا نامحالوی کا انگریزی آبادان کے بعد کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہی۔ ہر مسلمان حضرت کے ترجمے پر مکمل اعتماد کرتا ہے۔ مزید خوبی اس قرآن کی یہ ہے کہ شروع میں چند مفید حجیزیں شامل کی گئی ہیں۔ جن سے پڑھنے والے بحد فائزہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تاریخ مصطفیٰ جغرافیٰ قرآن، تصور قرآن، حکم و مشاہد۔ احکام مقرر، تاریخ قرآن، تعاریف کلمات و ہروف قرآن، دلائل و حرکات مکنیات۔ سورتوں کی فہرست، سب مصائب میں اردو میں ہیں۔ کاغذ سفید۔ کھدائی چھپائی روش، زمین حنائی۔

ہر یہ مجلد کرچھ دس روپے (مجلد اعلیٰ تیرہ روپے)

بلا ترجمہ

قرآن۔ شاندار عکسی۔ ہر صفحے پر خوش نہ
بیل۔

حروف سُلْطَنِی، دشن۔ کاغذ سفید، ہائیل کاٹش
رُجُن۔ حرکات نہایت مددگی سے دینیے ہے۔
صحت میں بے نظیر۔ چھپائی اس اعلیٰ۔ جلد کرچھ
جس پر سہری ڈائی ہے۔

ہر یہ لس روپے آٹھ آنے

سُلْطَنِی، دشن، ہائیل کاٹش

قرآن۔ سستار دشن، حروف۔

زبرد بربنہایت موڑ و نیت سے لگے ہوئے۔ حروف
صف، دشن۔

بخون اور موٹی لکھاہ والوں کے لئے خصوصی
چیز ہے۔ کم خرچ بالائیں

ہر یہ مجلد کرچھ پانچ روپے

مکتبہ سُلْطَنی دل بند ضلع سہار پور (یونی)

دین و علمی کتابیں

مکتبہ تجی سے کتابیں خرید کر فرمی خدمت میں انجمنی

مکمل دلائل حکایتی زیر

سما اور سیل عمر دنیا۔ قصص القرآن کی مکمل و مختصر تفسیر
قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ چھارہم۔ حضرت علیہ اور حضرت خاتم النبیان علیہ السلام
کے مکمل موقوف مالات۔ قیمت چھروپے الٹھ کرنے۔ قیمت مکمل
ست غیر موقوف مالے دوپے الٹھ کرنے۔ ہر حصہ انگل الگ بھی طلب
کیا جاسکتا ہے۔

ایک نازک اور پیچیدہ سوال جواز لے لیکن قفل جو بے
مقدیر کیا ہے؟

مقدیر کیا ہے؟

آئیے۔ علام شیراحمد عثمانی کی تقریب بخاری
درادو، کادو حصہ اپ کو دکھائیں جو اس عقدہ کی نقاب کشانی
کرتا ہے۔ عام فہم زبان میں دلشیں دلائل اور تقریر کی الجھوڑ
کا حل۔ اپ مان جائیں گے کہ "مقدیر" کے موضوع پر
اچ نک اس سے بہر گئکو اپنے نہیں سنی۔

کھانی چھانی کا غذہ
قیمت صرف الٹھ لئے۔

وزیر کے معاملات میں صحیح شرعی ہنمانی کے لئے اس
مشہور زبانہ کتاب کا ہر سالان گھر سر رہتا ہے۔ ہر سالان
خصوصاً اعورتوں میکنے پر ایک تکفیر ہے۔ بعض مفسد
اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ مثلاً کشیدہ کاری۔ طبیبی۔ محوالات
حمدی۔ سوائی مصنف وغیرہ وغیرہ۔

کافر، کافر و طباعت مدد مسئلہ گیرہ ہے۔ قیمت
ضیر جلد پندرہ روپے (بلدرستہ ہے)۔

قصص القرآن

ایک عظیم اثاث، شعبی اولیٰ دنیا اور وزیر بان میں
حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ درادوں
تکستانہ بیغمبر دس کے مکمل مالات مدد اعمات۔ قیمت چھ روپے۔

حصہ دوسم۔ حضرت راشد علیہ السلام سے لیکر حضرت یونی علیہ السلام
تکستانہ بیغمبر دس کی مکمل سوائی میں اور ان کی دعوت حق کی مفہوم
نشرتیخ و تفسیر۔ قیمت صرف تین روپے۔

حصہ سوم۔ اصحاب الحکیف والریسم، معاشر القمر، اصحاب
صحاب الرس۔ بیت المقدس اور یہود، اصحاب الائمه۔
اصحاب الفضیل۔ اصحاب الجنتہ والقریتین اور سری سکدری

امام اعظم الحنفیہ کی مفصل سوانح حیات

سیرۃ النہمان (ادود)

مسلمانوں کی اکثریت امام الحنفیہ کی پیر و سپے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو دین کے اس بطل جیسیں کی سوائچ چیزات ہو واقع ہوئی۔ "سیرۃ النہمان" اسی کی کپڑا کر قیاس ہے۔ اس میں آپ کی تندگی کے متعلق حالات اور تحفہ ایمان افراد و اقفات۔ اور غیرت ناک درجیں کہ اتفاق جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت فیض جلد دوسرے (مجلد تین روپے)

صیہونیت

قرآن کی صداقت

بُرْجَانُ الْمُتَّهِبِل (ادود)

دیگر صفاتیں مذہبی کے مقابلہ میں دوسراں بیش ایک لائحہ تھیت حواب نایاب ہوتی چاہی ہے، قیمت تین روپے (مجلد تین روپے ناوارہ آٹے)

صیہونیت

عملیات کی کنجی

جوہر خمسہ اصلی

جوہر خمسہ اصلی اور عرصہ سے نایاب تھی، الفاق سے کپورت نہ ہوتا گئے۔ تحریز عملیات اجنات و شیاطین اسکردوں کا لات کے شغل عجیب غریب چیزوں سے یہ کتاب محرر ہے، وہاں کی ہمارا ضرورت کے نئے اس میں مجرب عملیات و تحریزات موجود ہیں۔ کوئی کتاب اس موضوع پر اپنے یہ کتاب مخفیت نہیں کی جی۔ اور لطف یہ ہے کہ نیز اسلامی مشرکاء با توں سے پاک صاف ہے۔

پہلے فہرستیا پر پردے
(مجلد تین روپے)

ترجمان الحستہ

امرا شاواست بنوی کا جامع اور متنہ ذخیرہ اور روزیہ

جدید اول۔ اور دوسریں آجک احادیث کے جلد مقرر اور ناقص ترجم کے سوا کوئی نہیں ہاتھ کارنا ممکن نہیں ہے اگر، یہاں مقعہ ہے کہ "ترجمان الحستہ" کے نام سے خدمت حدیث کا علمیہ الشان سدلہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی مدرس عبارات میں اعرابی متنہ ترجمہ اور تشریکی (وقت۔ شروع میں ایک سہو طبقہ تغیر ہے۔ جس میں ارشادا شافت بھی کی اہمیت اور احادیث کے مراتب و طاری پر بہترین بحث کے علاوہ تدریس حدیث کی تاریخ اور مذاہب اسلام و ثبوت اور دیجی اہم ترین معلومات پر تفصیل کیا گیا ہے۔ بعض بہر انحدیث اور اکابرین امت کے حالت بھی شامل رکھتے گئے ہیں۔

ہر دو روپے (مجلد تین روپے)

جلد دوهم۔ مخاتمت بڑھانے کے باعث "ترجمان الحستہ" مک جیروں مخفف جلد اس ترتیب کر دیا گی، چنانچہ جلد تینی انتہائیں والاسلام کے تھام اہم اواب پر تخلیق ہے۔ پہلی جلد کی سب خوبیاں اس میں موجود ہیں۔ پہلی نو روپے (مجلد تیارہ دوپے)

علامت قیامت

مصنفہ۔ حضرت شاہ رفیق الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ قیامت کب اور کس طرح آئیگی۔ مفصل جواب قرآن اور حدیث کی روشنی میں۔ قیمت مر۔

صیہونیت

آداب صحیح النبی

صحیح الاسلام امام غزالی کا، یک ایمان، فرمود رسمالہ جس میں آن حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق، اعمال، اور علمیہ شریفہ و مجزوات وغیرہ اختصار و مسلمان است کیا تھے جمع کئے ہیں۔ پہلی صرف فار

ملکتہ لکھی سی زبانیا لائف۔ تخلیٰ کی لشکر اتنا حصہ پر صرف ہوتا ہے

المصلح العقلی

اصلاح الرسم (دارود)

از حضرت مولانا اشرف علی تھا نوئی۔ ندوگی کے ہر شے میں بے شمار تینیں اور طریقے ایسے راجح ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت خیر اسلامی ہیں میکن، اسلامی کے سبب انکی بُرائی سے واقع نہیں، ایسے تم در راجح کی اصل رجھ کے لئے حضرت حکیم الامت کی یہ تصنیف بیش بہا حصہ ہے زبان عام فہم سیں، انھیں رسالہ صفا فی معاملات "بھی شامل" کتاب ملدوڑ، خوبصورت تکمیل نہیں۔ ہدیہ ایکروہ پر بارہ آنسے۔

تعالیم الدین (دارود)

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھا نوئی۔ بہت آسان اور دوسری زبان کے ضروری احکامات کی دلنشیں تصریحات، شرک و بدعت کی تفصیل، تصور کے نکات پر معلومات، الحجج لٹھو، بیت ثمرہ، شریف، سماع اور دیگر اہم مباحث، خوبصورت نائل شیخ جلد قیمت ایک روپیہ پارہ آئے۔

تفہیض الرحمن (حصہ اول)

مصنف۔ حضرت مولانا یعقوب الرحمن صاحب عثمانی۔
تنے عام نہیں اور دلنشیں اسلوب سی تفسیر قرآن کا ایمان افروز مسلم
حصہ اول میں اللہ، الحمد و حمد ذاتین کی تفسیر دلخیج پڑھنے کے، مفتر
نے موقع دعویٰ حضرت شاہ ولی اللہ۔ حضرت مولانا محمد ناصر
اور دیگر باندپا ی علماء کی آراء کا فلاصل سی شامل کیا ہے۔
قیمت پیغام (جلد ستر)

احکام اسلامی کی تکمیل

کتنا دھانی کیف مواصل ہو گا ان لوگوں کو جو یہ جان کیں کہ اسلام کے
ظلاں حکم میں کیا ہکتھے۔ ظلاں حکم میں کیا ہجیدھے۔ حکیم الامت مولانا
اشرف علی صاحب تھے وہ المصلح العقلیہ میں نماز، بذوق، زکوٰۃ، الحجج
مع و شرع اور دیگر صد بآمروٰتی کی مصلحتوں اور باکھوں پر عالم فہم
میں اور دوسری روشنی کا لیے۔ غیر قدر سعد بن عبداللہ (رضی)

حیات المسلمين (دارود)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی نے اس کتاب میں ایسی آمدی
جیسی شاملیتیں بیان کرھیں کہ مسلمان کی زندگی صحیح میں ہیں
اسلامی زندگی ہو جاتی ہے۔ جو اہم اصول بدعت ندا و احسان و
حبا و ایت التکفیر ملکی کتابوں سے بکھرے ہوئے ہیں ان کو بیکار کے
ہر شخص کے لئے تکمیلی عقائد و تکمیلی عبادات کی ملک لاد اسان کر دی
تھی ہے۔ جلدی خوبصورت دلکشی۔ قیمت ۱۰

رہنمائی قرآن

اسلام اور تحریر اسلام مسلم کے پینہ میں کی تابناک صفات کو بھے کرنے
لئے اندازگی ہا ملک جو دیر کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

التوحید

اسلام کی تحریر فالص پر ایمان اذو ز معلومات کا فراہم ہے۔
ہدیہ ایک روپیہ۔

رہنمائی عربی

نهایت آسان عام فہم انداز میں عربی پڑھنے کے لئے اور بولنے کے
قدرتی تکمیلی کتاب عربی کے شایستے کے لئے بہترین استاد ہے،
کم فوجہ بالانشیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنسے۔

حکایات صحابہ

صحابی ہر دوں اور عورتوں پر کل کے دہیں آموز دایکان افروز واقع
جگہ مطابعہ سے روح تاذہ اور سینہ کشا دہ ہوتا ہے، تاذہ ایڈیشن
عمودہ کتابت و طبعت اور سینہ کا غزہ جلدی خوبصورت گرد پڑھنے
ہدیہ ڈال دو ہے چار آنسے۔

اردو عربی لغت کی کیا اعظم کتاب بیان اللسان عربی اردو دکشنری

پھریں ہزار سے زائد قدر ۱۰ جلدیں عربی لغات کا
جامع و مستند و خوب

چند خصوصیات (۱) تقریباً تیس ہزار قدر ۱۰ جلدیں عربی لغات
و مددات کا جامع و خوب.

(۲) قرآن کریم کے تمام لغات و اصطلاحات کا جمروں۔

(۳) مصر و شام و خیرہ میں تمدن جلدیں لغات کی تشریف۔

(۴) ہر لفظ کی مادہ سے قطع انکراپتی اصل صورت میں انگریزی ترجمہ
کے طرز پر ترتیب۔

(۵) ہر عربی لفظ پر اعراب۔

(۶) ہر لغت سے متعلق ضروری المورود درست وحیث تذکرہ تائید
باب و صد وغیرہ کی توضیح۔

(۷) ہر لفظ کا اشارات و موروز کا استعمال۔

(۸) زبان سادہ و مشکفتہ۔

(۹) شروع میں قانون عربی پر عمل جامع رسال۔

ٹھوس م، کاہت و طباعت اعلیٰ کاغذ سفید ہکن، پڑبوط سرور دن رنگیں
صفات مستند تیت غیر لذات احمد روپے (بلدا اعلیٰ دس روپے)

مولانا ابوالکلام آزاد کا بہت ہمراه اُن

قمر کافی

مولانا اناضول ایک شہر و غربی مصنف کے انتہی سے متاثر ہو کر اتنا
لکھا ہے۔ کتاب میں مندرجی مصنف کا افذا بھی شامل ہے، قابلی
مطالعہ جیز ہے۔ قیمت اُن

اردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب مصلح اللغات

پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اروشنی

یہ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصوصیتوں کے لاملا ہے بیشتر ہے۔
جہاں تکاعدی سے اردو میں لغات کے ترتیج اور شرعاً کا تعلق
ہے۔ اچھے سدید ہے کیونکہ دکشنری اور جو دین ہیں آئی۔ مالاہ
سال کی عربی تحریک اور کوششوں کے بعد ایزی تلقی کے ایکراستے
نائز مخلوقت مشتعل۔ عظیم المقدار لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں
پیش کیا ہاں ہے۔

المخچر جو عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سے
زیادہ جامع اور دل پذیر بھی ہائی ہے۔

مصلح اللغات میں صرف اس کتاب کا پورا اعظر ثبید
کر لیا گیا ہے بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی وہ رسمی ملند
پایا اور عیسیٰ کتابوں سے اخذ و استنباط کی خام صلاحیتوں کو کامیاب لکھ
بدولی کی ہے۔ جیسے قاتموس، ناج العسریں، اقرب الموارد،
جمیرۃ المحتذہ، نہایہ ابن اثیر، بفتح الہمار، مhydrat امام راغب،
کتاب الاعمال، سنتی الارب صراح وغیرہ۔

مصلح اللغات علماء، طلباء عربی سے بھی رکھنے
والے۔ اشکریزی دان، اردو خواں سب کے لئے یہ مفید ہے۔ جلد
خوبصورت اور ضبط من گردہ کش، قیمت سولہ روپے۔

اعجاز القرآن

تیس لشکریں حضرت علام شیر احمد عثمانی تی سی مرکز الاراد و تصنیف
ہلی ملجم جستہ ہیں کو علاوه موصوف الحکم ہر یکی مساقم کے بھی ادا شاہ تھے
اندازیں عالیٰ، دلپذیر اور پریپل اعلیٰ اسلام کلی عرض ایک عمریں رکھتے
کے قابل ہیں۔ وہندان مسلمان مسلمانہ قرآن کیجا نہیں جو آخر اضافت ہے میں ایک دعا اور
مکن جوابات اعجاز القرآن میں ملاحظہ فرمائیے۔ بدی صرف اُن

مکتبہ عجائب کی فہرست کتب لغت طلب فرمائیے

السان کی حقیقت

از صحیح الاسلام امام غزالی بخطہ الشیعہ قرآن و محدثین کی روشنی میں
السان کی حقیقت یہ ہے انسان افروز کلام، صفات عدہ فیت و

نصائح امام غزالی

امام غزالی کی تحریر کردہ چند فاصح فصیحتیں، کوڑہ جس دریافت و

بيان السنۃ والجماعۃ

امام الحجۃ بن حضرت امام الحادی رحمۃ الشریعۃ کی تصریح
مما شاع تصنیف کا سنسنیں زور در جہر۔۔۔ جیسا کہ نامہ سے ظاہر ہے، اس
کتاب میں اہلی سنت والجماعۃ کے بینا دی عقائد کا بیان ہے۔ قیمت اس

الفکار و رؤی

مصنفہ مولانا نائلی علیہ الرحمۃ

حضرت عرب شاروقی کی سیرت، حالات اور کار، ناموں پر مشتمل یہ کتاب اہل
علم میں بہت مقبول و مشہور ہوئی، وہ تناخیل بیان نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ
اسلام کے ساتھ اعظم اور طڑی جیں کی زندگی اور دو خلافت کی تفصیل
”الغای و قی“ سے دریا رہا اور کسی ادو کتاب میں نہیں ملتی، صرف ایک
سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے جو کہ اپنے کے جگہ کے بھرے ہے
خلافت کے حیرت انگریز دعاء، آپ کی علمی فنا لفظی اور تکونی کا ارتال کے
اویسی مدرس کوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔

اسلامی تاریخ کے سب سے زیادی و در کمی معتبر تاریخ جانشی کیسے ”الغای و
قی“ کی کامیاب تصنیف ہے۔ تاریخ ایشان خالد من دوست کو، قیمت جوہر ہے۔

فضایمن لامائیہ سید سلیمان زندگی

۳۹۲ صفحات پر مشتمل مولانا سید سلیمان زندگی کے غافل اذاص اور
معکر کا لامائیہ کا یہ جو علمی فرست میں بسط العکس کی جیز ہے۔
سیٹ اعلیٰ رہ جو کے صفات سے لہریے فضایمن گمراہیں
قیمت مردی، یک دشمن پیدا ہو دیجئے جائیں۔

قیمت غیر لامائی رہ جو اپنے (محبت پا پھر پے)

مباحثہ شاہ جہاں کا پنور

باخبر حضرات مسلمتہ میں کہ حضرت مولانا محقق اصحاب زندگی نے
نہیں تحریر کیا دیلوں سے دنیا ظریے کے اوپر عیش فتح ہوئے، ان کے
لیکے ایم اور گیٹس غریب مناظرے کی کچھ تفصیلیں ”مباحثہ شاہ جہاں“
میں ملاحظہ فرمائیے۔ لائق اور نداز بکت پڑا پیغام عشق کر جائیں تو
بھارا ذمہ۔ قیمت صرف عمر۔

لطیفہ حکاہ

عوام ہوں یا خاص، سب کی زندگی میں کچھ کہہ بیٹھیں لئے ہے ہیں
بعض مشہور شخصیتوں کے دلچسپ بھیط آہبی ملاحظہ فرمائیے، اس کتاب
میں جن حضرات کی زندگی کے بیٹھے درج ہیں ان میں منہ کے نام یہ ہیں
علام قیال، مولانا ابوالکلام آزاد، حضرت اوزراہ صاحب، فیروزغال
لون، مولانا محمد علی جہور، جانب عطا اللہ شاہ بخاری، شاہ عبدالعزیز۔

مولانا حاجی، مولانا محمد اشرف علی تھاولی، بھرجم،
لکب بھلڑی۔ مع دوست کو، قیمت اس

شہید امام

حضرت امام حسین

سلک کریا کی فاکلہ اہل حسین کو دھول، تڑپی ہے تجھ پلاشی بوجو شہر میں تھوڑی
اثر فارس حضرت مولانا ابوالملک آزاد، حضرت امام حسین،
اور واقعات کریا کے متعلق تاریخی تحقیق اور معتبر دو ایسا کام بخوبی، قیمت حرم
اسلام کے اہم عقیدے

کتابیۃ الوصیت (دارود)

اذ، امام عظیم حضرت ابوحنیفہ حضرت الشیعہ۔
بعض یہی اصول و عقائد کی تشریع، زبان عام فہم میں صفات قیامت
فقیر اکابر (دارود)

از رسالہ امام عظیم الصلیلہ علیہ، ترجمہ امام قاسم راشی، قیمت اس

مکتبہ علی کی امدادی خدمت اور

ہر دن کے نئے نئے ملکوں میں سات ملکوں میں ہم فرمائیں، اور جس کا اور وہ میں ملکوں ترمیمی سات ملکوں میں کراوایا گیا ہے، یہ بھی ہر دن کے نئے نئے ملکوں میں سات ملکوں میں کراوایا گیا ہے، یہ بھی ہر دن کے شعبہ رات چشت مکمل داسماں پر ہے۔ المرض اہم فوائد افلاطونی ضروریہ۔ کتابت دیدہ زیب ماکان خلیفہ بدیر غیر خلیفہ مجدد و رضیہ۔

صحابہ کی جان شاری

صحیح تاریخ سے چین ہوئے عبرناک جیروں اگلری و اسات، رسول پاک کی محبت پر عالمے والوں سچے تھے، انتہائی دلچسپ اور نصیحت آمیز، قیمت انہوں نے۔

محاذ الخلفاء

خلفاء راشدین کے منتخب حالات و فضائل قیمت ایک دوسرے کا نہ

فضائل نماز

قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز کی خوبیوں اور فضائلوں کا جائز اور مفصل بیان قیمت، ۱۵۔

فضائل سبلیغ

تبليغ میں کی نصیحتیں ہیں اور پھر اپنی جگہ پر کس طرح اس دینی فرضیہ کو ادا کر کے سعادت داریں حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ہر

فضائل رمضان

رمضان کی عنایت اور روزے کی برکات و فضائل کا درج نواز تکرہ قیمت ہر

تعالیم الاسلام

یہ شہر کا بھیشہ کی طرح آج بھی اپ کے پوں کی نصیحتیں کا بیداری ضروری ہیں ہے، وہ کسی بھی مسکون یا مدرسہ میں پڑھتے ہوں، اپا علم الامام احسیں ضرور ملاحظہ کر لیں، یہ اسلام کی بہتری نیم اور سچی تاریخ کو کی جگہ تو نہیں لکھ لکھ کر ترقی ہو ادا نما زمین کی خوبیتی اور حلاست کے باعث تھے اسے نہایت شوق کر پڑتے ہیں، حمد و اہل الحمد و احمد، مدد و مدد، مکمل سیف و مدد رورے پے، ہر حمد الگ الگ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

خلفاء راشدین

مولفہ مولانا عبدالکریم حسینی رضا ایڈیشن کمشن

خلفاء راشدین کی سیرت پر لکھی گئی تھا مکتابوں میں اس تالیف کو ایک امتیازی شان اور فاصح مقام حاصل ہے، مولف راقی شیفت کے میلان میں بہت شہرت پاپکے ہیں "خلفاء راشدین" میں آپ نے اس بات کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ جن روایات و احادیث سے اہل تعلیم کو اپنے ملک کی تاویل اور اہل سنت پر اعراض کا موقع ملنا ہوا ان کی تشریک صحیح تائیکی، روایات کی روشنی میں اس طرح کردی جائے گئی پر باطل کی براہ راست کا موقع نہ رہے اور اشتباہات کی تائیکی ہو جائے۔ قیمت ۴۰ روپے دلار میں۔

تاریخ ولی بند

اسلامی علوم و فنون کا ایک شاندار دور کی تاریخ

دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کے علمی و تاریخی حالات کا لکش مرقع اور اسلامی علوم و فنون کے ایک زرین اور رشاندار دور کی تاریخ جو سوسوس کے قریب پڑھ پڑھ لکھی اور تاریخی عنوانات پر مشتمل ہے۔ چند عنوانات ہے۔ دیوبند کی وجہ سے، قیامت اور ادعائے دلیل پر تاریخی حالات، تکمیل ہمارا توں اور تاریخی مساجد کا تذکرہ، دارالعلوم کی سالانہ زندگی اور اس کے شووار و تلقی کی جیروں اگلی تاریخ، پڑھ شکرہ، عمارتوں کا تعارف، دارالعلوم کی تبلیغی اور تاطاوی خصوصیات، راعتل سے لیکر اہمستان تک کے تواجد و صورتیں، دارالعلوم سے منتقل و ملکے صادر اور پیشہ، اکابر علمائے دارالعلوم کے سوانحات۔

قیمت ۳۰ روپے میں موصوف کو صرف درود پر۔

مُسَاجِّاً مُقْبُل

مع قدر باتِ عند اللہ و صلوٰۃ الرسول

لئی ۱۔ ادعیہ ماثورہ و قرآنی دعا میں

جس میں تمام دعائیں قرآن شریعت اور احادیث صیغہ سے حضرت الحاج مولانا شاہ مولاضر فاطمی صاحب مظلوم نے منع فرمائی ہے کہ

ایک محرکتہ الارانا در کتاب

البیان فی علوم القرآن

سائنس اور فلسفہ باطل کے مقابلہ میں اسلامی فلسفہ و اصول کی قوت و حقانیت قرآن کی روشنی میں

خدا کی ذات و صفات، تسامع ملائکہ، جزا و سزا، ثواب و حساب، قبر، جنت، دوسرے نیزت والہام، نبی کی دعائی قوت وغیرہ کی تشریع و توضیح، شکر کا اعترافات کا اذالہ، اسلام ہی کے دین کا من اور صراحت میں قیم ہونے کے دلائل، فصاحت و بلاغت، استعارہ و کناہ، تاسیخ و شسوخ، قرآنی اصطلاحات، اختلاف قرآنہ وغیرہ وحقائقہ کلام۔

اس کتاب کے معنف تفسیر حقانی کے تواریخ، عمدۃ المحدثین علامہ ابوالعلی عسید القی صاحب حقانی مفسر دہلوی ہیں۔

علامہ از زرشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے ن فی اہل کی راستے اس کتاب کے بارے میں ملاحظہ فرماتا ہے۔ صفات ۴۵۸

کاغذ نہایت چھوڑہ سفیدہ لکھائی چھپائی نہیں، پہلی چودہ صفحہ (بلدہ پندرہ و روسیہ)۔

واضح ہے کہ یہی وہ نایاب کتاب ہے کہ جبکی قیمت آپکو بعض فہرستوں میں چھوٹی سی ہے مگر، تصور کے لئے دستیاب ہے ہیں جلد طلب فرمائی۔

رائے

حضرت العلام مولانا اوزشاہ صاحب کشمیری علیہ السلام

حضرت علام و عالم اہل مسلم کی عالی درست میں صورتی ہے کہ حضرت تفسیر حقانی اور اس کے دلوں محفوظوں کی اصطلاح کیا اور کرتا ہے، متفاہیہ جذبہ مفترضہ حومہ نے علم قرآنیہ و حقانیہ فرقا نیزہ در عالم کلیماً کیا و فضاحت و بلاغت اور عبقیات خلیمہ و عبارت اور حقائق اسلامیہ اور الفاظ دلائل اور اذالہ کیا۔

باطل اور عالمہ دہلوی نے دشمن و شر و قیامت تھیں و ترکیب کیا تھیں اور باری بکث کی ہے جبکی تفسیر گریپ ملکوں ہے تھر واقع تھیں، پھر تفسیر س ملادہ تفسیر قرآن ہمیں کے ہر ہی طرح کے معارف مثلاً علم ارواح وسائل تکلیف اُنقدر و ٹوپ غنا میں تجھیز، مسائل شرعیہ و رسمیات تھاں پیش کر کے ہیں، اور تاریخ و جغرافیہ تقدیر ماجستہ شہادت تھیں سے دستی گئے ہیں، اہل علم کے لئے تفسیر خاصے دلیل ہمہ اور حاجت رواہی ہے۔

محوا اوزشاہ کشمیری عطا اللہ عنہ

سلیمان کا پرہرہ ملکیتہ تجھی دیوبند ضلع سہا رپور یونی۔ پی